

ترتیب و پیشکش سعید خان

زبان و شرم گاہ کی حفاظت کے فضائل اور حفاظت کے طریقوں پر مشتمل تحریر



جنت کی دو چابیاں

PDFBOOKSFREE.PK

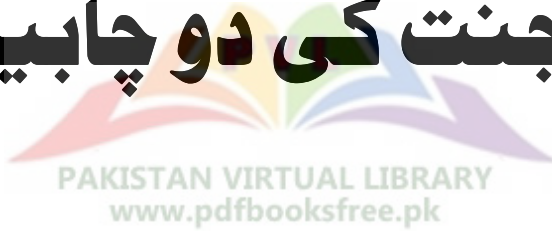
PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

- 14 جنت کن چیزوں سے بنی ہے؟
- 17 جنت کی نعمتیں اور اہل جنت کا لباس کیسا ہوگا؟
- 28 جنت کی ضمانت کس کے لئے؟
- 30 انسانی بدن میں زبان کی اہمیت اور کلام کی اقسام
- 116 خاموش رہنے کی عادت کیسے بنائیں؟
- 117 زبان کی حفاظت کے واقعات
- 143 شرم گاہ کی حفاظت کے فضائل و واقعات



زبان و شرم گاہ کی حفاظت کی ضرورت اور
اس کے طریقے پر مشتمل تحریر

جنت کی دو چابیاں



پیش کش

المدينة العلمية (شعبه اصلاحی کتب)

ناشر

مکتبة المدینہ باب المدینہ کراچی

(الصلوة والسلام علیہ و آلہ و سلم) بارسول اللہ و علی (الشیخ و اصحابہ) با حبیب اللہ

نام کتاب : جنت کی دوچابیاں

پیش کش : مجلس المدینۃ العلمیۃ (شعبۃ اصلاحی کتب)

سن طباعت : ۱۴۲۶ھ بمطابق ۲۰۰۵ء

ناشر : مکتبۃ المدینۃ باب المدینۃ کراچی

ملنے کے پتے : مکتبۃ المدینۃ شہید مسجد کھارادر کراچی

مکتبۃ المدینۃ دربار مارکیٹ گنج بخش روڈ، لاہور

مکتبۃ المدینۃ اصغر مال روڈ نزد عید گاہ، راولپنڈی

مکتبۃ المدینۃ امین پور بازار، سردار آباد (فیصل آباد)

مکتبۃ المدینۃ نزد پیپل والی مسجد اندرون بوہڑ گیٹ، ملتان

مکتبۃ المدینۃ چھوکی گھٹی، حیدر آباد

مدنی التجاء: کسی اور کو یہ کتاب چھاپنے کی اجازت نہیں۔

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ
 أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ط

المدینۃ العلمیۃ

از: بانی دعوتِ اسلامی، عاشقِ اعلیٰ حضرت شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت حضرت علامہ
 مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دامت برکاتہم العالیہ

الحمد لله على احسنائه وبفضل رسوله صلى الله تعالى عليه وسلم
 تبليغ قرآن وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک ”دعوتِ اسلامی“ نیکی کی دعوت،
 احیائے سنت اور اشاعتِ علم شریعت کو دنیا بھر میں عام کرنے کا عزمِ مصمم رکھتی ہے،
 ان تمام امور کو بحسن و خوبی سرانجام دینے کے لئے متعدد مجالس کا قیام عمل میں لایا گیا
 ہے جن میں سے ایک مجلس ”المدینۃ العلمیۃ“ بھی ہے جو دعوتِ
 اسلامی کے علماء و مفتیانِ کرام کثرہم اللہ تعالیٰ پر مشتمل ہے، جس نے خالص
 علمی، تحقیقی اور اشاعتی کام کا بیڑا اٹھایا ہے۔ اس کے مندرجہ ذیل پانچ شعبے ہیں:

(۱) شعبۂ کتبِ علیحضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

(۲) شعبۂ درسی کتب

(۳) شعبۂ اصلاحی کتب

(۴) شعبۂ تراجم کتب

(۵) شعبۂ تفتیش کتب

”المدينة العلمية“ کی اولین ترجیح سرکارِ اعلیٰ حضرت امام اہلسنت، عظیم البرکت، عظیم المرتبت، پروانہ شمع رسالت، مجدد دین و ملت، حامی سنت، ماحی بدعت، عالم شریعت، پیر طریقت، باعث خیر و برکت، حضرت علامہ مولانا الحاج الحافظ القاری الشاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن کی گراں مایہ تصانیف کو عصر حاضر کے تقاضوں کے مطابق حتیٰ الوسعی سہل اسلوب میں پیش کرنا ہے۔ تمام اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں اس علمی، تحقیقی اور اشاعتی مدنی کام میں ہر ممکن تعاون فرمائیں اور مجلس کی طرف سے شائع ہونے والی کتب کا خود بھی مطالعہ فرمائیں اور دوسروں کو بھی اس کی ترغیب دلائیں۔

اللہ عزوجل ”دعوتِ اسلامی“ کی تمام مجالس بشمول ”المدينة العلمية“ کو دن گیارہویں اور رات بارہویں ترقی عطا فرمائے اور ہمارے ہر عمل خیر کو زیورِ اخلاص سے آراستہ فرما کر دونوں جہاں کی بھلائی کا سبب بنائے۔ ہمیں زیرِ گنبدِ خضرا شہادت، جنت البقیع میں مدفن اور جنت الفردوس میں جگہ نصیب فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم



رمضان المبارک ۱۴۲۵ھ

صفحہ نمبر	عنوانات
13	پیش لفظ
14	جنت کا بیان
14	جنت کن چیزوں سے بنی ہے؟
15	جنت کی نعمتیں
15	جنت کتنی بڑی ہے؟
16	جنت کے دروازے
16	ایک دروازہ کتنا بڑا ہوگا؟
16	جنت کے خیمے
16	جنت کے باغات
17	اہل جنت کا لباس
17	جنتیوں کی عمریں
17	جنتیوں کے بیٹھنے کا انداز
18	جنتیوں کی آپس میں ملاقات
18	جنتیوں کا کھانا
19	کھانا کیسے ہضم ہوگا؟
19	جنتیوں کا مشروب
20	جنت کا موسم

20	جنت کے درخت.....
21	کیا جنت میں بچے پیدا ہوں گے؟.....
21	جنت کی حوریں.....
21	جنت کی حور کیسی ہوگی؟.....
24	جنت کی نہریں.....
25	جنت میں دیدارِ الہی ﷺ.....
25	جنتیوں کے لئے ایک خصوصی انعام.....
26	کیا جنتیوں کو موت آئے گی؟.....
26	جنت میں نیند.....
26	کیا یہ نعمتیں جنتیوں کے پاس ہمیشہ رہیں گی؟.....
28	جنت کی ضمانت.....
29	دخول جنت کی بشارت.....
30	ہم ضمانت کے حق دار کیسے بنیں؟.....
30	انسانی بدن میں زبان کی اہمیت.....
32	ہر ہر لفظ کا حساب دینا ہوگا.....
33	زبان کی حفاظت کے بارے میں اکابرین کے ارشادات.....
36	کلام کی اقسام.....
37	ان اقسام کی تفصیل.....

37	نقصان دہ کلام اور اس کی صورتیں
37	کلمہ کفر کہہ دینا.....
40	جھوٹ بولنا.....
44	جھوٹی گواہی دینا.....
45	جھوٹے خواب گھڑ کر سنانا.....
46	ہر سنی سنائی بات آگے بڑھا دینا.....
46	غیبت کرنا اور بہتان لگانا.....
49	چغلی کھانا.....
51	کسی پر تہمت باندھنا.....
52	لعنت بھیجنا.....
53	گالی دینا.....
54	فحش کلامی کرنا.....
55	طعنہ زنی کرنا.....
56	تقدیر میں بحث کرنا.....
57	بغیر علم کے فتویٰ دینا.....
57	مسجد میں دنیا کی باتیں کرنا.....
59	گانے گانا.....

60	نوحہ کرنا.....
61	دوسروں کے راز فاش کرنا.....
62	بلا حاجت سوال کرنا.....
64	دورِ خفی اختیار کرنا.....
65	ناجائز سفارش کرنا.....
66	برائیوں کی ترغیب دینا.....
67	سخت کلامی کرنا.....
67	معظمِ دینی کی گستاخی کرنا.....
68	خطبے کے دوران بولنا.....
69	تلاوتِ قرآن سنتے وقت گفتگو کرنا.....
69	قضائے حاجت کرتے وقت باتیں کرنا.....
70	لوگوں کے بُرے نام رکھنا.....
70	کھانے میں عیب نکالنا.....
71	بلا وجہ شرعی مسلمان کو ڈرانا دھمکانا.....
73	ایک دوسرے کے کان میں بات کرنا (جبکہ تیسرا موجود ہو).....
73	اجنبیہ سے لذت کے ساتھ باتیں کرنا.....
74	گناہ کے کام پر راہنمائی کرنا.....
74	گناہوں کی اجازت دینا.....

75 کسی کا مذاق اڑانا
76 عورت کا بلاوجہ طلاق مانگنا
76 ایک ساتھ تین طلاق دینا
77 شوہر اور بیوی کو ایک دوسرے کے خلاف بھڑکانا
78 اظہارِ عبادت
79 جھوٹا وعدہ کرنا
80 احسان جتاننا
81 شکوہ و شکایت پر مشتمل کلمات بولنا
82 کسی کے عیوب اچھالنا
83 نجومی وغیرہ سے فال پوچھنا
84	نفع بخش کلام اور اس کی صورتیں
84 تلاوتِ قرآن کرنا
86 ذکر اللہ ﷻ کرنا
89 دُرود پاک پڑھنا
93 نعتِ رسول ﷺ پڑھنا
94 شکرِ خدا ﷻ کرنا
95 علم دین سکھانا

95 صالحین کا ذکرِ خیر کرنا
96 نیکی کی دعوت دینا
97 کھانے اور پینے سے پہلے بسم اللہ پڑھنا
97 کھانے اور پینے کے بعد حمدِ الہی بجالانا
98 کسی کے عیوب کی پردہ پوشی کرنا
98 مسلمانوں کے درمیان صلح کروانا
100 غم خواری کرنا
101 کسی کی عزت بچانا
102 سچ بولنا
103 جائز سفارش کرنا
103 اذان دینا
104 اذان و اقامت کا جواب دینا
106 اذان کے بعد دعا مانگنا
106 دعا مانگنا
107 نرم گفتگو کرنا
108 چھینک کا جواب دینا
109 اپنے مسلمان بھائی کے لئے دعا کرنا
109 ایک دوسرے کو سلام کرنا

111	بعض صورتوں میں نفع بخش اور بعض میں نقصان دہ کلام
112	فضول کلام.....
113	فضول کلام کی مثالیں.....
113	تقلیل کلام میں عافیت.....
114	خاموشی کے فضائل.....
116	خاموش رہنے کی عادت کیسے بنائیں؟.....
117	ضروری گزارش.....
117	زبان کی حفاظت کے واقعات.....
121	شرم گاہ کی حفاظت.....
121	شرم گاہ کی حفاظت کے فضائل.....
122	قضائے شہوت کے حلال ذرائع.....
123	نکاح کا شرعی حکم.....
124	شرعی حدود کی پاسداری.....
126	قضائے شہوت کے ممنوع ذرائع
126	(1) زنا
127	زنا کی شرعی سزا.....
128	زنا کی اخروی سزا.....
130	(2) لواطت

131	اس کی مذمت میں احادیثِ مقدسہ.....
131	اس کی شرعی سزا.....
133	فاعل و مفعول کی اُخروی سزا.....
134	(3) جانور سے بد فعلی
134	اس کی سزا.....
134	(5) مُشت زنی
136	شیخ طریقت امیر اہل سنت مدظلہ العالی کی تحریر.....
139	ان گناہوں سے بچنے کے لئے حفاظتی تدابیر
139	﴿۱﴾ نگاہ کی حفاظت.....
141	﴿۲﴾ نکاح کرنا.....
141	﴿۳﴾ عورتوں سے میل جول نہ رکھے.....
141	﴿۴﴾ اجنبی عورت کے ساتھ تنہائی نہ ہونے دے.....
142	﴿۵﴾ مردوں کے قرب سے بچے.....
143	شرم گاہ کی حفاظت کے واقعات.....
149	آخری گزارش.....
	ماخذ و مراجع.....

پیش لفظ

الحمد للہ عزوجل! دعوتِ اسلامی کی مجلس المدینۃ العلمیۃ کے شعبہ اصلاحی کتب کی مرتب کردہ ایک اور خوبصورت کتاب ”جنت کی دو چابیاں“ آپ کے سامنے ہے۔ جس میں پہلے پہل جنت کی نعمتوں کا بیان ہے، پھر سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے عطا کردہ ایک بشارت ذکر کی گئی ہے۔ اس کے بعد تفصیلاً بتایا گیا ہے کہ ہم اس ضمانت کے حق دار کس طرح بن سکتے ہیں۔ حسبِ ضرورت شرعی مسائل بھی ذکر کئے گئے ہیں۔ زبان اور شرم گاہ کی حفاظت کے بارے میں ایک مقام پر اتنی تفصیل آپ کو غالباً کسی دوسری کتاب میں نہ ملے گی۔ ذلک فضل اللہ العظیم

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمیں ”اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش“ کرنے کے لئے مدنی انعامات پر عمل اور مدنی قافلوں کا مسافر بننے رہنے کی توفیق عطا فرمائے اور دعوتِ اسلامی کی تمام مجالس بشمول مجلس المدینۃ العلمیۃ کو دن گیارہویں رات بارہویں ترقی عطا فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الامین (ﷺ)

شعبہ اصلاحی کتب (المدینۃ العلمیۃ)

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ ط بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

پیارے اسلامی بھائیو!

جنت وہ مقامِ رحمت ہے جسے رب تعالیٰ نے اپنے اطاعت گزار بندوں کے لئے تخلیق فرمایا ہے۔ جنت کا نام زبان پر آتے ہی ہمارے دل و دماغ پر سُور کی ایک عجیب کیفیت طاری ہو جاتی ہے، جنت کس چیز سے بنائی گئی ہے؟ اس کا موسم کیسا ہوگا؟ اور داخل جنت ہونے والے خوش نصیبوں کو کیسی کیسی نعمتوں سے نوازا جائے گا؟ یہ جاننے کے لئے ذیل کی سطور کا مطالعہ فرمائیے،.....

جنت کن چیزوں سے بنی ہے؟

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے عرض کیا: ”یا رسول اللہ ﷺ! ہمیں جنت اور اس کی تعمیر سے متعلق بتائیے؟“ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”اس کی ایک اینٹ سونے کی اور ایک چاندی کی ہے اور اس کا گارامشک کا ہے اور اس کی کنکریاں موتی اور یاقوت کی ہیں اور اس کی مٹی زعفران کی ہے۔“
(ترمذی، کتاب صفۃ الجنة، رقم ۲۵۳۴، ج ۴، ص ۲۳۶)

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہی مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جنت کی زمین سفید ہے، اس کا میدان کافور کی چٹانوں کا ہے، اس کے گرد ریت کے ٹیلوں کی طرح مشک کی دیواریں ہیں اور اس میں نہریں جاری ہیں۔“
(الترغیب والترہیب، کتاب صفۃ الجنة والنار، رقم ۳۴، ج ۴، ص ۲۸۳)

جنت کی نعمتیں:

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ میں نے اپنے نیک بندوں کے لیے ایسی ایسی نعمتیں تیار کر رکھی ہیں کہ جن کو نہ تو کسی آنکھ نے دیکھا، نہ اس کی خوبیوں کو کسی کان نے سنا اور نہ ہی کسی انسان کے دل پر ان کی ماہیت کا خیال گزرا۔“ (مسلم، کتاب الحجۃ، رقم الحدیث ۲۸۲۳، ص ۱۵۱۶)

حضرت سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”اگر جنت کی چیزوں میں سے ناخن برابر کوئی چیز ظاہر ہو جائے تو آسمان وزمین کے اطراف و جوانب اس سے آراستہ ہو جائیں۔“ (ترمذی، کتاب صفۃ الحجۃ والنار، رقم الحدیث ۲۵۴۷، ج ۴، ص ۲۴۱)

جنت کتنی بڑی ہے؟

حضرت سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رحمت کونین ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”جنت میں سو منزلیں ہیں اور ان میں سے ہر دو منزلوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا زمین و آسمان کے درمیان ہے۔“

(ترمذی، کتاب صفۃ الحجۃ، رقم الحدیث ۲۵۳۹، ج ۴، ص ۲۳۸)

جبکہ حضرت سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”جنت میں سو منزلیں ہیں، اگر اس کے ایک درجہ میں تمام جہانوں کے لوگ بھی جمع ہو جائیں تو وہ سب کو کافی ہو جائے گا۔“

(ترمذی، کتاب صفۃ الحجۃ، رقم الحدیث ۲۵۴۰، ج ۴، ص ۲۳۹)

جنت کے دروازے:

حضرت سیدنا سہیل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرکارِ مدینہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”جنت کے آٹھ دروازے ہیں۔“ (بخاری، کتاب بدء الخلق، رقم ۳۲۵۷، ج ۲، ص ۳۹۴)

ایک دروازہ کتنا بڑا ہوگا؟

حضرت سیدنا عتبہ بن غزوہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ سرورِ کونین ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”جنت (کے دروازوں) کی چوکھٹوں میں سے ہر دو چوکھٹ کے درمیان چالیس برس کا فاصلہ ہے۔“ (مسلم، رقم الحدیث ۲۹۶۷، ص ۱۵۸۶)

جنت کے خیمے:

حضرت سیدنا ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ”مؤمن کے لئے جنت میں کھلی موتی (یعنی وہ موتی جس کے درمیان میں خالی جگہ ہوتی ہے) کا ایک خیمہ ہوگا جس کی چوڑائی ساٹھ میل ہے۔“ (بخاری، کتاب بدء الخلق، رقم الحدیث ۳۲۴۳، ج ۲، ص ۳۹۱)

جنت کے باغات:

جنتی لوگوں کو ایسے باغات عطا کئے جائیں گے جن کے نیچے ندیاں بہہ رہی ہوں گی، جیسا کہ سورۃ الکہف میں ہے:

”إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ إِنَّا لَا نُضِيعُ أَجْرَ مَنْ أَحْسَنَ عَمَلًا أُولَٰئِكَ لَهُمْ جَنَّاتٌ عَذْنٌ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهِمُ الْأَنْهَارُ

ترجمہ کنز الایمان: بے شک جو ایمان لائے اور نیک کام کیے ہم ان کے نیک (اجر)

ضائع نہیں کرتے جن کے کام اچھے ہوں ان کے لئے بسنے کے باغ ہیں ان کے نیچے ندیاں بہیں۔ (پ ۱۵، الکہف: ۳۰، ۳۱)

اہل جنت کا لباس:

جنتیوں کو سونے کے لنگن اور سبز کپڑے پہنائے جائیں گے۔ جیسا کہ قرآن حکیم میں ارشاد ہوتا ہے:

”يُحَلُّونَ فِيهَا مِنْ أَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَيَلْبَسُونَ

ثِيَابًا خَضْرَاءَ مِنْ سُندُسٍ وَإِسْتَبْرَقٍ ترجمہ کنز الایمان: وہ اس میں سونے کے لنگن پہنائے جائیں گے اور سبز کپڑے کریب اور قتادیز کے پہنیں گے۔ (پ ۱۵، الکہف: ۳۰، ۳۱)

حضرت سیدنا کعبؓ فرماتے ہیں کہ اگر اہل جنت کے کپڑوں میں سے ایک کپڑا آج پہن لیا جائے تو اس کی طرف دیکھنے والے کی نظر اچک لی جائے اور لوگوں کی بینائیاں اسے برداشت نہ کر سکیں۔

(الترغیب والترہیب کتاب صفۃ الجنة والنار، رقم ۸۴، ج ۴، ص ۲۹۴)

جنتیوں کی عمریں:

حضرت سیدنا ابوسعیدؓ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”اہل جنت میں سے جو کوئی چھوٹا یا بوڑھا مر جائے گا تو اسے جنت میں تیس سال کا بنا دیا جائے گا۔“ (ترمذی کتاب صفۃ الجنة والنار، رقم ۲۵۷۱، ج ۴، ص ۲۵۴)

جنتیوں کے بیٹھنے کا انداز:

جنتی لوگ تخت پر ٹیک لگا کر بیٹھا کریں گے، چنانچہ ارشاد ہوتا ہے:

”مُتَكِيْنٌ فِيْهَا عَلٰى الْاَرَآئِكِ نِعَمَ الثَّوَابِ ۝ وَحَسَنَتْ

مُرْتَفَقًا ترجمہ کنز الایمان: وہاں تختوں پر تکیہ لگائے کیا ہی اچھا ثواب اور جنت کی کیا ہی اچھی آرام کی جگہ۔“ (پ ۱۵، الکہف: ۳۱)

جنتیوں کی آپس میں ملاقات:

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ”جنت میں اہل جنت جمع ہونگے، ان میں آپس کے رشتہ دار بھی ہونگے اور غیر بھی، پھر وہ ایک دوسرے سے تعارف حاصل کریں گے۔“

(الترغیب والترغیب، کتاب صفۃ الجنة والنار، رقم ۳۴، ج ۲، ص ۲۸۳)

جنتیوں کا کھانا:

جنتیوں کو کھانے کے لئے لذیذ میوہ جات اور گوشت دیا جائے گا نیز ان کے کھانے کے ہر نوالے کا مزہ جدا گانہ ہوگا، قرآن مجید میں ارشاد ہوتا ہے:

”وَفَاكِهَةٍ مِّمَّا يَتَخَيَّرُونَ ۝ وَلَحْمِ طَيْرٍ مِّمَّا يَشْتَهُونَ

ترجمہ کنز الایمان: اور میوے جو پسند کریں اور پرندوں کا گوشت جو چاہیں۔

(پ ۲۷، الواقعة: ۲۰، ۲۱)

حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے مرفوعاً روایت کرتے ہیں کہ ”جنتیوں میں سب سے نچلے درجے کا جنتی وہ شخص ہوگا جس کے ساتھ دس ہزار خادم کھڑے ہونگے اور ہر خادم کے ہاتھ میں دو پیالے ہونگے، جن میں سے ایک سونے کا اور دوسرا چاندی کا ہوگا۔ ہر پیالے میں کھانے کی ایک ایسی قسم ہوگی، جو

دوسرے میں نہ ہوگی۔ وہ اس کے آخر سے بھی اسی طرح کھائے گا جس طرح اسکے شروع سے کھائے گا اور جولذت و ذائقہ اسکے پہلے حصہ میں پائے گا، دوسرے میں اس کے علاوہ پائے گا۔“ (مجمع الزوائد، کتاب اہل الجنت، رقم ۵۷۵۱۸۶، ج ۱۰، ص ۷۴)

ام المؤمنین حضرت سیدتنا مینوہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ”آدمی جنت میں کسی پرندے کی خواہش کرے گا تو وہ پرندہ بجتی اونٹ کی طرح اسکے دسترخوان پر آگرے گا، نہ تو اسے دھواں پہنچا ہوگا اور نہ ہی آگ نے چھوا ہوگا۔ وہ شکم سیر ہونے تک اس پرندے سے کھائے گا پھر وہ پرندہ اُڑ جائے گا۔ (الترغیب الترہیب، کتاب صفۃ الجنت والنار، رقم ۷۵، ج ۴، ص ۲۹۲)

کھانا کیسے ہضم ہوگا؟

حضرت سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرکار اقدس ﷺ نے فرمایا: ”جنتی جنت میں کھائیں گے اور پیئیں گے لیکن نہ تھکیں گے، نہ پیشاب و پاخانہ کریں گے اور نہ ہی رینٹھ سینکیں گے۔“ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: ”کھانے کا فضلہ کیا ہو گا؟“ حضور ﷺ نے فرمایا: ”انہیں (فرحت بخش) ڈکار آئے گی اور ایسا پسینہ آئے گا جو مشک کی خوشبو کی مثل ہوگا اور سبحان اللہ والحمد للہ کہنا جنتیوں کے دل میں اس طرح ڈال دیا جائے گا، جیسے سانس ہے۔“ (مسلم، کتاب الجنت، رقم ۲۸۳۵، ص ۱۵۲۰)

جنتیوں کا مشروب:

جنتیوں کو پینے کے لئے ایسی پاکیزہ شراب دی جائے گی جس میں نشہ نہیں ہوگا، قرآن مجید میں ارشاد ہوتا ہے:

”يَطُوفُ عَلَيْهِمْ وَلَدَانِ مُخَلَّدُونَ ۝ بِأَكْوَابٍ وَأَبَارِيقَ ۝

وَكَأْسٍ مِّنْ مَّعِينٍ ۝ لَا يَصُدُّعُونَ عَنْهَا وَلَا يَنْزِفُونَ ترجمہ کنز الایمان: ان کے گرد لئے پھریں گے ہمیشہ رہنے والے لڑکے کوزے اور آفتابے اور جام اور آنکھوں کے سامنے بہتی شراب کہ اس سے نہ انہیں درد سر ہو اور نہ ہوش میں فرق آئے۔“

(پ ۲۷، سورۃ الواقعہ: ۱۷، ۱۸، ۱۹)

جنت کا موسم:

جنت میں دنیا کی مثل گرمی یا سردی کی شدت کا سامنا نہیں ہوگا بلکہ اس میں انتہائی خوشگوار اور معتدل موسم ہوگا، قرآن حکیم میں ہے،

”لَا يَرَوْنَ فِيهَا شَمْسًا وَلَا زَمْهَرِيرًا ترجمہ کنز الایمان: نہ اس

میں دھوپ دیکھیں گے نہ ٹھڑ (سخت سردی)۔“ (پ ۲۹، سورۃ الدھر: ۱۳)

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY

www.pdfbooksfree.pk

جنت کے درخت:

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد

فرمایا: ”جنت میں ہر درخت کا تنا سونے کا ہے۔“

(ترمذی، کتاب صفۃ الجنة، رقم الحدیث ۲۵۳۳، ج ۴، ص ۲۳۶)

حضرت سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ کے فرمان ”وَذَلَّلْتُ فُطُوفَهَا

تَذَلُّلًا ترجمہ کنز الایمان: اور اس کے گچھے جھکا کر نیچے کر دیے گئے ہوں گے۔“ (پ ۲۹، الدھر: ۱۳)

کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ ”اہل جنت جنت کے پھل بیٹھے ہوئے اور لیٹ کر کھا سکیں

گے۔“ (الترغیب والترہیب، کتاب صفۃ الجنة والنار، رقم ۶۱، ج ۴، ص ۱۱)

کیا جنت میں بچے پیدا ہوں گے؟

حضرت سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ سرکارِ مدینہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ”مؤمن جب جنت میں اولاد کی خواہش کرے گا تو اس کا حمل، پیدائش اور بڑا ہونا پل بھر میں ہو جائے گا۔“ (ترمذی، کتاب صفۃ الجنة، رقم الحدیث ۲۵۷۲، ج ۴، ص ۲۵۴)

جنت کی حوریں:

جنتیوں کو حوریں دی جائیں گی جیسا کہ ارشاد ہوتا ہے،

”وَعِنْدَهُمْ قَصْرِاتُ الطَّرْفِ اَتْرَابٌ ۝ هٰذَا مَا تُوْعَدُونَ لِيَوْمِ الْحِسَابِ ۝ اِنَّ هٰذَا لَرِزْقُنَا مَا لَهُ مِنْ نَفَادٍ .“ ترجمہ کنز الایمان: اور ان (یعنی جنتیوں) کے پاس وہ یہیمیاں ہیں کہ اپنے شوہر کے سوا اور کی طرف آنکھ نہیں اٹھاتیں ایک عمر کی یہ ہے وہ جس کا تمہیں وعدہ دیا جاتا ہے حساب کے دن بے شک یہ ہمارا رزق ہے کبھی ختم نہ ہوگا۔“ (پ ۲۳ سورۃ ص: ۵۲، ۵۳، ۵۴)

حضرت سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ سرورِ کونین ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”سب سے ادنیٰ جنتی کو اسی ہزار خادم اور ۷۲ حوریں دی جائیں گی۔“ (ترمذی، کتاب صفۃ الجنة، رقم الحدیث ۲۵۷۱، ج ۴، ص ۲۵۴)

جنت کی حور کیسی ہوگی؟

(۱) حضرت سیدنا انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: ”اگر کوئی جنتی حور زمین کی طرف جھانکے تو آسمان سے زمین تک روشنی ہو جائے اور ساری فضا زمین سے آسمان تک خوشبو سے معطر ہو جائے اور اس کے سر کی

اوڑھنی (یعنی دوپٹا) دنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔“

(الترغیب والترہیب، کتاب صفۃ الجنت، رقم الحدیث ۸۴، ج ۴، ص ۲۹۵)

(۲) حضرت سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ

نے فرمایا: ”اگر جنتیوں میں سے کوئی شخص (دنیا کی طرف) جھانکے اور اس کے نگن ظاہر ہو جائیں تو اس کی روشنی سورج کی روشنی کو مٹا دے جیسے کہ ستاروں کی روشنی کو سورج مٹا دیتا ہے۔“ (ترمذی، کتاب صفۃ الجنت، رقم الحدیث ۲۵۴۷، ج ۴، ص ۲۴۱)

(۳) حضرت سیدنا عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

ﷺ نے فرمایا: ”بے شک حوروں میں سے ہر حور کی پنڈلی کی سفیدی ستر حلوں کے باہر سے نظر آتی ہے بلکہ اس کی پنڈلی کا مغز تک نظر آتا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ اللہ ﷻ نے فرمایا: ”كَانَهُنَّ الْيَاقُوتُ وَالْمَرْجَانُ ترجمہ کنز الایمان: گویا وہ لعل اور یاقوت اور مونگا ہیں۔ (الرحمن: ۵۸)“ اور یاقوت ایک ایسا پتھر ہے کہ اگر تم اس میں دھاگہ ڈالو پھر اسے بند کر دو پھر بھی اسکے باہر سے تمہیں وہ دھاگہ نظر آئے گا۔“

(ترمذی، باب فی صفۃ نساء اہل الجنت، رقم الحدیث ۲۵۴۱، ج ۴، ص ۲۳۹)

(۴) حضرت سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

کہ جبریل امین علیہ السلام نے مجھے بتایا: ”جب کوئی آدمی کسی حور کے پاس جائے گا تو وہ اس سے معانقہ اور مصافحہ کر کے اس کا استقبال کرے گی۔“ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”پھر تم اس کی جن انگلیوں سے چاہو پکڑو، اگر اس کی انگلی کا ایک پورا دنیا پر ظاہر ہو جائے تو اسکے سامنے سورج اور چاند کی روشنی ماند پڑ جائے اور اگر اسکے بالوں کی ایک لٹ ظاہر

ہو جائے تو مشرق و مغرب کی ہر چیز اس کی پاکیزہ خوشبو سے بھر جائے۔ جنتی شخص اپنی مسہری پر بیٹھا ہوگا اچانک اس کے سر پر ایک نور ظاہر ہوگا وہ گمان کرے گا کہ شاید اللہ ﷻ اپنی مخلوق پر نگاہ کرم فرما رہا ہے لیکن جب وہ اس نور کو دیکھے گا تو وہ ایک حور ہوگی جو یہ کہہ رہی ہوگی: ”اے اللہ ﷻ کے ولی! کیا تمہارے پاس ہمارے لیے وقت نہیں ہے؟“ وہ پوچھے گا: ”تم کون ہو؟“ تو وہ کہے گی: ”میں ان حوروں میں سے ہوں جن کے بارے میں اللہ تبارک و تعالیٰ نے فرمایا ہے ”وَلَدَيْنَا مَزِيدٌ“ ترجمہ کنز الایمان: اور ہمارے پاس اس سے بھی زیادہ ہے۔ (فق: ۳۵)“ پھر وہ اس کی طرف رخ کرے گا تو دیکھے گا کہ اس کے پاس جو حسن و جمال ہے وہ پہلے والی حوروں میں نہیں۔

پھر جب وہ اس حور کے ساتھ اپنی مسہری پر بیٹھا ہوگا تو اسے ایک اور حور پکارے گی: ”اے اللہ ﷻ کے ولی! کیا تمہارے پاس ہمارے لیے وقت نہیں ہے؟“ وہ پوچھے گا: ”تم کون ہو؟“ وہ کہے گی: ”میں ان حوروں میں سے ہوں جن کے بارے میں اللہ ﷻ نے فرمایا ہے: ”فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا أُخْفِيَ لَهُم مِّن قُرَّةِ أَعْيُنٍ جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ“ ترجمہ کنز الایمان: تو کسی جی کو نہیں معلوم جو آنکھ کی ٹھنڈک ان کے لئے چھپا رکھی ہے صلہ ان کے کاموں کا۔ (پ ۲۱، سورۃ السجدہ: ۱۷)“ پھر وہ اسی طرح اپنی بیویوں میں سے ایک حور سے دوسری کی طرف منتقل ہوتا رہے گا۔“

(الترغیب والترہیب، کتاب صفۃ الجنۃ والنار، رقم الحدیث ۹۴، ج ۴، ص ۲۹۷)

(۵) حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ”اگر حور اپنی ہتھیلی زمین

و آسمان کے درمیان ظاہر کر دے تو اسکے حسن کی وجہ سے مخلوق فتنے میں پڑ جائے اور اگر وہ اپنی اوڑھنی ظاہر کر دے تو سورج اسکے حسن کی وجہ سے دھوپ میں رکھے ہوئے

چراغ کی طرح ہو جائے جس کی کوئی روشنی نہیں ہوتی اور اگر وہ اپنا چہرہ ظاہر کر دے تو زمین و آسمان کی ہر چیز کو روشن کر دے۔“

(الترغیب والترہیب، کتاب صفۃ الجنۃ والنار، رقم ۹۷، ج ۴، ص ۲۹۸)

(۶) حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ”اگر جنتی عورتوں میں سے

کوئی عورت سات سمندروں میں اپنا تھوک ڈال دے تو وہ سارے سمندر شہد سے زیادہ میٹھے ہو جائیں۔“ (الترغیب والترہیب کتاب صفۃ الجنۃ والنار، رقم ۹۸، ج ۴، ص ۲۹۷)

(۷) حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن ہم حضرت

سیدنا کعب الاحبار رضی اللہ عنہ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ نے فرمایا: ”اگر آسمانی حور کے ہاتھ کی سفیدی اور اس کی انگوٹھیاں زمین و آسمان کے درمیان لٹکا دی جائیں تو اس کی وجہ سے زمین اس طرح روشن ہو جائے جس طرح سورج دنیا والوں کے لیے روشن ہوتا ہے۔“ پھر فرمایا: ”یہ تو میں نے اس کے ہاتھ کا تذکرہ کیا ہے اس کے چہرے کی سفیدی اور حسن و جمال اور اس کے تاج کے یاقوت و زبرجد کے حسن کا کیا عالم ہوگا۔“ (الترغیب والترہیب، کتاب صفۃ الجنۃ، رقم ۱۰۰، ج ۴، ص ۲۹۹)

جنت کی نہریں:

جنت میں دودھ، پانی اور شراب کی نہریں ہوں گی، جیسا کہ سورہ محمد میں ارشاد

ہوتا ہے،

”مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِي وُعدَ الْمُتَّقُونَ فِيهَا أَنْهَارٌ مِّنْ مَّاءٍ غَيْرِ

إِسْنٍ ۖ وَأَنْهَارٌ مِّنْ لَّبَنٍ لَّمْ يَتَغَيَّرْ طَعْمُهُ ۖ وَأَنْهَارٌ مِّنْ خَمْرٍ لَّذَّةٍ

لِّلشَّرْبِیْنِ ؕ وَانْهَرُمْ مِّنْ عَسَلٍ مُّصَفًّی ۖ وَلَهُمْ فِيهَا مِنْ كُلِّ الثَّمَرَاتِ

ترجمہ کنز الایمان: احوال اس جنت کا جس کا وعدہ پرہیزگاروں سے ہے اس میں ایسی پانی کی نہریں ہیں جو کبھی نہ بگڑے اور ایسے دودھ کی نہریں ہیں جس کا مزہ نہ بدلا اور ایسی شراب کی نہریں ہیں جسکے پینے میں لذت ہے اور ایسی شہد کی نہریں ہیں جو صاف کیا گیا۔ اور ان کے لئے اس میں ہر قسم کے پھل ہیں۔ (پ ۲۶، سورہ محمد: ۱۵)

جنت میں دیدار الہی ﷻ:

حضرت سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے بڑے مرتبہ کا جنتی وہ شخص ہوگا جو صبح و شام دیدار الہی سے مشرف ہوگا اس کے بعد آپ ﷺ نے یہ آیت کریمہ تلاوت فرمائی: ”وَجُودَ يَوْمَئِذٍ نَّاصِرَةٌ ۝ اِلَىٰ رَبِّهَا نَاظِرَةٌ“ ترجمہ کنز الایمان: کچھ منہ اس دن تروتازہ ہوں گے اپنے رب کو دیکھتے۔“ (پ ۲۹، القیۃ: ۲۲، ۲۳)

(ترمذی، کتاب صفۃ الجنۃ، رقم الحدیث ۲۵۶۲، ج ۴، ص ۲۴۹)

جنتیوں کے لئے ایک خصوصی انعام:

حضرت سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بے شک اللہ ﷻ اہل جنت سے فرمائے گا: ”اے جنتیو!“ تو وہ عرض کریں گے: ”اے ہمارے رب عزوجل! ہم حاضر ہیں اور بھلائی تو تیرے ہی دست قدرت میں ہے۔“ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: ”کیا تم راضی ہو؟“ تو وہ عرض کریں گے: ”اے ہمارے رب ﷻ! ہم کیوں نہ راضی ہوں کہ تو نے ہمیں وہ کچھ عطا فرمایا جو تو نے اپنی مخلوق میں

سے کسی کو عطا نہیں فرمایا۔“ تو اللہ ﷻ فرمائے گا: ”میں تمہیں اس سے بھی افضل نعمت نہ عطا فرماؤں؟“ وہ عرض کریں گے: ”اس سے افضل شے کونسی ہوگی؟“ تو اللہ ﷻ فرمائے گا: ”میں تمہیں اپنی رضا سونپتا ہوں لہذا! آج کے بعد کبھی تم سے ناراض نہ ہوں گا۔“ (ترمذی، کتاب صفۃ الجنة، رقم ۲۵۶۴، ج ۴، ص ۲۵۰)

کیا جنتیوں کو موت آئے گی؟

جنتیوں کو کبھی موت نہ آئے گی، جیسا کہ سورہ دخان میں ہے،

”لَا يَذُوقُونَ فِيهَا الْمَوْتَ إِلَّا الْمَوْتَةَ الْأُولَىٰ“

ترجمہ کنز الایمان: اس میں پہلی موت کے سوا پھر موت نہ چکھیں گے۔

(پ ۲۵، سورۃ الدخان: ۵۶)

جنت میں نیند:

حضرت سیدنا جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں

عرض کی: ”کیا اہل جنت سویا کریں گے؟“ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”نیند موت کی جنس سے ہے اور جنتیوں کو موت نہیں آئے گی۔“

(مشکوٰۃ المصابیح، کتاب صفۃ الجنة، رقم ۵۶۵۴، ج ۳، ص ۲۳۰)

کیا یہ نعمتیں جنتیوں کے پاس ہمیشہ رہیں گی؟

جنتیوں کو یہ نعمتیں ہمیشہ کے لئے دی جائیں گی، جیسا کہ سورہ توبہ

میں ہے،

”يُبَشِّرُهُمْ رَبُّهُمْ بِرَحْمَةٍ مِّنْهُ وَرِضْوَانٍ وَجَّتْ لَهُمْ فِيهَا

نَعِيمٌ مُّقِيمٌ ۝ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا إِنَّ اللَّهَ عِنْدَهُ أَجْرٌ عَظِيمٌ

ترجمہ کنز الایمان: ان کا رب انہیں خوشی سناتا ہے اپنی رحمت اور اپنی رضا کی اور ان باغوں کی جن میں انہیں دائمی نعمت ہے ہمیشہ ہمیشہ انہیں رہیں گے بے شک اللہ کے پاس بڑا ثواب ہے۔“ (پ۰ سورۃ التوبہ: ۲۱، ۲۲)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ پکارنے والا پکار کر کہے گا: ”(اے جنت والو!) تم تندرست رہو گے کبھی بیمار نہ ہو گے۔ تم زندہ رہو گے کبھی نہ مرو گے، تم جوان رہو گے کبھی بوڑھے نہ ہو گے، تم آرام سے رہو گے کبھی محنت و مشقت نہ اٹھاؤ گے۔“ (مسلم، رقم الحدیث ۲۸۳۷، ص ۱۵۲۱)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

گزشتہ سطور کا مطالعہ کرنے کے بعد یقیناً ہمارا دل بھی یہ چاہے گا کہ ”کاش! ہمیں بھی اس مقامِ رحمت میں داخلہ نصیب ہو جائے، اے کاش! ہمیں بھی اس کے نظارے دیکھنے کو مل جائیں۔“ اس خواب کی عملی تعبیر کے لئے ہمیں چاہئے کہ اپنی زندگی کے سماجی، مالی، گھریلو، تجارتی بلکہ ہر معاملے میں نفس و شیطان کی پیروی کی بجائے قرآن و سنت کو اپنا راہنما بنائیں اور اس زندگی کو رحمن ﷻ اور اس کے حبیب ﷺ کی اطاعت میں بسر کرتے ہوئے نیکیوں کا خزانہ اکٹھا کریں۔

پیارے اسلامی بھائیو! یوں تو ہر نیک عمل کی جزا جنت کو قرار دیا گیا ہے لیکن کچھ اعمال ایسے ہیں جن کے عاملین کو رحمتِ عالم ﷻ نے خصوصی طور پر دخولِ جنت کی بشارت عطا فرمائی ہے۔ اسی نوعیت کی ایک بشارت دیتے ہوئے

مدنی آقا ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”جو مجھے دونوں جبرڑوں اور دونوں ٹانگوں کے درمیان والی چیز کی

حفاظت کی ضمانت دے، میں اسے جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔“

(بخاری، کتاب الرقاق، باب حفظ اللسان، رقم: ۶۴۷۴، ج ۴، ص ۲۴۰)

وضاحت :

امام حافظ شہاب الدین علیہ الرحمۃ فتح الباری شرح صحیح بخاری میں اس حدیث

کے تحت لکھتے ہیں:

”دو جبرڑوں کے درمیان والی چیز سے مراد زبان اور ٹانگوں کے درمیان والی

شے سے مراد شرم گاہ ہے۔ اور حفاظت کی ضمانت دینے کا مطلب یہ ہے کہ انسان انہیں

رب تعالیٰ کی نافرمانی والے کاموں سے بچانے کا پختہ عہد کرے مثلاً زبان سے وہی کلام

کرے جو ضروری ہو اور بے کار باتوں سے بچے، اسی طرح شرم گاہ کو حلال جگہ استعمال

کرے اور اسے حرام میں مبتلاء ہونے سے بچائے۔ سیدنا ابن بطال علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں

کہ یہ حدیث اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ انسان کے لئے دنیا کی سب سے بڑی

آزمائش اس کی زبان اور شرم گاہ ہے۔ لہذا! جو ان دونوں کے شر سے بچنے میں کامیاب

ہو گیا وہ بہت بڑے شر سے بچ گیا۔“ (فتح الباری، کتاب الرقاق، ج ۴، ص ۲۶۳)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

زبان اور شرم گاہ کی حفاظت کے نتیجے میں دُخولِ جنت کی بشارت دیگر

احادیث میں بھی دی گئی ہے، چنانچہ.....

(1) حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”جس شخص کو اللہ ﷻ دو جبرؤں کے درمیان والی چیز یعنی زبان اور دو ٹانگوں کے درمیان والی چیز یعنی شرم گاہ کے شر سے بچالے، وہ جنت میں داخل ہوگا۔“
(ترمذی، کتاب الزہد، باب حفظ اللسان، رقم ۲۴۱۷، ج ۴، ص ۱۸۴)

(2) حضرت سیدنا ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے اپنے دو جبرؤں کے درمیان والی چیز یعنی زبان اور دو ٹانگوں کے درمیان والی چیز یعنی شرم گاہ کی حفاظت کی وہ جنت میں داخل ہوگا۔“
(طبرانی کبیر، مسند ابورافع، رقم ۹۱۹، ج ۱، ص ۳۱۱)

(3) حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے عمل کے بارے میں سوال کیا گیا جو لوگوں کو کثرت سے جنت میں داخل کرے گا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ ﷻ سے ڈرنا اور حسن اخلاق۔“ پھر رسول اللہ ﷺ سے کثرت سے جہنم میں داخل کرنے والی چیز کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ ”منہ اور شرم گاہ۔“ (الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان، باب حسن الخلق، رقم ۴۷۶، ج ۱، ص ۳۴۹)

(4) حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کیا تم جانتے ہو کہ کون سی چیزیں لوگوں کو کثرت سے جنت میں داخل کریں گی؟ وہ اللہ تعالیٰ سے ڈرنا اور خوش اخلاقی ہے، اور کیا تم جانتے ہو کہ کون سی چیزیں لوگوں کو کثرت سے جہنم میں داخل کریں گی؟ وہ منہ (یعنی زبان) اور شرم گاہ ہیں۔“ (ابن ماجہ، کتاب الزہد، رقم ۴۲۴۶، ج ۴، ص ۴۸۹)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

میٹھے میٹھے مصطفیٰ ﷺ کی جانب سے دی گئی جنت کی ضمانت کا حق دار بننے کے لئے ہمیں اپنی زبان اور شرم گاہ کی حفاظت کی ضمانت دینا ہوگی اور یہ ضمانت فراہم کرنے کے لئے سب سے پہلے ہمیں اس پہلو پر غور کرنا ہوگا کہ فی الوقت ہمارے ان اعضاء کی کیا حالت ہے؟ کیا ہماری زبان اور شرم گاہ ارتکابِ گناہ سے محفوظ ہیں یا نہیں؟ اگر جواب ہاں میں آئے تو بارگاہِ الہی ﷻ میں شکر بجالانے کے ساتھ ساتھ دعائے استقامت بھی کیجئے اور اگر خدا نخواستہ جواب نفی میں آئے تو بعدِ تو بہ اعضاءِ مذکورہ کی حفاظت کے لئے کمر بستہ ہو جائیے۔ اور یہ اسی وقت ممکن ہے جب ہمیں یہ علم ہو کہ کس مقام پر زبان کا استعمال باعثِ ہلاکت ہے اور کب انسان شرم گاہ کی وجہ سے گرفتارِ عصیاں ہوتا ہے؟ آنے والی سطور میں اسی سوال کا جواب مہیا کرنے کی کوشش کی گئی ہے، جن میں پہلے زبان کے استعمال سے متعلق تفصیل مذکور ہے اور اس کے بعد شرم گاہ کے گناہوں سے متعلق معلومات فراہم کی گئیں ہیں۔

انسانی بدن میں زبان کی اہمیت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

اس میں کوئی شک نہیں کہ زبان اللہ عزوجل کی عطا کردہ نعمتوں میں سے ایک عظیم نعمت ہے۔ اس زبان کے ذریعے نیکیاں بھی کمائی جاسکتی ہیں اور یہی زبان ہمیں جہنم کی گہرائیوں میں بھی پہنچا سکتی ہے۔ افسوس! فی زمانہ زبان کی حفاظت کا تصور تقریباً مفقود ہو چکا ہے، ہمیں اس چیز کا احساس ہی نہیں ہے کہ گوشت کا یہ چھوٹا سا ٹکڑا جو

دو ہونٹوں اور دو جہڑوں کے پہرے میں ہے، کس طرح ہمارے پورے وجود کو دنیوی و اخروی مصائب میں مبتلا کروا سکتا ہے۔ جیسا کہ.....

(1) حضرت سیدنا بلال بن حارث رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے کہ ”بندہ زبان سے بھلائی کا ایک کلمہ نکالتا ہے حالانکہ وہ اس کی قدر و قیمت نہیں جانتا تو اس کے باعث اللہ ﷻ قیامت تک اپنی رضامندی لکھ دیتا ہے، اور بیشک ایک بندہ اپنی زبان سے ایک برا کلمہ نکالتا ہے اور وہ اس کی حقیقت نہیں جانتا تو اللہ ﷻ اس کی بناء پر اس کے لئے قیامت تک کی اپنی ناراضگی لکھ دیتا ہے۔“

(ترمذی، کتاب الزہد، باب فی قلۃ الکلام، ج ۴، ص ۱۴۳)

(2) حضرت سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”جب آدمی صبح کرتا ہے تو اس کے جسم کے تمام اعضاء زبان سے کہتے ہیں: ”اے زبان! تو ہمارے معاملے میں اللہ سے ڈر کیونکہ ہم تیرے ساتھ اور تابع ہیں اگر تو سیدھی رہی تو ہم سیدھے رہیں گے اور اگر ٹیڑھی ہوئی تو ہم بھی ٹیڑھے ہو جائیں گے۔“

(ترمذی، کتاب الزہد، باب ماجاء فی حفظ اللسان، رقم: ۲۴۱۵، ج ۴، ص ۱۸۳)

(3) حضرت سیدنا ابووائل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رحمتِ عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”ابنِ آدم کی اکثر خطائیں اس کی زبان سے سرزد ہوتی ہیں۔“

(الترغیب والترہیب، کتاب الادب، رقم: ۳۳، ج ۳، ص ۳۴۲)

(4) منقول ہے کہ جب زبان جسم کے دیگر اعضاء سے پوچھتی ہے کہ: ”تمہارا کیا حال ہے؟“ تو اعضاء جواب دیتے ہیں: ”ہم خیریت سے ہیں اگر تو ہمیں چھوڑے رکھے۔“ (المستطرف فی کل فن مستطرف، الباب الثالث عشر، ج ۱، ص ۱۴۷)

(5) حضرت سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ”اللہ ﷻ کی قسم!

زمین پر زبان سے زیادہ قیدی بنانے کے لائق کوئی شے نہیں۔“

(الترغیب والترہیب، کتاب الادب، رقم: ۱۳، ج ۳، ص ۳۳۷)

(6) اکابرین فرماتے ہیں کہ ”زبان ایک درندے کی مانند ہے اگر تم اسے

باندھ کر نہیں رکھو گے تو یہ تمہاری دشمن بن جائے گی اور تمہیں نقصان پہنچائے گی۔“

(المستطرف فی کل فن مستطرف، الباب الثالث عشر، ج ۱، ص ۱۴۶)

پیارے اسلامی بھائیو!

نتیج سے بے پرواہ ہو کر بلا تکان بولتے چلے جانا آج ہماری عادت بن چکا

ہے مگر یاد رکھئے کہ ہماری زبان سے نکلا ہوا ایک ایک لفظ نوٹ کیا جا رہا ہے، جیسا کہ

قرآن مجید فرقانِ حمید میں ہے:

”مَا يَلْفُظُ مِنْ قَوْلٍ إِلَّا لَدَيْهِ رَقِيبٌ عَتِيدٌ“ ترجمہ کنز الایمان: کوئی بات

وہ زبان سے نہیں نکالتا کہ اس کے پاس ایک محافظ تیار نہ بیٹھا ہو۔“ (پ ۲۶، ق: ۱۸)

اور میدانِ محشر کے وحشت ناک ماحول میں ہمیں اس تحریر شدہ نامہ اعمال کو

پڑھ کر سنا نا پڑے گا، جیسا کہ ارشاد ہوتا ہے:

”وَنُخْرِجُ لَهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ كِتَابًا يُلْقَاهُ مَنْشُورًا ۝ اِقْرَأْ كِتَابَكَ كَفَىٰ

بِنَفْسِكَ الْيَوْمَ عَلَيْكَ حَسِيبًا“ ترجمہ کنز الایمان: اور اس کے لئے قیامت کے

دن ایک نوشتہ (یعنی نامہ اعمال) نکالیں گے جسے کھلا ہوا پائے گا، فرمایا جائے گا کہ اپنا نامہ

پڑھ آج تو خود ہی اپنا حساب کرنے کو بہت ہے۔“ (پ ۱۵، بنی اسرائیل: ۱۳، ۱۴)

پیارے اسلامی بھائیو! ذرا تصور تو کیجئے کہ میدانِ محشر کی خوفناک فضاء میں کہ جب پیاس کی شدت سے دم نکلا جا رہا ہو، بھوک سے کمر ٹوٹ رہی ہو، جہنم کی ہولناک سزاؤں کا سوچ کر کلیجہ منہ کو آ رہا ہو پھر وہاں ہمارے متعلقین بھی موجود ہوں تو مغلظات و فضولیات سے بھرپور نامہ اعمال کو پڑھنا کتنا دشوار کام ہے؟.....

لہذا! میدانِ محشر میں اس ممکنہ پریشانی سے بچنے کے لئے ہمیں اپنی زبان کی حفاظت سے ذرہ برابر بھی غفلت نہیں کرنی چاہئے۔ ہمارے اکابرین نے بھی ہمیں یہی تلقین فرمائی ہے، چنانچہ

(۱) حضرت سیدنا ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے دریافت فرمایا: ”اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ عمل کونسا ہے؟“ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے کسی نے بھی جواب نہیں دیا اور خاموش رہے۔ پھر آپ ﷺ نے خود ہی ارشاد فرمایا: ”زبان کی حفاظت۔“

(الترغیب والترہیب، کتاب الادب وغیرہ، رقم: ۱۰، ج ۳، ص ۳۳۶)

(۲) حضرت سیدنا ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: ”یا رسول اللہ! سب سے افضل مسلمان کون ہے؟“ فرمایا: ”جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔“ (بخاری، کتاب الایمان، باب ای الاسلام افضل، رقم ۱۱، ج ۱، ص ۱۶)

(۳) حضرت سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم ﷺ کی بارگاہ میں عرض کی: ”یا رسول اللہ! سب سے افضل عمل کونسا ہے؟“ ارشاد فرمایا: ”والدین کے ساتھ حسن سلوک کرنا۔“ میں نے عرض کی: ”پھر کونسا؟“ فرمایا: ”وقت پر نماز پڑھنا۔“ میں نے عرض کی: ”پھر کونسا؟“ فرمایا: ”تمہاری زبان

سے مسلمانوں کا محفوظ رہنا۔“ (طبرانی کبیر، مسند ابن مسعود، رقم: ۹۸۰۲، ج ۱۰، ص ۱۹)

(۴) حضرت سیدنا حارث بن ہشام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: ”یا رسول اللہ! مجھے کوئی عمل بتائیے جسے میں اپنے آپ پر لازم کر لوں۔“ تو آپ ﷺ نے اپنی زبان کی طرف اشارہ کر کے فرمایا: ”اس پر قابو پا لو۔“

(طبرانی کبیر، مسند حارث بن ہشام، رقم: ۳۳۳۹، ج ۳، ص ۲۶۰)

(۵) حضرت سیدنا سفیان بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے سرکارِ دو عالم ﷺ کی بارگاہ اقدس میں عرض کی: ”یا رسول اللہ! مجھے ایسا کام بتائیں جو میرے لئے ذریعہ نجات بن جائے؟“ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”کہو، میرا رب اللہ ہے اور پھر اس پر استقامت اختیار کرو۔“ میں نے عرض کی، ”آپ سب سے زیادہ مجھ پر کس چیز کا خوف کرتے ہیں؟“ آپ نے اپنی زبان اقدس کی طرف اشارہ کر کے فرمایا: ”اس کا۔“ (ترمذی، کتاب الزہد، رقم: ۲۴۱۸، ج ۴، ص ۱۸۲)

(۶) حضرت سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے عرض کی: ”یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! نجات کیا ہے؟“ ارشاد فرمایا: ”اپنی زبان اپنے قابو میں رکھو، تمہارا گھر تمہیں کفایت کرے (یعنی بلا ضرورت گھر سے نہ نکلو) اور اپنے گناہ پر رولیا کرو۔“ (ترمذی، کتاب الزہد، باب حفظ اللسان، رقم: ۲۴۱۴، ج ۴، ص ۱۸۲)

(۷) حضرت سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”اللہ کے ذکر کے علاوہ کلام میں کثرت نہ کرو کیونکہ اللہ کے ذکر کے علاوہ کثرت سے کلام دل کو سخت کر دیتا ہے اور اللہ سے سب سے زیادہ دور سخت دل والا ہوتا ہے۔“ (ترمذی، کتاب الفتن، رقم: ۲۴۱۹، ج ۴، ص ۱۸۲)

(۸) حضرت سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رحمتِ عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”جو اپنا غصہ پی لے گا اللہ ﷻ اس سے اپنا عذاب دور کرے گا اور جو اپنی زبان کی حفاظت کرے گا اللہ ﷻ اسکے عیوب کی پردہ پوشی فرمائے گا۔“

(مجمع الزوائد کتاب الادب رقم ۱۲۹۸۳ ج ۸ ص ۱۳۲)

(۹) حضرت سیدنا عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: ”کلام کرنا دوا کی مثل ہے، اگر تم اس کا قلیل استعمال کرو گے تو یہ تمہیں فائدہ دے گا اور اگر اس کے استعمال میں زیادتی کرو گے تو تمہیں نقصان پہنچائے گا۔“

(المستطرف فی کل فن مستطرف، الباب الثالث عشر، ج ۱، ص ۱۳۷)

(۱۰) حضرت سیدنا قس بن ساعدہ رضی اللہ عنہ اور حضرت سیدنا اشم بن صنی رضی اللہ عنہ کی آپس میں ملاقات ہوئی تو ایک نے دوسرے سے پوچھا: ”آپ کا کیا خیال ہے کہ کسی آدمی میں کتنے عیوب ہو سکتے ہیں؟“ دوسرے نے جواب دیا: ”یہ عیوب تو بے شمار ہیں لیکن ایک خوبی ایسی ہے کہ انسان اس کی بناء پر اپنے تمام عیوب کو چھپا سکتا ہے۔“ انہوں نے پوچھا: ”وہ کونسی؟“ جواب دیا: ”زبان کی حفاظت کرنا۔“

(المستطرف فی کل فن مستطرف، الباب الثالث عشر، ج ۱، ص ۱۳۶)

(۱۱) حضرت سیدنا امام شافعی رضی اللہ عنہ نے اپنے رفیق حضرت ربیع رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ”اے ربیع! (کبھی) فضول کلام مت کرنا کیونکہ جب تم بات کہہ چکو گے تو وہ تم پر حاکم بن بیٹھے گی اور تم اس کے غلام ہو جاؤ گے۔“

(المستطرف فی کل فن مستطرف، الباب الثالث عشر، ج ۱، ص ۱۳۶)

(۱۲) ایک حکیم کا قول ہے: ”جب تجھے اپنا بولنا عجب میں مبتلا کر دے تو خاموش ہو جا، اور جب خاموشی باعثِ عجب بنے تو بولنا شروع کر دے۔“

(المستطرف فی کل فن مستطرف، الباب الثالث عشر، ج ۱، ص ۱۳۷)

(۱۳) حضرت سیدنا لقمان رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے بیٹے کو نصیحت فرمائی: ”اے بیٹے! جب لوگ اپنے حسن کلام پر فخر کرنے لگیں تو تم اپنی حسین خاموشی پر ہی فخر کرنا۔“
(المستطرف فی کل فن مستطرف، الباب الثالث عشر، ج ۱، ص ۱۳۷)

کلام کی اقسام

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو!

زبان کی کامل حفاظت اسی وقت ممکن ہے جب ہمیں اس سے صادر ہونے والے کلام کی اقسام اور ان کے احکام معلوم ہوں۔ یاد رکھئے! ہر کلام کی بنیادی طور پر چار اقسام ہوتی ہیں:

(۱) وہ کلام جس میں نقصان ہی نقصان ہے، جیسے کسی کو گالی دینا، فحش کلامی کرنا وغیرہ.....
(۲) وہ کلام جس میں نفع ہی نفع ہو مثلاً فقہی مسائل کی رعایت کرتے ہوئے تلاوت قرآن کرنا، درود پاک پڑھنا، نعت پڑھنا، ذکر اللہ ﷻ کرنا، کسی کو نیکی کی دعوت دینا وغیرہ.....

(۳) وہ کلام جو بعض صورتوں میں نفع بخش ہے اور بعض صورتوں میں نقصان دہ جیسے کسی مقتداء (مثلاً پیر یا استاذ) کا اپنی نیکیوں کو اس نیت سے ظاہر کرنا کہ لوگ اس کی پیروی میں ان نیکیوں کو اپنانے کی طرف راغب ہوں گے لیکن اگر اپنی واہ واہ کروانے کی نیت سے نیکیاں ظاہر کریں تو یہ کلام اسے نقصان پہنچائے گا۔

(۴) وہ کلام جس میں نہ تو کوئی نفع ہو اور نہ ہی نقصان، اسے فضول گوئی بھی کہا

جاتا ہے مثلاً موسم وغیرہ پر تبصرہ کرنا مثلاً آج بڑی گرمی ہے، یا ایسے سوالات کرنا جس سے نہ کوئی دنیاوی فائدہ حاصل ہوا اور نہ ہی اُخروی۔ مثلاً آپ کی موٹر سائیکل کون سے ماڈل کی ہے؟ (جبکہ اس سوال کا کوئی مقصد نہ ہو۔)

ان اقسام کی تفصیل

(1) نقصان دہ کلام:

اس قسم کا کلام کرنا سرِ باعثِ ہلاکت ہے لہذا! اس سے بچنا بے حد ضروری ہے جیسا کہ حضرت سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ”لوگ تین قسم کے ہیں، ایک غنیمت حاصل کرنے والا، دوسرا محفوظ رہنے والا اور تیسرا ہلاک ہونے والا، غنیمت حاصل کرنے والا وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا ہے، محفوظ رہنے والا وہ شخص ہے جو خاموش رہتا ہے اور ہلاک ہونے والا وہ شخص ہے جو باطل میں پڑتا ہے۔“ (شعب الایمان، باب فی الاعراض عن اللغو، رقم ۱۰۸۱۵، ج ۷، ص ۴۱۷)

پیارے اسلامی بھائیو! نقصان دہ کلام کی صورتیں بہت زیادہ ہیں، اختصار کے پیش نظر یہاں منتخب اقسام کی وضاحت کرنے پر اکتفاء کیا گیا ہے۔

کلمہ کفر کہہ دینا

پہلی قسم

پیارے اسلامی بھائیو! ایک مسلمان کے لئے سب سے قیمتی متاع اس کا ایمان ہے اور ایمان کا مطلب یہ ہے کہ سچے دل سے ان سب باتوں کی تصدیق کرے جن کا تعلق ضروریاتِ دین سے ہو۔ (الحر الرائق، کتاب السیر، باب احکام المرتدین، ج ۵، ص ۲۰۲)

اور ضروریاتِ دین سے مراد دین کے وہ مسائل ہیں جنہیں ہر خاص و عام

جانتا ہو مثلاً اللہ ﷻ کا ایک ہونا، انبیاء کی نبوت، نماز، روزہ، حج، جنت و دوزخ، قیامت میں اٹھایا جانا، حساب و کتاب ہونا وغیرہا۔ (بہار شریعت، حصہ ۱، ص ۲۸)

یہ بھی یاد رکھئے کہ کسی ایک بھی ضرورت دینی کا انکار کرنا کفر ہوتا ہے اگرچہ بقیہ ضروریات دینیہ کا اقرار کیا جائے۔ (البحر الرائق، ج ۵، ص ۲۰۲)

چنانچہ بلا اکراہ شرعی، ہوش و حواس میں بغیر خطاء کے زبان سے کسی ضرورت دینی کا انکار کرنا یا ایسے الفاظ بولنا جس سے کسی ضرورت دینی کا انکار نکلتا ہو کفر ہے۔ مثلاً یہ کہنا کہ ”اللہ ہوتا تو میری دعا ضرور سنتا۔“ یا کسی نقصان پر یہ کہنا ”اللہ نے یہ بڑا ظلم کیا“ کفر ہے۔ ۱

لیکن یاد رہے کہ اگر آپ کے سامنے کوئی شخص (معاذ اللہ ﷻ) ایسا کلمہ کہہ ڈالے جسے علمائے کرام نے کفر قرار دیا ہو تو اُس پر فوری طور پر ”کفر کا فتویٰ“ لگانے سے بھی پرہیز کریں کہ اسی میں عافیت ہے کیونکہ ہو سکتا ہے کہ آپ کے سمجھنے میں غلطی ہوئی ہو اور وہ کلمہ کفر نہ ہو یا پھر وہ کلمہ تو کفر ہو لیکن اس کے کہنے والے کو کافر نہیں کہا جاتا، اس لئے راہ سلامت یہی ہے کہ ایسا شخص احتیاطاً تجدید ایمان کرنے کے بعد فوراً کسی مفتی صاحب سے رابطہ کرے۔ (اس بارے میں تفصیلی معلومات کے لئے مکتبہ المدینہ کی شائع کردہ کتاب ”ایمان کی حفاظت“ کا مطالعہ فرمائیں)

۱: اکراہ شرعی سے مراد یہ ہے کہ کسی نے کلمہ کفر کہنے پر اس طرح مجبور کیا کہ اگر تم نے یہ کلمہ نہ کہا تو میں تمہیں مار ڈالوں گا یا جسم کا فلاں حصہ کاٹ ڈالوں گا اور یہ شخص جانتا ہے کہ یہ اپنی دھمکی پر عمل کر گزرے گا تو ایسی حالت میں اسے رخصت دی گئی ہے جبکہ دل میں اطمینان ایمان موجود ہو، ہاں اگر تو یہ کر سکتا ہے تو تو یہ ہی کرے مثلاً کسی کو معاذ اللہ ﷻ نبی کریم ﷺ کو برا کہنے پر مجبور کیا گیا تو وہ اپنے دل میں کسی دوسرے محمد نامی شخص کا خیال لائے اور اسے برا کہہ لے، نبی پاک ﷺ کا تصور ہرگز نہ کرے، اور اگر تو یہ کرنا جانتا تھا اور اس پر قادر بھی تھا لیکن نہ کیا تو اس پر حکم کفر ہے۔ (ماخوذ از شرح فقہ اکبر ص ۲۷۵، بہار شریعت، حصہ ۱، مسئلہ نمبر ۱۶، ص ۴۶۶)

پیارے اسلامی بھائیو! اگر کوئی شخص کلمہ کفر بکنے کے سبب کافر ہو جائے تو اس کا ایک نقصان تو یہ ہوگا کہ اس کی پچھلی تمام نیکیاں برباد ہو جائیں گی جو توبہ کے بعد بھی واپس نہیں ملیں گی جیسا کہ قرآن پاک میں ارشاد ہوتا ہے:

”وَمَنْ يَكْفُرْ بِالْإِيمَانِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهُ“ ترجمہ کنزالایمان: اور جو

مسلمان سے کافر ہو اس کا کیا دھرا سب اکارت گیا۔“ (پ ۶، المائدہ: ۵)

اور اگر کسی بدنصیب کو توبہ کی توفیق نہ ملی اور حالت کفر میں ہی اس کا انتقال ہو گیا تو اسے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے جہنم میں ڈال دیا جائے گا جیسا کہ سورہ بقرہ میں ارشاد ہوتا ہے: ”وَمَنْ يَرْتَدِدْ مِنْكُمْ عَنْ دِينِهِ فَيَمُتْ وَهُوَ كَافِرٌ فَأُولَٰئِكَ حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَأُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ“ ترجمہ کنزالایمان: اور تم میں جو کوئی اپنے دین سے پھرے پھر کافر ہو کر مرے تو ان لوگوں کا کیا اکارت گیا دنیا میں اور آخرت میں اور وہ دوزخ والے ہیں انہیں اس میں ہمیشہ رہنا۔ (پ ۲، البقرہ: ۲۱۷)

اور جہنم کا ہلکے سے ہلکا عذاب بھی برداشت کرنے کی سکت انسان کے ناتواں بدن میں یقیناً نہیں ہے کیونکہ اس کا ہلکا ترین عذاب جس شخص کو ہوگا اسے آگ کی جوتیاں پہنائی جائیں گی جس سے اس کا دماغ ہانڈی کی طرح کھولنے لگ جائے گا جیسا کہ حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ ”دوزخیوں میں سب سے ہلکا عذاب جس کو ہوگا اسے آگ کے جوتے پہنائے جائیں گے جن سے اس کا دماغ کھولنے لگے گا۔“

(صحیح البخاری، باب صفۃ الجحیم والنار، رقم الحدیث ۶۵۶۱، ص ۱۱۶۵)

لہذا! ہمیں چاہئے کہ پہلی فرصت میں کلماتِ کفریہ کے بارے میں معلومات حاصل کریں پھر اگر سابقہ زندگی میں ہم سے کوئی کلمہ کفر صادر ہو گیا ہو تو فوراً توبہ کر کے تجدیدِ ایمان کریں اور آئندہ کے لئے اپنی زبان کو ایسے کلمات کی ادائیگی سے بچائیں۔

مدینہ: اس کے لئے امیرِ اہل سنت مدظلہ العالی کے رسالے ”اٹھائیس کلمات کفر“ اور مکتبۃ المدینہ کی شائع کردہ کتاب ”ایمان کی حفاظت“ کا مطالعہ فرمائیں۔

جھوٹ بولنا

دوسری قسم

پیارے اسلامی بھائیو! جھوٹ بولنا گناہِ کبیرہ ہے اور اس سے مراد یہ ہے کہ کوئی بات واقع (حقیقت) کے برعکس کہی جائے۔ مثلاً کسی نے پوچھا: کیا آپ دوپہر میں سوئے تھے؟ اور آپ نے نہ سونے کے باوجود جواب دیا: ”جی ہاں، سویا تھا۔“ (حدیقہ ندیہ، ج ۲، ص ۴۰۰)

جھوٹ سے منع کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

”وَاجْتَنِبُوا قَوْلَ الزُّورِ حُنْفَاءَ لِلّٰهِ . ترجمہ کنز الایمان: اور بچو

جھوٹی بات سے ایک اللہ کے ہو کر۔“ (پ ۱۷، الحج: ۳۰، ۳۱)

معانت کے باوجود زبان کی اس آفت سے نہ بچنے والوں کو عذاب کی وعید سناتے ہوئے ارشاد فرمایا:

”وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ بِمَا كَانُوا يَكْذِبُونَ . ترجمہ کنز الایمان: اور ان کے

لئے دردناک عذاب ہے بدلان کے جھوٹ کا۔“ (پ ۱۰، البقرہ: ۱۰)

جبکہ سرکارِ مدینہ سرورِ قلب و سینہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”میں نے دیکھا کہ گویا ایک شخص میرے پاس آیا اور مجھ سے کہا: ”اٹھئے۔“ میں اٹھ کر اس کے ساتھ چل دیا۔ اچانک میں نے دیکھا کہ دو آدمی تھے ان میں سے ایک کھڑا ہوا تھا جبکہ دوسرا بیٹھا ہوا تھا،

جو کھڑا تھا اس کے ہاتھ میں ایک لکڑی تھی جس کے آگے لوہا لگا ہوا تھا، وہ اسے بیٹھے ہوئے آدمی کی ایک باجھ میں ڈال کر کھینچتا حتیٰ کہ وہ اس کے کندھے تک آجاتی پھر وہ اسے واپس کھینچتا اور دوسرے باجھ میں ڈال کر اسی طرح کھینچتا پھر جب اسے واپس کھینچتا تو وہ واپس اپنی جگہ آجاتی۔ میں نے لے جانے والے سے پوچھا کہ یہ کون ہے؟ تو اس نے جواب دیا کہ یہ جھوٹ بولنے والا شخص ہے اسے قیامت تک قبر میں عذاب دیا جاتا رہے گا۔“ (صحیح بخاری، کتاب الجنائز، رقم الحدیث ۱۳۸۶، ج ۱، ص ۴۶۷)

جھوٹ کی مذمت کرتے ہوئے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

☆ ”جھوٹ، انسان کو رُسوا کر دیتا ہے اور چغلی عذاب قبر کا سبب بنتی ہے۔“
 (الترغیب والترہیب کتاب الادب، رقم الحدیث ۲۸، ج ۳، ص ۳۶۸)
 ☆ ”جب بندہ جھوٹ بولتا ہے تو فرشتہ اس کی بدبو سے ایک میل دور ہو جاتا ہے۔“
 (الترغیب والترہیب کتاب الادب، رقم الحدیث ۳۰، ج ۳، ص ۳۶۹)
 ☆ ”سچ بولنا نیکی ہے اور نیکی جنت میں لے جاتی ہے اور جھوٹ بولنا فسق و فجور ہے اور فسق و فجور دوزخ میں لے جاتا ہے۔“
 (مسلم، کتاب الادب، باب فتح الکذب، رقم ۲۶۰۷، ص ۱۴۰۵)

پیارے اسلامی بھائیو!

صدافسوس کہ آج کثرت سے جھوٹ بولنے کو کمال اور ترقی کی علامت اور سچ کو بے وقوفی اور ترقی میں رکاوٹ تصور کیا جاتا ہے۔ بلکہ بعض اوقات تو مذموم مقاصد کے لئے جھوٹی قسم اٹھانے سے بھی دریغ نہیں کیا جاتا۔ یاد رکھئے کہ یہ بھی گناہ کبیرہ ہے جیسا کہ حضرت سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ”کبیرہ گناہ

تین ہیں، شرک، والدین کی نافرمانی، جھوٹی قسم اور کسی کو قتل کرنا۔“

(بخاری، کتاب الایمان والندو، رقم الحدیث ۶۶۷۵، ج ۴، ص ۲۹۵)

اور حضرت سیدنا ابوامامۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرورِ عالم ﷺ نے فرمایا:

”جو اپنی قسم کے ذریعے کسی مسلمان کا حق چھینے تو اللہ اس پر جہنم کو واجب اور جنت کو حرام کر دے گا۔“ صحابہ نے عرض کیا: ”یا رسول اللہ! اگر وہ معمولی شئی ہو تو؟“ فرمایا: ”اگرچہ لوہا ہی ہو۔“ (مسلم، کتاب الایمان، رقم الحدیث ۱۳۷، ص ۸۲)

پیارے اسلامی بھائیو! جھوٹ بولنے والا دنیا میں چاہے کتنی ہی کامیابیاں سمیٹ لے، آخرت میں اسے خسارے کا سامنا کرنا پڑے گا اور خسارہ آخرت سے بڑھ کر انسان کے لئے کوئی مصیبت نہیں ہے۔ لہذا! ہمیں چاہئے کہ اپنی زبان کو جھوٹ بولنے سے محفوظ رکھیں لیکن یاد رہے کہ تین مقامات پر ضرورت کے سبب جھوٹ بولنے کی شریعت کی جانب سے رخصت بھی دی گئی ہے جیسا کہ

حضرت سیدتنا ام کلثوم رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے سرکارِ مدینہ ﷺ کو بظاہر غلط بیانی کی اجازت دیتے ہوئے نہیں سنا سوائے تین مقامات کے، چنانچہ آپ ﷺ نے فرمایا: ”(۱) میں اس شخص کو جھوٹا شمار نہیں کرتا جو لوگوں کے درمیان صلح کروائے اور ایسی بات کہے جس کا مقصد صرف اصلاح ہو، (۲) اور وہ آدمی جو جنگ کے دوران کوئی بات کہے، (۳) اور آدمی اپنی بیوی سے کچھ کہے یا بیوی اپنے خاوند سے کچھ کہے۔“

(سنن ابی داؤد، کتاب الادب، رقم الحدیث ۴۹۲۱، ج ۴، ص ۳۶۶)

صدر الشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں: ”تین صورتوں میں

جھوٹ بولنا جائز ہے یعنی اس میں گناہ نہیں، ایک جنگ کی صورت میں کہ یہاں اپنے

مد مقابل کو دھوکا دینا جائز ہے، اسی طرح ظالم جب ظلم کرنا چاہتا ہے تو اس کے ظلم سے بچنے کے لئے بھی جائز ہے، دوسری صورت یہ ہے کہ دو مسلمانوں میں اختلاف ہے اور یہ ان دونوں میں صلح کروانا چاہتا ہے مثلاً ایک کے سامنے یہ کہتا ہے کہ وہ تمہیں اچھا جانتا ہے اور تمہاری تعریف کرتا تھا، اس نے تمہیں سلام کہلا بھیجا ہے اور دوسرے کے پاس بھی اسی قسم کی باتیں کرے تاکہ دونوں میں عداوت کم ہو جائے اور صلح ہو جائے اور تیسری صورت یہ ہے کہ بیوی کو خوش کرنے کے لئے کوئی بات خلاف واقع کہہ دے۔“

(بہار شریعت، حصہ ۱۶، مسئلہ نمبر ۱، ص ۶۳۸)

مسئلہ:

اگر سچ بولنے میں فساد پیدا ہوتا ہو تو اس صورت میں بھی جھوٹ بولنا جائز ہے اور اگر جھوٹ بولنے میں فساد ہوتا ہو تو حرام ہے اور شک ہو کہ معلوم نہیں کہ سچ بولنے میں فساد ہوگا یا جھوٹ بولنے میں ہوگا جب بھی جھوٹ بولنا حرام ہے۔

(بہار شریعت، حصہ ۱۶، مسئلہ نمبر ۶، ص ۶۳۸)

مسئلہ:

بعض صورتوں میں کذب واجب ہے جیسے کسی بے گناہ کو ظالم شخص قتل کرنا چاہتا ہے یا ایذا (یعنی تکلیف) دینا چاہتا ہے، وہ ڈر سے چھپا ہوا ہے۔ ظالم نے کسی سے دریافت کیا کہ وہ کہاں ہے تو یہ کہہ سکتا ہے کہ ”مجھے نہیں معلوم“، اگرچہ جانتا ہو، یا کسی کی امانت اس کے پاس ہے، کوئی اسے چھیننا چاہتا ہے (اور اس سے) پوچھتا ہے کہ امانت کہاں ہے؟ (تو) یہ انکار کر سکتا ہے کہ میرے پاس اس کی امانت نہیں (ہے)۔

(بہار شریعت، حصہ ۱۶، مسئلہ نمبر ۴، ص ۶۳۸)

مسئلہ:

جس قسم کے مبالغہ کا عادۂ رواج ہے، لوگ اسے مبالغہ پر ہی محمول کرتے ہیں اس کے حقیقی معنی مراد نہیں لیتے، وہ جھوٹ میں داخل نہیں مثلاً یہ کہا کہ ”میں تمہارے پاس ہزار مرتبہ آیا یا ہزار مرتبہ میں نے تم سے کہا۔“ یہاں ہزار کا عدد مراد نہیں بلکہ کئی مرتبہ آنا اور کہنا مراد ہے۔ (لیکن) یہ لفظ ایسے موقع پر نہیں بولا جائے گا کہ ایک ہی مرتبہ آیا ہو یا ایک ہی مرتبہ کہا ہو، اور اگر ایک مرتبہ آیا اور یہ کہہ دیا کہ میں ہزار مرتبہ آیا تو جھوٹ ہے۔ (بہار شریعت، حصہ ۱۶، مسئلہ نمبر ۷، ص ۶۳۸)

اللہ تعالیٰ ہمیں اس حوالے سے بھی اپنی زبان کی حفاظت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین ﷺ

جھوٹی گواہی دینا

تیسری قسم

کسی کے خلاف جھوٹی گواہی دینا حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے، اس کی مذمت کرتے ہوئے سرورِ عالم ﷺ نے ایک مرتبہ صبح کی نماز پڑھنے کے بعد تین مرتبہ فرمایا: ”جھوٹی گواہی، شرک کے برابر ہے، پھر یہ آیت مبارکہ تلاوت فرمائی:

” فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْأَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوا قَوْلَ الزُّوْرِ

ترجمہ کنز الایمان: تو دور ہو بتوں کی گندگی سے اور بچو جھوٹی بات سے۔

(پ ۱۷، الحج: ۳۰)

ایک مقام پر تین مرتبہ ارشاد فرمایا: ”سن لو! تمہیں سب سے بڑے گناہوں کے بارے میں بتاتا ہوں۔ (۱) شرک (۲) والدین کی نافرمانی (۳) جھوٹی گواہی“
(صحیح البخاری، کتاب الادب، رقم: ۵۹۷۶، ج ۴، ص ۹۵)

لہذا! جب بھی کسی معاملے میں گواہی دینے کی ضرورت پیش آئے تو سچی گواہی ہی دینی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس حوالے سے بھی اپنی زبان کی حفاظت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین ﷺ

موسمی قسم جھوٹے خواب گھڑ کر سنانا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بعض لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ وہ ہر دلعزیز بننے کے چکر میں یا کسی اور غرض فاسد کے لئے جھوٹے خواب گھڑ کر سنااتے ہیں جو کہ ناجائز ہے، جیسا کہ

مکی مدنی سلطان رحمت عالمیان ﷺ نے فرمایا: ”تین شخص جنت کی خوشبو سے محروم ہوں گے (۱) اپنے باپ کے علاوہ دوسرے سے نسب کا دعویٰ کرنے والا (۲) مجھ پر جھوٹ باندھنے والا (۳) جھوٹا خواب سنانے والا۔“

(فیض القدير شرح الجامع الصغير، رقم الحدیث ۳۵۳۲، ج ۳، ص ۴۳۱)

☆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو

جھوٹا خواب سناے اسے جو کے دودانوں میں گانٹھ لگانے کی تکلیف دی جائے گی جو یہ نہیں کر سکے گا۔“ (صحیح البخاری، کتاب التعمیر، رقم الحدیث ۷۰۴۲، ج ۴، ص ۴۲۲)

لہذا! اگر کوئی اس عادتِ بد میں مبتلا ہو تو فوری طور پر توبہ کرے اور آئندہ کے

لئے جھوٹے خواب گھڑ کر سنانے سے باز رہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس حوالے سے بھی اپنی

زبان کی حفاظت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین ﷺ

پانچویں قسم ہر سنی سنائی بات آگے بڑھا دینا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہر سنی سنائی بات کو بلا تحقیق آگے بڑھا دینا ممنوع ہے،

جیسا کہ حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرورِ عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”انسان کے جھوٹا ہونے کیلئے یہ بات کافی ہے کہ وہ ہر سنی سنائی بات کر دے۔“

(صحیح مسلم، کتاب الایمان، رقم الحدیث ۵، ص ۸)

اللہ تعالیٰ ہمیں اس حوالے سے بھی اپنی زبان کی حفاظت کرنے کی توفیق عطا

فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین ﷺ

چھٹی قسم غیبت کرنا اور بہتان لگانا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! غیبت سے مراد یہ ہے کہ اپنے زندہ یا مردہ مسلمان

بھائی کے پوشیدہ عیوب کو (جن کا دوسروں کے سامنے ظاہر ہونا اُسے ناپسند ہو) اس کی برائی کے طور پر ذکر کیا جائے، اور اگر وہ بات اس میں موجود نہ ہو تو اسے بہتان کہتے ہیں۔ مثلاً، ”مجھے بے وقوف بنا رہا تھا“، ”اس کی نیت خراب ہے“، ”ڈرامہ باز ہے“ وغیرہ

(ماخوذ از بہارِ شریعت، حصہ ۱۶، ص ۱۳۹)

رسول اکرم ﷺ نے دریافت فرمایا: ”تمہیں معلوم ہے غیبت کیا چیز ہے؟“

لوگوں نے عرض کی: ”اللہ و رسول ﷺ کو اس کا بہتر علم ہے۔“ ارشاد فرمایا: ”غیبت یہ ہے کہ تم اپنے بھائی کے بارے میں ایسی بات کہو جو اسے بری لگے۔“ کسی نے عرض کی: ”اگر میرے بھائی میں وہ برائی موجود ہو تو اس کو بھی کیا غیبت کہا جائے گا؟“ ارشاد فرمایا: ”جو کچھ تم کہتے ہو اگر اس میں موجود ہو چھٹی تو غیبت ہے اور اگر تم ایسی بات کہو جو

اس میں موجود نہ ہو تو یہ بہتان ہے۔“

(مسلم، کتاب البر والصلة، باب تحریم الغیبة، رقم ۲۵۸۹، ص ۱۳۹۷)

پیارے اسلامی بھائیو! غیبت اس قدر بُرا کام ہے کہ اسے اپنے مرے ہوئے بھائی کا گوشت کھانے سے تشبیہ دی گئی ہے، چنانچہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

”وَلَا يَغْتَبِ بَعْضُكُم بَعْضًا أَيُحِبُّ أَحَدُكُمْ أَنْ يَأْكُلَ لَحْمَ أَخِيهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوهُ. ترجمہ کنز الایمان: اور ایک دوسرے کی غیبت نہ کرو کیا تم میں کوئی یہ پسند رکھے گا کہ اپنے مرے ہوئے بھائی کا گوشت کھائے، تو یہ تمہیں گوارا نہ ہوگا۔ (پ ۲۶، الحجرات: ۱۲)

افسوس صد افسوس! آج مسلمانانِ عالم کی اکثریت زبان کی اس آفت میں مبتلا ہے۔ شاید ہی کوئی مجلس اس گناہ کے ارتکاب سے خالی ہوتی ہو، محض وقت گزاری کی خاطر کسی غائب شخص کو ہدف بنا کر اس کی خوب غیبت کی جاتی ہے پھر اگر اس شخص کو اس کی خبر ہو جائے تو وہ بھی جوابی کاروائی کے طور پر اپنی غیبت کرنے والوں کی غیبت کرتا ہے اور یوں گناہوں کا بازار گرم ہونے کے ساتھ ساتھ گھر گلی اور محلہ میدان کا رزار کی صورت اختیار کر لیتے ہیں۔ سب سے تشویش ناک پہلو یہ ہے کہ بعض اوقات غیبت کرنے کے باوجود اسے غیبت تسلیم کرنے سے بھی انکار کر دیا جاتا ہے جسے علمائے کرام نے کفر قرار دیا ہے چنانچہ صدر الشریعہ مولانا امجد علی اعظمی علیہ الرحمۃ بہار شریعت حصہ ۱۶ ص ۶۳۶ پر نقل فرماتے ہیں کہ ”ایک شخص غیبت کر رہا ہے، اس سے کہا گیا کہ غیبت نہ کرو، وہ کہنے لگا: یہ غیبت نہیں میں سچا ہوں۔“ تو یہ کفر ہے کیونکہ اس شخص نے ایک حرام

قطعی کو حلال بتایا الخ۔ لیکن یاد رہے کہ کہنے والا اسی صورت میں کافر ہوگا جب اسے غیبت کے حرام قطعی ہونے کا علم ہو اور وہ غیبت کی تعریف بھی جانتا ہو۔

(ماخوذ از رسالہ ”غیبت کی تباہ کاریاں“، ص ۱۵)

پیارے اسلامی بھائیو!

غیبت کرنے والے کو آخرت میں اپنی زبان کی بے احتیاطی کا وبال

بھگتنا پڑے گا، جیسا کہ

(۱) سرکارِ دو عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”میں نے معراج کی رات میں

لوگوں کو اس حال میں دیکھا کہ وہ جہنم میں اپنے ناخنوں سے اپنے چہروں کو نوچ رہے

ہیں، میں نے حضرت جبرائیل علیہ السلام سے پوچھا: ”یہ کون لوگ ہیں؟“ تو انہوں نے

بتایا: ”یہ وہ لوگ ہیں جو دنیا میں لوگوں کی غیبت اور آبروریزی کیا کرتے تھے۔“

(سنن ابی داؤد، کتاب الادب، باب فی الغیبة، رقم ۴۸۷۸ ج ۴، ص ۳۵۳)

(۲) حضرت سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرورِ کونین ﷺ نے

فرمایا: ”قیامت کے دن ایک شخص کو اس کا نامہ اعمال پڑھنے کیلئے دیا جائے گا، وہ اسے

دیکھ کر کہے گا: ”اے میرے رب! میری فلاں فلاں نیکیاں کہاں ہیں جو میں نے کی

تھیں؟“ رب تعالیٰ فرمائے گا کہ ”لوگوں کی غیبت کرنے کی وجہ سے میں نے تیرے

نامہ اعمال سے وہ نیکیاں مٹا دی ہیں۔“

(الترغیب والترہیب، کتاب الادب، رقم الحدیث ۳۰، ج ۳، ص ۳۳۲)

(۳) حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ ﷺ نے

فرمایا: ”جو دنیا میں اپنے بھائی کا گوشت کھاتا ہے بروز قیامت وہ گوشت اسکے پاس لایا

جائے گا اور کہا جائے گا، اس مردے کے گوشت کو اسی طرح کھاؤ جس طرح اسکی زندگی میں اس کا گوشت کھاتے تھے۔ جب وہ اس حکم کی وجہ سے کھائے گا تو پریشان ہو جائے گا اور چیختا رہے گا۔“ (مجمع الزوائد، کتاب الادب، رقم الحدیث ۱۳۱۲۹، ج ۸، ص ۱۷۳)

پیارے اسلامی بھائیو! ہم میں سے ہر ایک کو چاہئے کہ وہ ان اخروی پریشانیوں سے بچنے کے لئے غیبت سے مکمل پرہیز کرے اور سابقہ زندگی میں کی گئی غیبت کی معافی طلب کرے اور اگر اس شخص کو غیبت کی خبر ہو چکی ہو جس کی غیبت کی تھی تو اس سے بھی معافی مانگنا ضروری ہے۔ (غیبت کے بارے میں تفصیلی معلومات کے لئے امیر اہل سنت علامہ مولانا ابوال محمد الیاس قادری مدظلہ العالی کے مکتوب ”غیبت کی تباہ کاریاں“ مطبوعہ مکتبۃ المدینہ کا مطالعہ فرمائیں۔)

اللہ تعالیٰ ہمیں اس حوالے سے بھی اپنی زبان کی حفاظت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین ﷺ

چغلی کھانا

ساتویں قسم

علامہ نووی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں: ”لوگوں میں فساد ڈالنے کیلئے ایک کی بات دوسرے کو بتانا ”چغلی“ ہے۔ کسی ضرورت شرعی کے بغیر چغلی کرنا حرام ہے مثلاً جسے بات پہنچا رہا ہے نہ پہنچانے میں اسے نقصان ہوگا تو بات بتانا واجب ہے کیونکہ اب یہ چغلی نہیں خیر خواہی ہوگی۔ (حدیقہ ندیہ، ج ۲، ص ۴۷۷)

افسوس! آج ہمارے معاشرے میں یہ مرض بھی عام ہے۔ بد قسمتی سے بعض لوگوں میں یہ مرض اتنی ترقی پا چکا ہوتا ہے کہ لاکھ کوشش کے باوجود اس کا علاج نہیں ہو پاتا۔ اس قسم کے لوگ جب تک اپنی لگائی ہوئی آگ سے کسی کانشین جلتے ہوئے نہ دیکھ لیں انہیں کسی کروٹ چین نہیں آتا اور نہ ہی یہ ایک معرکہ سر کرنے کے بعد دوسرے

میدان کی طرف بڑھ جانے میں تاخیر کرتے ہیں۔ ایسوں کی خدمت میں گزارش ہے کہ چغل خوری کی مذمت میں رحمن ﷺ اور اس کے حبیب ﷺ کے فرامین ملاحظہ کریں اور چغل خوری کے نتیجے میں ہونے والے نقصانات سے بچنے کے لئے اپنی آنکھیں بند ہونے سے پہلے کامل توبہ کی سعادت حاصل کر لیں۔

چغل خوری کی مذمت بیان کرتے ہوئے رب تعالیٰ فرماتا ہے:

”وَلَا تُطْعُ كُلَّ حَلَاَفٍ مَّهِيْنٍ ۝ هَمَّا زِمَّشَاءٍ بِنَمِيْمٍ“

ترجمہ کنز الایمان: اور ہر ایسے کی بات نہ سننا جو بڑا قسمیں کھانے والا ذلیل بہت طعنہ دینے والا بہت ادھر کی ادھر لگاتا پھرنے والا۔“ (پ ۲۹، القلم: ۱۰، ۱۱)

جبکہ،..... (۱) حضرت سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رحمتِ عالم ﷺ نے فرمایا: ”غیبت اور چغلی ایمان کو اس طرح قطع کر دیتی ہیں جیسے چرواہا درخت کو کاٹ دیتا ہے۔“ (الترغیب والترہیب، کتاب الادب، رقم الحدیث ۲۸، ج ۳، ص ۳۳۲)

(۲) حضرت سیدتنا اسماء بنت یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ”اللہ تعالیٰ کے بدترین بندے وہ ہیں جو لوگوں میں چغلی کھاتے پھرتے ہیں اور دوستوں کے درمیان جدائی ڈالتے ہیں۔“
(مسند احمد، رقم ۲۷۶۷۰، ج ۱۰، ص ۴۴۲)

(۳) حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: ”میرے نزدیک تم میں سب سے پسندیدہ لوگ وہ ہیں جو تم میں بہترین اخلاق والے نرم دل، لوگوں سے محبت کرنے والے اور جن سے لوگ محبت کرتے ہو ننگے اور تم

میں میرے نزدیک سب سے ناپسندیدہ لوگ وہ چغل خور ہیں جو دوستوں کے درمیان تفرقہ ڈالتے اور پاک دامن لوگوں میں عیب ڈھونڈتے ہونگے۔“

(مجمع الزوائد، کتاب الادب، باب ماجاء فی حسن الخلق، رقم ۱۲۶۶۸، ج ۸، ص ۴۷)

(۴) حضرت سیدنا حدیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کو

فرماتے ہوئے سنا کہ ”چغل خور جنت میں نہیں جائے گا۔“

(صحیح البخاری، کتاب الادب، باب ما یکره من النمیمۃ، رقم الحدیث ۶۰۵۶، ج ۴، ص ۱۱۵)

(۵) حضرت سیدنا علاء بن حارث رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ سرکارِ مدینہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”غیبت کرنے والوں، چغل خور اور پاکباز لوگوں پر عیب لگانے والوں کا حشر کتوں کی صورت میں ہوگا۔“

(الترغیب والترہیب، کتاب الادب، رقم الحدیث ۱۰، ج ۳، ص ۳۲۵)

اللہ تعالیٰ ہمیں اس حوالے سے بھی اپنی زبان کی حفاظت کرنے کی توفیق عطا

فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم

آٹھویں قسم کسی پر تہمت باندھنا

بلاشبہ شرعی کسی مسلمان پر الزام گناہ جائز نہیں بالخصوص کسی پر زنا کا الزام لگانا، جس کی شرعی سزا یہ ہے کہ اگر کسی پر زنا کا الزام لگانے والا اگر اپنے دعوے کو شرعاً ثابت نہ کر سکے تو اسے ۸۰ کوڑے لگائے جائیں۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

”وَالَّذِينَ يَرْمُونَ الْمُحْصَنَاتِ ثُمَّ لَمْ يَأْتُوا بِأَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ فَاجْلِدُوهُمْ ثَمَنِينَ جَلْدَةً وَلَا تَقْبَلُوا لَهُمْ شَهَادَةً أَبَدًا وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ ترجمہ کنز الایمان: اور جو پارساعتوں کو عیب لگائیں پھر چار گواہ معائنہ کے

نہ لائیں تو انہیں اسی کوڑے لگاؤ اور ان کی کوئی گواہی کبھی نہ مانو اور وہی فاسق ہیں۔“

(پ ۱۸، النور: ۴)

نوٹ: اس مسئلے کی تفصیل کے لئے بہار شریعت حصہ ۹ کا مطالعہ فرمائیں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اس حوالے سے بھی اپنی زبان کی حفاظت کرنے کی توفیق عطا

فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین ﷺ

لعنت بھیجنا

نویں قسم

کسی کو اللہ کی رحمت سے دور کہنا اور کرنا ”لعنت“ کہلاتی ہے۔ یقین کے ساتھ کسی پر بھی لعنت کرنا جائز نہیں چاہے وہ کافر ہو یا مومن، گنہگار ہو یا فرمانبردار کیونکہ کسی کے خاتمہ کا حال کوئی نہیں جانتا۔ (حدیث نذیہ، ج ۲، ص ۲۳۰)

فتاویٰ رضویہ میں ہے کہ ”لعنت بہت سخت چیز ہے، ہر مسلمان کو اس سے بچایا جائے بلکہ کافر پر بھی لعنت جائز نہیں جب تک اس کا کفر پر مرنا قرآن وحدیث سے ثابت نہ ہو۔“ (جلد ۱۰، نصف ثانی، ص ۲۵۵: تبخیر ما)

ہمارے معاشرے میں بات بات پر لعنت ملامت کرنے کا مرض بھی عام ہے اور علم دین سے محرومی کے باعث اس میں کوئی حرج بھی نہیں سمجھا جاتا حالانکہ کسی مومن کو لعنت کرنا اسے قتل کرنے کے مترادف ہے جیسا کہ حضرت سیدنا خضاک سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: ”کسی مومن پر لعنت کرنا اسے قتل کرنے کی طرح ہے۔“ (صحیح البخاری، کتاب الایمان والذکر، رقم الحدیث ۶۶۵۲، ج ۴، ص ۲۸۹)

اور کسی پر لعنت کرنا مومن کی شان کے بھی منافی ہے جیسا کہ حضرت سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ مدنی آقا ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”مومن لعن طعن

اور خش کام نہیں کرتا۔“ (سنن الترمذی، کتاب البر والصلة، رقم الحدیث ۱۹۸۴، ج ۳، ص ۳۹۳)
کسی کو لعن طعن کرنے کی عادت پالنے والے بھائی اس حدیث پر غور کریں:

حضرت سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:
”بندہ جب لعنت کرتا ہے وہ آسمان کی طرف جاتی ہے تو وہاں کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں، پھر یہ زمین کی طرف لوٹی ہے تو زمین کے دروازے بھی بند کر دیئے جاتے ہیں اور یہ دائیں بائیں کہیں سے نکلنے کی کوشش کرتی ہے، جب کوئی راستہ نہیں پاتی تو جس پر بھیجی گئی وہ اہل ہو تو اس کی طرف لوٹی ہے ورنہ لعنت بھیجنے والے پر واپس آتی ہے۔“ (سنن ابی داؤد، کتاب الادب، رقم الحدیث ۴۹۰۵، ج ۴، ص ۳۶۱)

اللہ تعالیٰ ہمیں اس حوالے سے بھی اپنی زبان کی حفاظت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین ﷺ
PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk
گالی دینا

دسویں قسم

امام اہل سنت الشاہ مولانا احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فرماتے ہیں: ”کسی مسلمان جاہل کو بھی بے اذن شرع گالی دینا حرام قطعی ہے۔“ (فتاویٰ رضویہ، ج ۱۰، نصف اول، ص ۱۴۰)
حضرت سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرکارِ دو عالم ﷺ نے فرمایا:
”مسلمان کو گالی دینا فسق (گناہ) ہے۔“ (مسلم، کتاب الایمان، رقم ۱۱۶، ص ۵۲)

حضرت سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرور کونین ﷺ نے فرمایا:
”مسلمان کو گالی دینا خود کو ہلاکت میں ڈالنے کے مترادف ہے۔“
(الترغیب والترہیب، کتاب الادب، رقم الحدیث ۳، ج ۳، ص ۳۱۱)

اللہ تعالیٰ ہمیں اس حوالے سے بھی اپنی زبان کی حفاظت کرنے کی توفیق عطا

فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین ﷺ

فحش کلامی کرنا

گیارہویں قسم

فحش کلامی سے مراد یہ ہے کہ ان باتوں کو واضح الفاظ میں ذکر کر دیا جائے جن کا صراحتاً اظہار برا سمجھا جاتا ہو مثلاً جماع کی کیفیات یا پوشیدہ امراض کو (بلا حاجت شرعی) بیان کرنا۔ (احیاء العلوم، کتاب آفات اللسان، ص ۱۵۱)

مکی مدنی سلطان رحمت عالمیان ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”بے شک اللہ تعالیٰ فحش گوئی اور بدزبانی کو پسند نہیں فرماتا۔“ (مسلم، رقم ۲۱۶۵، ص ۱۱۹۳)

بد قسمتی سے فحش کلامی کے شوقین بھی ہمارے معاشرے میں کثرت سے پائے جاتے ہیں جو حصول لذت اور دوستوں کی محفلیں گرامانے کے لئے شہوت بھری گفتگو کرنے کے عادی ہوتے ہیں۔ فحش گوئی کا سہارا لے کر داد و تحسین سمیٹنے والے یاد رکھیں کہ اس کا انجام بہت بُرا ہے، چنانچہ

☆ شہنشاہ ابرار، جناب احمد مختار رحمہ اللہ کا فرمانِ عالیشان ہے کہ ”چار طرح کے جہنمی کھولتے پانی اور آگ کے درمیان بھاگتے پھرتے اور ویل و ثبور (یعنی ہلاکت) مانگتے ہوں گے، ان میں سے ایک ایسا شخص بھی ہوگا جس کے منہ سے خون اور پیپ بہتے ہوں گے۔ جہنمی کہیں گے: ”اس بد بخت کو کیا ہوا کہ ہماری تکلیف میں اضافہ کئے دیتا ہے؟“ جواب ملے گا: ”یہ بدنصیب، خبیث اور بری بات کی طرف متوجہ ہو کر لذت اٹھاتا تھا مثلاً جماع کی باتوں سے۔“

(اتحاف السادة المتقين، کتاب آفات اللسان، ج ۹، ص ۱۸۷)

☆ حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ شرم و حیا ایمان کا حصہ ہے اور ایمان والا جنت میں جائے گا اور بے حیائی، فحش گوئی برائی کا حصہ ہے اور برائی والا دوزخ میں جائے گا۔“ (ترمذی، کتاب البر والصلة، رقم ۲۰۱۶، ج ۳، ص ۴۰۶)

☆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرورِ عالم ﷺ نے فرمایا: ”فحش گو پر جنت میں داخل ہونا حرام ہے۔“ (اتحاف السادة المتقين، کتاب آفات اللسان، ج ۹، ص ۱۸۷)

اللہ تعالیٰ ہمیں اس حوالے سے بھی اپنی زبان کی حفاظت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین ﷺ

طعنہ زنی کرنا

بارہویں قسم

طعنہ زنی کر کے دوسروں کا جگر چھلنی کرنا بھی بعض لوگوں کا وطیرہ ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ”وَلَا تَلْمِزُوا أَنْفُسَكُمْ تَرْجِمُوا كُفْرَ الْإِيمَانِ: اور آپس میں طعنہ نہ کرو۔“ (پ ۲۶، الحجرات: ۱۱)

جبکہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کئی مدنی سلطان ﷺ نے فرمایا: ”جس نے اپنے بھائی کو کسی گناہ پر عار دلائی مرے گا نہیں جب تک اس گناہ میں مبتلا نہ ہو۔“ ایک روایت میں ہے کہ ”اس گناہ پر عار دلائی جس سے توبہ کر چکا۔“

(سنن الترمذی، کتاب صفۃ القیامۃ، رقم الحدیث ۲۵۱۳، ج ۴، ص ۲۷۷)

اور حضرت واثلہ بن اسقع سے مروی ہے کہ حضور پر نور ﷺ نے فرمایا: ”اپنے بھائی کو عار نہ دلاؤ کہ اسے چھکارا دیکر تمہیں مبتلا کر دیا جائے۔“

(سنن الترمذی، کتاب صفۃ القیامۃ، رقم الحدیث ۲۵۱۴، ج ۴، ص ۲۷۷)

اللہ تعالیٰ ہمیں اس حوالے سے بھی اپنی زبان کی حفاظت کرنے کی توفیق عطا

فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین ﷺ

تقدیر میں بحث کرنا

نیر حسین قسم

تقدیر میں بحث کرنے کی بھی حدیث پاک میں ممانعت کی گئی ہے چنانچہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم لوگ تقدیر کے مسئلہ میں بحث کر رہے تھے کہ رسول خدا ﷺ تشریف لے آئے تو شدت غضب سے آپ کا چہرہ سرخ ہو گیا کہ گویا انار کے دانے آپ کے رخسار مبارک پر نچوڑ دیئے گئے ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”کیا تم کو اسی کا حکم دیا گیا ہے؟ کیا میں تمہاری طرف اسی چیز کے ساتھ بھیجا گیا ہوں؟ تم سے پہلی قومیں قضا و قدر کے مسئلہ میں مباحثہ کے سبب ہلاک ہوئیں، میں تمہیں قسم دیتا ہوں اور مکرر قسم دیتا ہوں آئندہ اس مسئلے میں کبھی بحث نہ کرنا۔“

(ترمذی، کتاب القدر، رقم ۲۱۴۰، ج ۴، ص ۵۱)

مسئلہ:

قضا و قدر کے مسائل عام لوگ نہیں سمجھ سکتے اس میں زیادہ غور و فکر کرنا دین و ایمان کے تباہ ہونے کا سبب ہے۔ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق و عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما جیسے جلیل القدر صحابہ بھی اس مسئلہ میں بحث کرنے سے منع فرمائے گئے تو پھر ہم لوگ کس گنتی میں ہیں۔ اتنا سمجھ لینا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے آدمی کو پتھر اور دیگر جمادات کے مثل بے حس و حرکت پیدا نہیں کیا بلکہ اس کو ایک قسم کا اختیار دیا ہے کہ ایک کام چاہے کرے نہ کرے اور اس کے ساتھ عقل بھی دی ہے کہ بھلے برے نفع و نقصان کو پہچان سکے

اور ہر قسم کے سامان اور اسباب مہیا کر دیئے کہ جب آدمی کوئی کام کرنا چاہتا ہے تو اسی قسم کے سامان مہیا ہو جاتے ہیں اور اسی وجہ سے اس پر مواخذہ ہے اپنے کو بالکل مجبور یا بالکل مختار سمجھنا دونوں گمراہی ہیں۔ (بہار شریعت، حصہ ۱، ص ۲۶ ملخصاً)

اللہ تعالیٰ ہمیں اس حوالے سے بھی اپنی زبان کی حفاظت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین ﷺ

چودھویں قسم بغیر علم کے فتویٰ دینا

ہمارے معاشرے میں ایسے افراد کی بھی کمی نہیں ہے جو علم دین سے بے بہرہ ہونے کے باوجود دینی مسائل میں رائے زنی کو اپنا حق تصور کرتے ہیں اور لوگوں کو غلط مسائل بتانے میں ذرا جھجک محسوس نہیں کرتے حالانکہ معلم اعظم ﷺ نے فرمایا، ”جو بغیر علم کے فتویٰ دے، اس پر زمین و آسمان کے فرشتے لعنت کرتے ہیں۔“

(کنز العمال، رقم ۲۹۰۱۴، ج ۱۰، ص ۸۴)

امام اہل سنت الشاہ احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فرماتے ہیں: ”جاہل پر سخت حرام ہے کہ فتویٰ دے۔“ (فتاویٰ رضویہ، ج ۱۰، نصف آخر، ص ۲۷۵)

اللہ تعالیٰ ہمیں اس حوالے سے بھی اپنی زبان کی حفاظت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین ﷺ

بیسرہویں قسم مسجد میں دنیا کی باتیں کرنا

مسجد میں دنیا کی باتیں کرنا بھی آج کے جدید معاشرے میں معیوب نہیں سمجھا جاتا حالانکہ مدنی آقا ﷺ نے ارشاد فرمایا، ”قرآن پاک پڑھنے، ذکر اللہ عز و جل

کرنے، اور بھلائی کی بات پوچھنے یا بتانے کے سواہر بات مسجد میں فضول ہے۔“
(کنز العمال، کتاب الصلوٰۃ، رقم ۲۰۸۳۶، ج ۷، ص ۲۷۳)

(۱) حضرت سیدنا حسن بصری رضی اللہ عنہ سے بطریق مرسل روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ لوگ مسجدوں کے اندر دنیا کی باتیں کریں گے تو اس وقت تم ان لوگوں کے پاس نہ بیٹھنا۔ خدائے تعالیٰ کو ان لوگوں کی کچھ پروا نہیں۔“ (شعب الایمان، باب فی الصلوٰۃ، رقم ۲۹۶۲، ج ۳، ص ۸۷)

(۲) حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رحمتِ عالم ﷺ نے فرمایا: ”جسے مسجد میں گمشدہ چیز تلاش کرتے دیکھو تو دعا کرو کہ وہ چیز اسے نہ ملے کیونکہ مساجدان کاموں کیلئے نہیں بنیں۔“
(مسلم، کتاب المساجد، باب النہی عن نشد الضالۃ فی المسجد وما یتولہ، رقم الحدیث ۵۶۸، ص ۲۸۲)

(۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ سلطانِ مدینہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم کسی کو مسجد میں خرید و فروخت کرتے دیکھو تو کہو: اللہ تجھے اس تجارت میں نفع نہ دے اور جب کسی کو گمشدہ چیز تلاش کرتے دیکھو تو کہو، اللہ کرے تجھے یہ چیز نہ ملے۔“

(ترمذی کتاب البیوع، باب النہی عن البیع فی المسجد، رقم الحدیث ۱۳۲۵، ج ۳، ص ۵۹)

اللہ تعالیٰ ہمیں اس حوالے سے بھی اپنی زبان کی حفاظت کرنے کی توفیق عطا

فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین ﷺ

گانے گانا

سولہویں قسم

امام اہل سنت الشاہ مولانا احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن نے ساز کے ساتھ گائے جانے والا مروجہ گانے کو حرام قرار دیا ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، ج ۱۰، ص ۵۴)

بے شمار خرابیوں کے اس مجموعے کو ماڈرن مفکر روح کی غذا قرار دیتے ہیں حالانکہ اس کا شمار لہو و لعب میں ہوتا ہے جس کی قرآن مجید میں مذمت بیان کی گئی ہے، چنانچہ ارشاد ہوتا ہے:

”وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَشْتَرِي لَهْوَ الْحَدِيثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيلِ

اللَّهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ ترجمہ کنز الایمان: اور کچھ لوگ کھیل کی باتیں خریدتے ہیں کہ اللہ کی راہ سے بہکادیں بے سمجھے۔ (پ ۲۱، لقمن: ۶)

جبکہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”گانا نفاق کو ایسے اگاتا ہے جیسے پانی گھاس اگاتا ہے۔“

(کنز العمال، کتاب اللہو واللعب، رقم الحدیث ۴۰۶۵۱، ج ۱۵، ص ۹۵)

اور... حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرور کونین ﷺ نے فرمایا:

”جب بندہ گاتا ہے اللہ اس پر دوشیطان مسلط کر دیتا ہے جو اسکے کندھوں پر بیٹھ کر اس کے چپ ہونے تک اپنی ایڑھیوں سے اس کے سینے پر مارتے رہتے ہیں۔“

(تفسیرات احمدیہ، ص ۶۰۱)

اس حدیث پاک کو پیش نظر رکھا جائے تو گانے والوں کی اچھل کود اور بے ہنگم

حرکات و سکنات کی وجہ باسانی سمجھ میں آسکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس حوالے سے بھی

اپنی زبان کی حفاظت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین ﷺ

نوحہ کرنا

سترھویں قسم

نوحہ سے مراد یہ ہے کہ میت کے اوصاف مبالغہ کے ساتھ بیان کر کے آواز سے رویا جائے، اسے بین بھی کہتے ہیں اور یہ بالاجماع حرام ہے۔

(بہار شریعت، حصہ ۴، مسئلہ نمبر ۱۷، ص ۳۵۷)

اس کی مذمت کرتے ہوئے سید دو عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

(۱) ”جو گریبان پھاڑے، چہرہ پیٹے اور اور جاہلیت کی پکار پکارے وہ ہم

میں سے نہیں۔“ (سنن الترمذی، کتاب الجنائز، رقم الحدیث ۱۰۰۱، ج ۲، ص ۳۰۳)

(۲) ”جو آنسو آنکھ اور دل سے ہو تو وہ اللہ کی طرف سے ہے اور رحمت ہے

اور جو ہاتھ اور زبان سے ہو تو وہ شیطان کی طرف سے ہے۔“

(مشکوٰۃ، کتاب الجنائز، رقم ۱۷۷، ج ۱، ص ۴۸۶)

اگر کسی کے گھر کوئی میت ہو جائے تو علم دین سے محروم اس گھر اور آس پڑوس کی خواتین نوحہ کرنے کو لازم تصور کرتی ہیں، اگر کوئی اسلامی بہن اس مکروہ کام میں ان کا ساتھ نہ دے تو اس پر طعن و تشنیع کے تیر برسہا کر اس بیچاری کی خوب دل آزاری کی جاتی ہے۔ ایسی خواتین یاد رکھیں کہ اس کی اُخروی سزا بہت گڑی ہے جیسا کہ

حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ سرورِ عالم ﷺ نے فرمایا:

”نوحہ کرنے والی عورت اگر بغیر توبہ کیے مر جائے تو قیامت کے دن اسے گندھک کی قمیص اور خارش کی چادر پہنائی جائے گی۔“

(صحیح مسلم، کتاب الجنائز، رقم الحدیث ۹۳۴، ص ۴۶۵)

مدینہ:

رقتِ قلبی کی وجہ سے بلا آواز رونے میں کوئی قباحت نہیں ہے، سرکارِ مدینہ ﷺ نے فرمایا: ”یاد رکھو! بے شک اللہ عزوجل نہ آنسوؤں سے رونے پر عذاب کرتا ہے نہ دل کے غم پر (پھر زبان کی طرف اشارہ کر کے فرمایا) ہاں اس پر عذاب یا رحم فرماتا ہے۔“
(صحیح مسلم، کتاب الجنائز، باب البكاء علی میت، رقم ۹۲۴، ص ۴۲۰)

اللہ تعالیٰ ہمیں اس حوالے سے بھی اپنی زبان کی حفاظت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین ﷺ

اسرارِ ہویس قسم دوسروں کے راز فاش کرنا

زبان کی ایک آفت لوگوں کے راز فاش کرنا بھی ہے اور یہ ایک طرح کی خیانت ہے جو کہ ممنوع ہے کیونکہ اس سے اس شخص کو تکلیف پہنچتی ہے جس کا راز فاش کیا جائے۔
حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرورِ عالم ﷺ نے فرمایا: ”جب دو شخص آپس میں ایک دوسرے کو راز داں بنائیں تو ایک کیلئے دوسرے کا وہ راز فاش کرنا جائز نہیں جس کا فاش ہونا پہلے کو گوارا کر رہے۔“ (شعب الایمان، رقم الحدیث ۱۱۱۹، ج ۷، ص ۵۲۰)

جبکہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رحمتِ کونین ﷺ نے فرمایا: ”ایک شخص کی بات دوسرے کے پاس امانت ہے۔“

(سنن الترمذی، کتاب البر والصلۃ، باب ما جاء فی ان المجالس امامۃ، رقم الحدیث ۱۹۶۶، ج ۳، ص ۳۸۶)

اور حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ”روز

قیامت اللہ کے نزدیک سب سے بُرا وہ ہوگا جو اپنی بیوی سے یا جو بیوی اپنے شوہر سے

قضائے شہوت کرے اور ان میں سے کوئی اپنے ہمسفر کاراز فاش کر دے۔“
(صحیح مسلم، کتاب الزکاح، باب تحریم افشاء سر المرأة، رقم الحدیث ۱۴۳۷، ص ۷۵۳)
لیکن تین قسم کی باتوں کو ظاہر کرنا جائز ہے جیسا کہ.....

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور پُر نور ﷺ نے فرمایا: ”مجالس امانت ہیں سوائے تین قسم کی مجالس کے، (۱) جس مجلس میں کسی کو ناحق قتل کرنے کا منصوبہ بنایا گیا ہو (۲) حرام جماع کا منصوبہ بنا ہو (۳) ناحق مال لینے کا منصوبہ بنا ہو۔“
(سنن ابی داؤد، کتاب الادب، رقم الحدیث ۴۸۶۹، ج ۴، ص ۳۵۱)
اللہ تعالیٰ ہمیں اس حوالے سے بھی اپنی زبان کی حفاظت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین ﷺ

انیسویں قسم بلا حاجت سوال کرنا

بلا حاجت کسی بھی مسلمان کو سوال کرنے (یعنی بھیک مانگنے) کی شریعت کی جانب سے اجازت نہیں ہے۔ بھیک کی مذمت میں کئی احادیث مروی ہیں چنانچہ

(۱) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا:
”آدمی ہمیشہ لوگوں سے بھیک مانگتا رہے گا یہاں تک کہ قیامت کے دن وہ اس حالت میں آئے گا کہ اس کے منہ پر گوشت کی بوٹی نہ ہوگی، نہایت بے آبرو ہو کر آئے گا۔“
(بخاری، کتاب الزکوۃ، رقم ۱۴۷۲، ج ۱، ص ۴۹۹)

(۲) حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ شفیع مشقری نے فرمایا:
”تم میں سے جو شخص اپنی رسی لے کر اور لکڑیوں کا ایک گٹھا پیٹھ پر لا کر لائے اور ان کو

بیچے اور اللہ تعالیٰ بھیک مانگنے کی ذلت سے اس کے چہرے کو بچائے تو یہ بہتر ہے اس بات سے کہ لوگوں سے بھیک مانگے اور وہ اس کو دیں یا نہ دیں۔

(بخاری، کتاب الزکوٰۃ، رقم ۱۴۷۱، ج ۱، ص ۴۹۷)

(3) حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: ”بھیک مانگنا ایک قسم کی خراش ہے کہ آدمی بھیک مانگ کر اپنے منہ کو نوچتا ہے تو جو چاہے اپنے منہ پر خراش کو نمایاں کرے اور جو چاہے اس سے اپنا چہرہ محفوظ رکھے۔“ ہاں اگر آدمی صاحب سلطنت سے اپنا حق مانگے یا ایسے امر میں سوال کرے کہ اس سے چارہ کار نہ ہو تو جائز ہے۔“

(سنن ابی داؤد، کتاب الزکوٰۃ، باب ما تجوز فیہ المسألة، رقم الحدیث ۱۶۳۹، ج ۲، ص ۱۶۸)

(4) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ سرور عالم ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص مال بڑھانے کے لیے لوگوں سے بھیک مانگتا ہے وہ گویا انگارہ مانگتا ہے تو اس کو اختیار ہے کہ بہت مانگے یا کم مانگے۔ (مسلم، کتاب الزکوٰۃ، رقم ۱۰۴۱، ص ۵۱۸)

(5) حضرت سیدنا کبشہ انماری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”میں تین باتوں میں قسم اٹھاتا ہوں اور تمہیں ایک کام کی بات بتاتا ہوں اسے یاد کر لو (۱) صدقہ بندے کے مال میں کمی نہیں کرتا (۲) جس بندے پر ظلم کیا جائے اور وہ اس پر صبر کرے اللہ ﷻ اس کی عزت میں اضافہ فرمائے گا (۳) جس بندے نے سوال کا دروازہ کھولا اللہ ﷻ اس پر فقر کا دروازہ کھول دے گا۔“

(ترمذی، کتاب الزہد، باب ما جاء مٹ الدنيا اربعۃ نفر، رقم ۲۳۳۲، ج ۴، ص ۱۴۵)

(6) حضرت حبشی بن جنادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرورِ کونین ﷺ نے فرمایا: ”امیر اور طاقتور کیلئے صدقہ حلال نہیں۔ صدقہ صرف انتہائی غریب، ادائیگی قرض سے ناتواں اور اس شخص کیلئے ہے جس پر دیت یا قصاص لازم ہو جائے اور جس نے اس لیے لوگوں سے سوال کیا تا کہ مال میں کثرت ہو تو ایسا سوال قیامت کے دن اس کے چہرے پر زخم اور جہنم کا پتھر ہوگا جسے یہ کھائے گا تو جو چاہے اس میں کمی کرے اور جو چاہے زیادتی کرے۔“ اور حضور ﷺ نے صدیق اکبر، ابوذر غفاری اور ثوبان رضی (لہ عنہم) سے فرمایا: ”تمہارا کوڑا بھی گر جائے تو کبھی کسی سے سوال مت کرنا۔“

(سنن الترمذی، کتاب الزکوۃ، باب ما جاء من التحلل لہ الصدقة، رقم الحدیث ۶۵۳، ج ۲، ص ۱۴۰)

اللہ تعالیٰ ہمیں اس حوالے سے بھی اپنی زبان کی حفاظت کرنے کی توفیق عطا

فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین ﷺ

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

دورِ مخی اختیار کرنا

بیسویں قسم

اسے دوغلا پن بھی کہا جاتا ہے، اس سے مراد یہ ہے کہ انسان دو دشمنوں کے درمیان لگائی بجھائی کرے یعنی جس کے پاس جائے اسی کی حمایت میں بولے۔

(احیاء العلوم، کتاب آفات اللسان، ج ۳، ص ۱۹۵)

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرورِ عالم ﷺ نے فرمایا: ”جو دنیا

میں دوغلا پن اختیار کرے تو روزِ قیامت اسکی آگ کی دوزبانیں ہوں گی۔“

(الترغیب والترہیب، کتاب الادب، باب ذی الجہن وذی اللسانین، رقم الحدیث ۴، ج ۳، ص ۳۷۱)

جبکہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرکارِ دو عالم ﷺ نے فرمایا: ”تم

روزِ قیامت بدترین شخص اسے پاؤ گے جو دو رخہ ہوگا کہ ایک کی باتیں دوسرے کو اور دوسرے کی پہلے کو پہنچائے گا۔“ (بخاری، کتاب المناقب، رقم ۳۴۹۴، ج ۲، ص ۴۷۳)

اللہ تعالیٰ ہمیں اس حوالے سے بھی اپنی زبان کی حفاظت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین ﷺ

اکسویس قسم ناجائز سفارش کرنا

اس سے مراد ایسی سفارش ہے جس کے ذریعے کسی شرعی سزا کے نفاذ کو روکنے کی کوشش کی جائے جیسا کہ حضرت سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”جسکی سفارش اللہ کی حدود پار کر جائے اس نے اللہ کی مخالفت کی۔“ (مستدرک، کتاب الحدود، باب من حالت شفاعتہ الخ، رقم الحدیث ۸۲۱۸، ج ۵، ص ۵۴۶)

رب تعالیٰ فرماتا ہے:

”وَمَنْ يَشْفَعْ شَفَاعَةً سَيِّئَةً يَكُنْ لَهُ كِفْلٌ مِنْهَا“

ترجمہ کنز الایمان: اور جو بُری سفارش کرے اُس کے لئے اُس میں سے حصہ ہے۔“ (پ ۵، النساء: ۸۵)

حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک مخزومیہ عورت نے چوری کی تو قریش سوچ و بچار کرنے لگے کہ سرورِ عالم ﷺ سے اسکی سفارش کون کرے؟ بالآخر حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کا انتخاب ہوا کہ یہ حضور کے محبوب ہیں یہ بات کر سکتے ہیں۔ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے جب آپ ﷺ سے اس عورت کی سفارش کی تو سرورِ عالم ﷺ نے فرمایا: ”کیا تم اللہ کی حدود میں سفارش کرتے ہو؟“ پھر کھڑے

ہوئے اور خطبہ دیا: ”اے لوگو! تم سے پچھلے لوگ اسی لیے ہلاک ہوئے کہ ان میں صاحب منصب چوری کرتا تو اسے چھوڑ دیا جاتا اور اگر غریب چوری کرتا تو اس پر حد قائم کی جاتی، خدا کی قسم! اگر فاطمہ بنت محمد بھی چوری کرتی تو میں اس کا ہاتھ کاٹ دیتا۔“

(مسلم، کتاب الحدود، باب قطع السارق الشریف وغیرہ، رقم الحدیث ۱۶۸۸، ص ۹۲)

اللہ تعالیٰ ہمیں اس حوالے سے بھی اپنی زبان کی حفاظت کرنے کی توفیق عطا

فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین ﷺ

بائیسویں قسم برائیوں کی ترغیب دینا

لوگوں کو گناہوں پر ابھارنا اپنے سر پر گناہوں کا انبار لادنے کے مترادف ہے جیسا کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ”جس نے کسی کو گمراہی کی دعوت دی اسے اس گمراہی کی پیروی کرنے والوں کے برابر گناہ ہوگا اور ان کے گناہوں میں کمی نہ ہوگی۔“

(صحیح مسلم، کتاب العلم، باب من سن حسنة الخ، ص ۱۳۳۸، رقم: ۲۶۷۴)

علاوہ ازیں قرآن مجید فرقان حمید میں اسے منافقین کی نشانی قرار دیا گیا ہے

چنانچہ ارشادِ ربّانی ہے:

”الْمُنْفِقُونَ وَالْمُنْفِقَاتُ بَعْضُهُمْ مِّنْ بَعْضٍ يَأْمُرُونَ

بِالْمُنْكَرِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمَعْرُوفِ“ ترجمہ کنز الایمان: منافق مرد اور منافق

عورتیں ایک تھیلی کے چٹے بٹے ہیں بُرائی کا حکم دیں اور بھلائی سے منع کریں۔“

(پ ۱۰، التوبة: ۶۷)

اللہ تعالیٰ ہمیں اس حوالے سے بھی اپنی زبان کی حفاظت کرنے کی توفیق عطا

فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین ﷺ

سخت کلامی کرنا

تیسویں قسم

بعض لوگ سخت لہجہ میں گفتگو کرنے کو باعثِ افتخار تصور کرتے ہیں حالانکہ اللہ عزوجل کے محبوب دانائے غیوب ﷺ نے اسے عیب قرار دیا ہے اور نرمی کی ترغیب دلائی ہے۔ چنانچہ

ام المؤمنین حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”نرمی جس چیز میں ہوتی ہے اسے زینت بخشی ہے اور جس چیز سے نرمی چھین لی جاتی ہے اسے عیب دار کر دیتی ہے۔“
(صحیح مسلم، کتاب البر والصلة، باب فضل الرفق، رقم ۱۲۵۹۴، ج ۱، ص ۱۳۹۸)

حضرت سیدنا ابوذر ذاء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جسے نرمی میں سے حصہ دیا گیا اسے بھلائی میں سے حصہ دیا گیا اور جو نرمی کے حصے سے محروم رہا وہ بھلائی میں اپنے حصے سے محروم رہا۔“

(ترمذی، کتاب البر والصلة، باب فی الرفق، رقم ۲۰۲۰، ج ۳، ص ۴۰۸)

اللہ تعالیٰ ہمیں اس حوالے سے بھی اپنی زبان کی حفاظت کرنے کی توفیق عطا

فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین ﷺ

معظم دینی کی گستاخی کرنا

چوبیسویں قسم

معظم دینی مثلاً کسی عالم دین یا پیر صاحب کی شان میں نازیبا کلمات کہنا بہت بڑی جرأت ہے۔ امام اہل سنت الشاہ مولانا احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فرماتے ہیں:

”اگر (کوئی) عالم کو اس لئے برا کہتا ہے کہ وہ عالم ہے جب تو صریح کافر ہے

اور اگر بوجہ علم اسکی تعظیم فرض جانتا ہے مگر اپنی کسی دنیوی خصوصیت کے باعث برا کہتا ہے، گالی دیتا ہے تحقیر کرتا ہے تو (ایسا کرنے والا) سخت فاسق فاجر ہے اور اگر بے سبب رنج رکھتا ہے تو مریض القلب، خبیث الباطن ہے اور اس کے کفر کا اندیشہ ہے۔“

(فتاویٰ رضویہ، ج ۱۰، نصف اول، ص ۱۴۰)

اللہ تعالیٰ ہمیں اس حوالے سے بھی اپنی زبان کی حفاظت کرنے کی توفیق عطا

فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین ﷺ

یہی سوس قسم خطبے کے دوران بولنا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور انور ﷺ نے فرمایا: ”جو امام کے خطبہ دیتے وقت کلام کرے اسکی مثال اس گدھے کی ہے جو بوجھ اٹھاتا ہے اور جو بات کرنے والے کو چپ رہنے کا کہے اسکا جمعہ (کامل) نہیں ہوگا۔“

(الترغیب والترہیب، کتاب الجمعة، الترہیب من الکلام والامام بخطب، رقم الحدیث ۳، ج ۱، ص ۲۹۲)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مدنی تاجدار ﷺ نے فرمایا: ”امام کے خطبہ دیتے وقت تمہارا کسی کو کہنا ”چپ رہو“ لغو ہے۔“

(صحیح البخاری، کتاب الجمعة، باب الانصات یوم الجمعة والامام بخطب، رقم الحدیث ۹۳۲، ج ۱، ص ۳۲۱)

علامہ علاؤ الدین حصکفی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں: ”خطبہ میں کھانا پینا، کلام کرنا اگرچہ سبحان اللہ کہنا، سلام کا جواب دینا یا نیکی کی بات بتانا حرام ہے۔“

(در مختار مع رد المحتار، ج ۳، ص ۳۵)

اللہ تعالیٰ ہمیں اس حوالے سے بھی اپنی زبان کی حفاظت کرنے کی توفیق عطا

فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین ﷺ

مہربیسویں قسم تلاوت قرآن سنتے وقت گفتگو کرنا

قرآن پاک میں ہے کہ ”وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَأَنْصِتُوا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ“ ترجمہ کنز الایمان: اور جب قرآن پڑھا جائے تو اسے کان لگا کر سنو اور خاموش رہو کہ تم پر رحم ہو۔“ (پ ۹، الاعراف: ۲۰۴)

اور..... فتاویٰ رضویہ (جلد ۵، ص ۱۶۷) میں ہے، ”جب بلند آواز سے قرآن پاک پڑھا جائے تو حاضرین پر سننا فرض ہے جبکہ وہ مجمع سننے کی غرض سے حاضر ہو، ورنہ ایک کا سننا کافی ہے۔ اگرچہ دوسرے لوگ کام میں ہوں۔“

اللہ تعالیٰ ہمیں اس حوالے سے بھی اپنی زبان کی حفاظت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین ﷺ

ستائیسویں قسم قضاے حاجت کرتے وقت باتیں کرنا

قضاے حاجت کے وقت اور بیت الخلاء میں باتیں کرنا مکروہ تحریمی ہے، لہذا اس سے بھی بچا جائے۔ (حدیقہ ندیہ، ج ۲، ص ۳۱۱)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مکی مدنی سلطان رحمت عالمیان نے ارشاد فرمایا: ”جب دو شخص قضاے حاجت کو جائیں تو پردہ کر لیں اور باتیں نہ کریں کیونکہ ایسے موقع پر باتیں کرنا اللہ کو سخت ناپسند ہے۔“

(تاریخ بغداد، رقم الحدیث ۶۵۷، ج ۱۲، ص ۱۲۲)

اللہ تعالیٰ ہمیں اس حوالے سے بھی اپنی زبان کی حفاظت کرنے کی توفیق عطا

فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین ﷺ

انٹرویو قسم لوگوں کے بُرے نام رکھنا

اصل نام سے ہٹ کر کسی کا ایسا ویسا نام (مثلاً لبو، ٹھنکو، کالو وغیرہ) رکھنا بھی ہمارے معاشرے میں بہت معمولی تصور کیا جاتا ہے حالانکہ اس سے سامنے والے کو تکلیف پہنچتی ہے اور یہ ممنوع ہے۔ ہاں! اگر سامنے والے کو واقعتاً اذیت نہ پہنچے اور اس میں اس کی تحقیر بھی نہ ہو اور وہ اسی نام سے معروف ہو تو حرج نہیں لیکن پھر بھی اصل نام سے پکارنا ہی مناسب ہے۔

رب تعالیٰ فرماتا ہے:

”وَلَا تَنَابَزُوا بِالْأَلْقَابِ بِئْسَ الْأَسْمُ الْفُسُوقُ بَعْدَ الْإِيمَانِ“

ترجمہ کنز الایمان: اور ایک دوسرے کے برے نام نہ رکھو کیا ہی بُرا نام ہے مسلمان ہو کر فاسق کہلانا۔ (پ ۲۶، الحجرات: ۱۱)

اللہ تعالیٰ ہمیں اس حوالے سے بھی اپنی زبان کی حفاظت کرنے کی توفیق عطا

فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین ﷺ

انٹرویو قسم کھانے میں سے عیب نکالنا

کھانے میں عیب نکالنا مکروہ و خلاف سنت ہے اور اگر اس کی وجہ سے کھانا پکانے والے یا میزبان کی دل آزاری ہو جائے تو ممنوع ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ سرورِ عالم ﷺ نے کبھی کسی کھانے کو عیب نہیں لگایا (یعنی برا نہیں کہا) اگر خواہش ہوتی تو کھا لیتے اور خواہش نہ ہوتی تو چھوڑ دیتے۔

(بخاری، کتاب الاطعمہ، رقم ۵۲۰۹، ج ۳، ص ۵۳۱)

امام اہل سنت الشاہ مولانا احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن لکھتے ہیں: ”کھانے میں عیب نکالنا اپنے گھر میں بھی نہ چاہئے، مکروہ و خلاف سنت ہے۔ (سرکارِ دو عالم ﷺ کی) عادت کریمہ یہ تھی کہ پسند آیا تو تناول فرمالیا ورنہ نہیں۔ (رہا) پرائے گھر میں عیب نکالنا تو (اس میں) مسلمانوں کی دل شکنی ہے اور کمالِ حرص و بے مروتی پر دلیل ہے۔“ گھی کم ہے یا مزہ کا نہیں، یہ عیب نکالنا ہے اور اگر کوئی شے اسے مضر (نقصان دیتی) ہے، اسے نہ کھانے کے لئے عذر کیا، اس کا اظہار کیا نہ (کہ) بطورِ طعن و عیب مثلاً اس میں مریج زائد ہے (اور) اتنی مریج کا یہ عادی نہیں تو یہ عیب نکالنا نہیں اور اتنا بھی (اس وقت ہے کہ جب) بے تکلفی خاص کی جگہ ہو اور اس کے سبب دعوت کنندہ (یعنی میزبان) کو اور تکلیف نہ کرنی پڑے مثلاً دو قسم کا سالن ہے، ایک میں مریج زائد ہے اور یہ عادی نہیں تو اسے نہ کھائے اور وجہ پوچھی جائے تو بتادے۔ اور اگر ایک ہی قسم کا کھانا ہے، اب اگر (یہ) نہیں کھاتا تو دعوت کنندہ (یعنی میزبان) کو اس کے لئے کچھ اور منگنا پڑے گا، اُسے ندامت ہوگی اور تنگ دست ہے تو تکلیف ہوگی تو ایسی حالت میں مروت یہ ہے کہ صبر کرے اور کھائے اور اپنی اذیت ظاہر نہ کرے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(فتاویٰ رضویہ، ج ۱۰، نصف آخر، ص ۱۱۶)

اللہ تعالیٰ ہمیں اس حوالے سے بھی اپنی زبان کی حفاظت کرنے کی توفیق عطا

فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین ﷺ

تبسویں قسم بلا وجہ شرعی مسلمان کو ڈرانا دھمکانا

کسی مسلمان کو ڈرانے یا دھمکی دینے سے اسے تکلیف پہنچتی ہے اور یہ ممنوع ہے۔ سرورِ عالم ﷺ نے فرمایا: ”جس نے کسی مسلمان کو ناحق اذیت دی اس نے مجھے

اذیت دی اور جس نے مجھے اذیت پہنچائی اس نے اللہ تعالیٰ کو اذیت دی۔“
(مجمع الرواۃ، کتاب الصلوٰۃ، رقم ۳۰۹۲، ج ۲، ص ۳۹۹)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا :

”إِنَّمَا ذَلِكُمُ الشَّيْطَانُ يُخَوِّفُ أَوْلِيَاءَهُ فَلَا تَخَافُوهُمْ
وَخَافُونِ إِن كُنْتُمْ مُّؤْمِنِينَ ترجمہ کنز الایمان: وہ تو شیطان ہی ہے کہ اپنے
دوستوں سے دھمکاتا ہے تو اُن سے نہ ڈرو اور مجھ سے ڈرو اگر ایمان رکھتے ہو۔“
(پ ۴، ال عمران: ۱۷۵)

حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
”مسلمان کو مت ڈرایا کرو کہ مسلمان کو ڈرانا ظلمِ عظیم ہے۔“
(الترغیب والترہیب، کتاب الادب، رقم ۴، ج ۳، ص ۳۱۸)

جبکہ حضرت سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس
نے کسی مسلمان کو بلا وجہ ڈرایا تو اللہ پر حق ہے کہ اسے قیامت کے دن کی ہولنا کیوں سے
امن نہ دے۔“ (طبرانی اوسط، رقم الحدیث ۲۳۵۰، ج ۲، ص ۲۰)

حضرت سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
”جس نے کسی مسلمان کو ناحق گھور کر دیکھا تو اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن خوف میں
بتلا کر دے گا۔“ (الترغیب والترہیب، کتاب الادب، رقم ۷، ج ۳، ص ۳۱۹)

اللہ تعالیٰ ہمیں اس حوالے سے بھی اپنی زبان کی حفاظت کرنے کی توفیق عطا

فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم

انیسویں قسم ایک دوسرے کے کان میں بات کرنا (جبکہ تیسرا موجود ہو)
 بلا ضرورت کسی کی موجودگی میں اسکی اجازت کے بغیر خفیہ مشورہ کرنا مکروہ
 تحریمی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اس طرح مشورہ کرنے سے تیسرے شخص کو ایذا ہوگی
 اور یہ تشویش میں مبتلا ہوگا کہ شاید یہ لوگ میری غیبت کر رہے ہیں یا مجھ پر بہتان لگا
 رہے ہیں یا مجھے اس قابل ہی نہیں سمجھتے یا مجھے نقصان پہنچانا چاہتے ہیں وغیرہ۔
 (حدیقہ ندیہ، ج ۲، ص ۳۵۵)

حضرت سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرکارِ مدینہ ﷺ نے فرمایا:
 ”جب تین شخص ایک جگہ ہوں تو دو شخص تیسرے کو چھوڑ کر چپکے چپکے باتیں نہ کریں
 یہاں تک کہ مجلس میں بہت سے لوگ نہ آجائیں، یہ اس وجہ سے ہے کہ اس تیسرے کو
 رنج پہنچے گا۔“
 (بخاری، کتاب الاستئذان، باب اذا كانوا اكثر من ثلاثه، رقم الحدیث ۶۲۹۰، ج ۴، ص ۱۸۵)
 اللہ تعالیٰ ہمیں اس حوالے سے بھی اپنی زبان کی حفاظت کرنے کی توفیق عطا
 فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین ﷺ

بیسویں قسم اجنبیہ سے لذت کے ساتھ باتیں کرنا
 کسی اجنبی عورت سے لذت کے ساتھ گفتگو کرنا یعنی اس کی باتوں یا لہجے
 .. یا آواز کی نرمی سے لطف اٹھانا باعثِ ہلاکت ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت
 ہے کہ حضور پر نور ﷺ نے فرمایا: ”زبان کا زنا بات کرنا ہے۔“
 (بخاری، کتاب الاستئذان، باب زنا الجوارح دون الفرج، رقم الحدیث ۶۲۴۳، ج ۴، ص ۱۶۹)

مسئلہ:

”تمام محارم سے عورت کو گفتگو کرنا اور انہیں اپنی آواز سنوانا جائز ہے اور اگر کوئی حاجت ہو اور اندیشہ فتنہ نہ ہو اور تنہائی نہ ہو تو پردے میں رہتے ہوئے بعض نامحرم سے بھی گفتگو جائز ہے۔“ (تسہیل من فتاویٰ رضویہ، ج ۱۰، نصف آخر، ص ۱۶۱)

اللہ تعالیٰ ہمیں اس حوالے سے بھی اپنی زبان کی حفاظت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین ﷺ

تینیسویس قسم گناہ کے کام پر راہنمائی کرنا

گناہ کے کام پر کسی کی راہنمائی یا اعانت کرنا ممنوع ہے مثلاً کسی کو بتانا کہ فلاں کے گھر میں بہت مال ہے اگر وہ چوری کر لیا جائے تو کیا بات ہے؟ یا فلاں سینما میں بڑی زبردست فلم دکھائی جا رہی ہے چلو دیکھ کر آتے ہیں تمہارا ٹکٹ بھی میں بھروں گا..... قرآن مجید فرقان حمید میں رب تعالیٰ فرماتا ہے:

”وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ ترجمہ کنز الایمان: اور گناہ

اور زیادتی پر باہم مدد نہ دو۔ (پ ۶، المائدہ: ۲)

اللہ تعالیٰ ہمیں اس حوالے سے بھی اپنی زبان کی حفاظت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین ﷺ

چونیسویس قسم گناہوں کی اجازت دینا

اپنے ماتحت لوگوں کو گناہ کی اجازت دینا بھی زبان کی آفتوں میں سے ہے۔ مثلاً کسی مرد کا اپنی بیوی یا بیٹی یا بہن وغیرہ کو گناہوں والی جگہ پر جانے کی اجازت

دینا یا کسی گناہ کے کام مثلاً وی سی آریا کیبل وغیرہ پر فلم دیکھنے کی اجازت دینا،.....
 اللہ تعالیٰ ہمیں اس حوالے سے بھی اپنی زبان کی حفاظت کرنے کی توفیق عطا
 فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین ﷺ

بینتیسویں قسم کسی کا مذاق اڑانا

کسی کے عیوب و نقائص کو اس طرح ظاہر کرنا کہ لوگ اس پر ہنسیں تمسخر (مذاق اڑانا) کہلاتا ہے۔ اس کے لئے کبھی تو کسی کے قول یا فعل کی نقل اتاری جاتی ہے اور کبھی اس کی طرف مخصوص انداز میں اشارے کئے جاتے ہیں۔ یہ اس لئے ممنوع ہے کہ اس میں دوسرے مسلمانوں کی تحقیر اور اہانت ہے، رب تعالیٰ فرماتا ہے:

”يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا يَسْخَرُ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسَىٰ أَنْ يَكُونُوا خَيْرًا مِنْهُمْ وَلَا نِسَاءٌ مِّنْ نِّسَاءٍ عَسَىٰ أَنْ يَكُنَّ خَيْرًا مِّنْهُنَّ“
 ترجمہ کنز الایمان: اے ایمان والو! نہ مرد مردوں سے ہنسیں عجب نہیں کہ وہ ان ہنسنے والوں سے بہتر ہوں اور نہ عورتیں عورتوں سے دور نہیں کہ وہ ان ہنسنے والیوں سے بہتر ہوں۔ (پ ۲۶، الحجرات: ۱۱)

حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرورِ کونین ﷺ نے فرمایا:
 ”لوگوں سے استہزاء کرنے والوں کیلئے روز قیامت جنت کا ایک دروازہ کھول کر کہا جائے گا ”یہاں آ جاؤ“ جب وہ پریشانی کے عالم میں دروازے کی طرف دوڑ کر آئیں گے تو دروازہ بند کر دیا جائے گا یہ عمل بار بار کیا جائے گا یہاں تک کہ پھر ان میں سے ایک کے لئے دروازہ کھولا جائے گا اور اسے بلایا جائے گا لیکن وہ ناامید ہونے کی وجہ سے نہیں

آئے گا۔“ (شعب الایمان، باب فی تحریم اعراض الناس، رقم الحدیث ۶۷۵۷، ج ۵، ص ۳۱۰)
 اللہ تعالیٰ ہمیں اس حوالے سے بھی اپنی زبان کی حفاظت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین ﷺ

مرتبیسوس قسم عورت کا بلاوجہ طلاق مانگنا

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرورِ عالم ﷺ نے فرمایا کہ ”جو عورت بلا ضرورت شرعی شوہر سے طلاق مانگے اس پر جنت کی خوشبو حرام ہے۔“
 (ابوداؤد، کتاب الطلاق، باب فی الخلع، رقم ۲۲۲۶ ج ۲، ص ۳۹۰)
 اللہ تعالیٰ ہماری اسلامی بہنوں کو اس حوالے سے اپنی زبان کی حفاظت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین ﷺ

سینتیسوس قسم ایک ساتھ تین طلاق دینا

حضرت محمود بن لبید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رحمتِ کونین ﷺ کو خبر دی گئی کہ ایک شخص نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں اکٹھی دی ہیں۔ یہ سنتے ہی حضور ﷺ غضب ناک ہو کر کھڑے ہو گئے پھر فرمایا: ”اللہ تعالیٰ کی کتاب کے ساتھ کھیل کیا جاتا ہے حالانکہ میں تمہارے اندر موجود ہوں۔“ (نسائی، کتاب الطلاق، ج ۳، ص ۱۴۲)

اس سے معلوم ہوا کہ یکبارگی تین طلاقیں دینی حرام ہیں۔ مرقاۃ میں اسی حدیث کے تحت ہے۔ الحدیث یدل علی ان التطلق بالثلاث حرام لانہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لا یصیر غضبان الا بمعصیۃ الخ یعنی یہ حدیث اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ تین طلاقیں (ایک ساتھ) دینا حرام ہے کیونکہ سرورِ عالم

ﷺ گناہ کے کام پر ہی ناراضگی کا اظہار فرماتے تھے۔ (انوار الحدیث ص ۲۶۳)

اللہ تعالیٰ ہمیں اس حوالے سے بھی اپنی زبان کی حفاظت کرنے کی توفیق عطا

فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین ﷺ

اٹھتیسویں قسم شوہر اور بیوی کو ایک دوسرے کے خلاف بھڑکانا

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رحمت کونین ﷺ نے فرمایا: ”جو کسی شخص

کی بیوی کو اس کے خلاف بھڑکائے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔“

(الترغیب والترہیب، کتاب الزکاح، رقم، ج ۳، ص ۵۹)

ملاحظہ ہو کہ سرکارِ دو عالم ﷺ کی طرف سے ناپسندیدہ قرار دیا جانے والا یہ عمل

شیطان کو کس قدر پسند ہے، چنانچہ حضرت سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرورِ عالم

ﷺ نے فرمایا: ”شیطان پانی پر اپنا تخت بچھاتا ہے، پھر اپنے لشکر بھیجتا ہے۔ ان لشکروں

میں ابلیس کے زیادہ قریب اس کا درجہ ہوتا ہے جو سب سے زیادہ فتنہ باز ہوتا ہے۔ ایک

لشکر واپس آ کر بتاتا ہے کہ میں نے فلاں فتنہ برپا کیا تو شیطان کہتا ہے: ”تو نے کچھ بھی

نہیں کیا۔“

پھر ایک اور لشکر آتا ہے اور کہتا ہے: ”میں نے ایک آدمی کو اس وقت تک نہیں

چھوڑا جب تک اس کے اور اس کی بیوی کے درمیان جدائی نہیں ڈال دی۔“ یہ سن کر

ابلیس اسے اپنے قریب کر لیتا ہے اور کہتا ہے: ”تو کتنا اچھا ہے۔“ اور اپنے ساتھ چمٹا لیتا

ہے۔ (الترغیب والترہیب، کتاب الزکاح، رقم، ج ۳، ص ۵۹)

اظہارِ عبادت

انتالبسوس قسم

اول تو نفس و شیطان انسان کو عبادت کی طرف راغب ہونے ہی نہیں دیتے اور اگر وہ ان کو پچھاڑتے ہوئے عبادت کرنے میں کامیاب ہو بھی جائے تو ان کی کوشش ہوتی ہے کہ اس کو ثواب سے محروم کروادیں لہذا! یہ اسے اس بات پر مائل کرتے ہیں کہ وہ اپنی نیکیوں کا ذکر (بلا حاجتِ شرعی) لوگوں سے کرے اور یوں یہ نفس و شیطان اپنے مذموم مقصد میں کامیاب ہو جاتے ہیں۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ”جو شخص لوگوں میں اپنے عمل کا چرچا کرے گا تو خدا تعالیٰ اس کی (ریا کاری) لوگوں میں مشہور کر دے گا اور اس کو ذلیل و رسوا کرے گا۔“

(مشکوٰۃ المصابیح، کتاب الرقاق، رقم ۵۳۱۹، ج ۳، ص ۱۳۸)

حضرت سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”جب اللہ تعالیٰ اولین و آخرین کو قیامت کے اس دن میں جمع فرمائے گا جس میں کوئی شک نہیں ہے تو ایک مُنادی یہ ندا کرے گا کہ جس شخص نے اللہ عز و جل کے لئے کسی عمل میں دوسرے کو شریک کیا تھا تو وہ اس کا ثواب بھی غیر اللہ سے طلب کرے کیونکہ اللہ تعالیٰ شریک سے بے نیاز ہے۔“ (ابن ماجہ، کتاب الزہد، ص ۴۷۰، رقم ۴۲۰۳)

نفسِ بدکار نے دل پے یہ قیامت توڑی

عملِ نیک کیا بھی تو چھپانے نہ دیا

اللہ تعالیٰ ہمیں اس حوالے سے بھی اپنی زبان کی حفاظت کرنے کی توفیق عطا

فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین ﷺ

جھوٹا وعدہ کرنا

جالیسویں قسم

قرآن مجید میں ہے:

”يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَوْفُوا بِالْعُقُودِ“ ترجمہ کنزالایمان: اے ایمان والو

اپنے قول پورے کرو۔ (پ ۶، المائدہ: ۱)

کئی مدنی سلطان رحمت عالمیان ﷺ نے فرمایا: ”جو کسی مسلمان سے عہد شکنی کرے، اس پر اللہ تعالیٰ، فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت ہے اور اس کا کوئی فرض قبول ہوگا نہ نفل۔“ (بخاری، رقم الحدیث ۱۸۷۰، ج ۱، ص ۶۱۶)

ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا: ”چار علامتیں جس شخص میں ہوں گی وہ خالص منافق ہوگا اور ان میں سے ایک علامت ہوئی تو اس شخص میں نفاق کی ایک علامت پائی گئی یہاں تک کہ اس کو چھوڑ دے، (۱) جب امانت دی جائے تو خیانت کرے، (۲) جب بات کرے تو جھوٹ بولے، (۳) جب وعدہ کرے تو وعدہ خلافی کرے (۴) جب جھگڑا کرے تو گالی بکے۔ (بخاری، ج ۱، ص ۱۷، رقم ۳۴)

مسئلہ:

اگر کسی سے کوئی کام کرنے کا وعدہ کیا اور وعدہ کرتے وقت نیت میں فریب نہ ہو پھر بعد میں اس کام کو کرنے میں کوئی حرج پایا جائے تو اس وجہ سے اس کام کو نہ کرنا وعدہ خلافی نہیں کہلائے گا، حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں، ”وعدہ خلافی یہ نہیں کہ آدمی وعدہ کرے اور اس کی نیت اسے پورا کرنے کی بھی ہو بلکہ وعدہ خلافی یہ ہے کہ آدمی وعدہ کرے اور اس کی نیت اسے پورا کرنے کی نہ ہو۔“

(ماخوذ از فتاویٰ رضویہ، ج ۱۰، حصہ اول، ص ۸۹)

صدر الشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں: ”وعدہ کیا مگر اس کو پورا کرنے میں کوئی شرعی قباحت تھی اس وجہ سے پورا نہیں کیا تو اس کو وعدہ خلافی نہیں کہا جائے گا اور وعدہ خلافی کا جو گناہ ہے اس صورت میں نہیں ہوگا اگرچہ وعدہ کرتے وقت اس نے استثناء نہ کیا ہو کہ یہاں شریعت کی طرف سے استثناء موجود ہے اس کو زبان سے کہنے کی ضرورت نہیں مثلاً وعدہ کیا تھا کہ ”میں فلاں جگہ پر آؤں گا اور وہاں بیٹھ کر تمہارا انتظار کروں گا۔“ مگر جب وہاں گیا تو دیکھتا ہے کہ ناچ رنگ اور شراب نوشی وغیرہ میں لوگ مصروف ہیں، (لہذا!) وہاں سے چلا آیا تو یہ وعدہ خلافی نہیں ہے، یا اس کا انتظار کرنے کا وعدہ کیا اور انتظار کر رہا تھا کہ نماز کا وقت آگیا، یہ چلا آیا (تو یہ) وعدہ کے خلاف نہیں ہوا۔ (بہار شریعت، حصہ ۱۶، مسئلہ نمبر ۴، ص ۷۰۹)

اللہ تعالیٰ ہمیں اس حوالے سے بھی اپنی زبان کی حفاظت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین ﷺ

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbook

احسان جتنا

اکتالیسویں قسم

ہمارے معاشرے میں اول تو کوئی کسی کی مدد کرنے کو تیار نہیں ہوتا اور اگر مدد کر بھی دے تو عموماً کسی نہ کسی موقع پر احسان جتا دیتا ہے مثلاً آج میرے سامنے بولتے ہو، میرا احسان مانو کہ میں نے ہی تمہیں یہ ہنر سکھایا ہے،..... آج مجھے مسائل سمجھاتے ہو، میرا شکریہ ادا کرو کہ تمہیں وضو کرنا بھی میں نے سکھایا ہے، وغیرہ..... اور یوں اپنا ثواب ضائع کر بیٹھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا:

”يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَبْطُلُوا صَدَقَتِكُمْ بِالْمَنِّ وَالْأَذَى

ترجمہ کنز الایمان: اے ایمان والو! اپنے صدقے باطل نہ کر دو احسان رکھ کر اور ایذا

دے کر۔ (پ ۳، البقرة: ۲۶۳)

لہذا! انسان کو چاہیے کہ کسی کو صدقہ دینے یا اس کی مدد کرنے کے بعد ہرگز احسان نہ جتائے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس حوالے سے بھی اپنی زبان کی حفاظت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین ﷺ

بیابیسویں قسم شکوہ و شکایت پر مشتمل کلمات بولنا

مصائب سے گھبرا کر شکوہ و شکایت میں مبتلاء ہو جانے کو فی زمانہ بہت معمولی تصور کیا جاتا ہے۔ صد حیف! علم دین سے دور ہمارے مسلمانوں کی اکثریت اس مذموم عادت میں مبتلاء ہے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

”وَلَئِنْ كَفَرْتُمْ إِنَّ عَذَابِي لَشَدِيدٌ“ اور اگر ناشکری کرو تو میرا عذاب

سخت ہے۔“ (پ ۱۳، ابراہیم: ۷)

حضور اقدس ﷺ نے فرمایا کہ میں نے جہنم میں زیادہ تعداد عورتوں کی دیکھی تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی: ”یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اس کی کیا وجہ ہے؟“ تو حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: ”ان کے ناشکری کرنے کی وجہ سے۔“ تو صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کی: ”یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا عورتیں خدا کی ناشکری کیا کرتی ہیں؟“ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ عورتیں احسان کی ناشکری کرتی ہیں اور اپنے شوہروں کی ناشکری کرتی ہیں۔ ان عورتوں کی یہ عادت ہے کہ تم زندگی بھر ان کے ساتھ احسان کرتے رہو لیکن اگر کبھی کچھ بھی کمی دیکھیں گی تو یہی کہہ دیں گی کہ میں نے کبھی بھی تمہاری طرف سے کوئی بھلائی دیکھی ہی نہیں۔“

(بخاری، کتاب الزکاح، باب کفران العشیر، الخ، رقم ۵۱۹۹، ج ۳، ص ۴۶۳)

اللہ تعالیٰ ہمیں اس حوالے سے بھی اپنی زبان کی حفاظت کرنے کی توفیق عطا

فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین ﷺ

تینتاہیں قسم کسی کے عیوب اچھا لانا

کسی کا عیب معلوم ہو جانے پر اسے کسی دوسرے پر ظاہر کرنے کی بجائے خاموشی اختیار کرنا بہت کم لوگوں کو نصیب ہوتا ہے۔ بد قسمتی سے اکثریت ایسے لوگوں کی ہے کہ جب تک ہر جاننے والے پر اس عیب کو بیان نہ کر لیں انہیں چین نہیں آتا۔

حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ”جو اپنے بھائی کی پردہ پوشی کرے گا اللہ ﷻ قیامت کے دن اس کی پردہ پوشی فرمائے گا اور جو اپنے بھائی کے راز کھولے گا اللہ ﷻ اس کا راز ظاہر کر دے گا یہاں تک کہ وہ اپنے گھر ہی میں رسوا ہو جائے گا۔“ (سنن ابن ماجہ، کتاب الحدود، باب الستر علی المؤمن، رقم ۲۵۴۶، ج ۳، ص ۲۱۹)

حضرت سیدنا سہل بن معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے کسی مؤمن کو منافق سے بچایا اللہ ﷻ ایک فرشتہ بھیجے گا جو قیامت کے دن اسکے گوشت کو جہنم سے بچائے گا اور جس نے کسی مسلمان کو رسوا کرنے کے لئے کوئی بات کہی اللہ ﷻ اسے جہنم کے پل پر روک لے گا یہاں تک کہ وہ اپنے قول کی سزا بھگت لے۔“ (ابوداؤد، کتاب الادب، باب من رد عن مسلم غیۃ، رقم ۴۸۸۳، ج ۴، ص ۳۵۵)

اللہ تعالیٰ ہمیں اس حوالے سے بھی اپنی زبان کی حفاظت کرنے کی توفیق عطا

فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین ﷺ

جو البسویس قسم نجومی وغیرہ سے فال پوچھنا

حضرت سیدتنا حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ ”جو شخص کا ہن اور نجومی کے پاس جا کر کچھ دریافت کرے اس کی چالیس دن کی نمازیں قبول نہیں کی جائیں گی۔“ (مسلم، رقم، ۲۲۳۰، ص ۱۲۲۵)

جبکہ حضرت سیدتنا عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ کچھ لوگوں نے رسول اکرم ﷺ سے کاہنوں کی بابت (ان کی باتیں قابل اعتماد ہونے یا نہ ہونے کے بارے میں) پوچھا: ”یا رسول اللہ ﷺ! بعض وقت وہ (یعنی کاہن وغیرہ) ایسی خبر دیتے ہیں جو سچ ہو جاتی ہیں؟“ تو آپ ﷺ نے فرمایا وہ کلمہ حق ہے جس کو شیطان (فرشتوں سے) اچک لیتا ہے اور اپنے دوست کاہن کے کان میں اس طرح ڈال دیتا ہے جس طرح ایک مرغی دوسری مرغی کے کان میں آواز پہنچاتی ہے پھر وہ کاہن اس کلمہ حق میں سو سے زیادہ جھوٹی باتیں ملا دیتے ہیں۔ (مسلم، باب تحریم الکھائنہ، رقم، ۲۲۲۸، ص ۱۲۲۴)

امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فرماتے ہیں:

”کاہنوں اور جوتشیوں سے ہاتھ دکھا کر تقدیر کا بھلا بُرا دریافت کرنا، اگر بطور اعتقاد ہو یعنی جو یہ بتائیں حق ہے تو کفر خالص ہے، اسی کو حدیث میں فرمایا: فقد کفر بما نزل علی محمد ﷺ یعنی اس نے محمد ﷺ پر نازل ہونے والی شے کا انکار کیا۔ اور اگر بطور اعتقاد و یقین نہ ہو مگر میل و رغبت کے ساتھ ہو تو گناہ کبیرہ ہے، اور اگر بطور ہزل و استہزاء ہو تو عبث و مکروہ و حماقت ہے، ہاں اگر بقصد تعجیز (یعنی اسے عاجز کرنے کے لئے) ہو تو حرج نہیں۔“

(فتاویٰ رضویہ، ج ۱۰، نصف ثانی، ص ۷۱)

اللہ تعالیٰ ہمیں اس حوالے سے بھی اپنی زبان کی حفاظت کرنے کی توفیق عطا

فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین ﷺ

(2) نفع بخش کلام:

اس کلام کے ذریعے نفع کمانے میں سستی نہیں کرنی چاہیے۔ سرور کونین ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”اللہ تعالیٰ اس بندے پر رحم فرمائے جو کلام کرتا ہے تو نفع حاصل کرتا ہے یا خاموش رہ کر سلامتی حاصل کرتا ہے۔“ (شعب الایمان، رقم ۴۹۳۸ ج ۴، ص ۲۴۱)

اور حضرت سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرور عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”اچھی بات کے علاوہ اپنی زبان قابو میں رکھو کیونکہ اس کے ذریعے شیطان، انسان پر غالب آ جاتا ہے۔“ (الترغیب والترہیب، کتاب الادب، رقم: ۲۹، ج ۳، ص ۳۴۱)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

نقصان دہ کلام کی طرح نفع بخش کلام کی بھی کئی صورتیں ہیں، بطور ترغیب نفع بخش کلام کی چند صورتیں اور اس سے حاصل ہونے والے فوائد کی تفصیل ملاحظہ ہو:

(1) تلاوت قرآن کرنا

(۱) حضرت سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ”قرآن پڑھا کرو کیونکہ یہ قیامت کے دن اپنے پڑھنے والوں کی شفاعت کرے گا۔“ (مسلم، کتاب صلاۃ المسافرين، باب فضل قراءة القرآن، رقم ۲۵۲، ص ۴۰۳)

(۲) حضرت سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”روزے اور قرآن قیامت کے دن بندے کے لئے شفاعت کریں گے روزہ عرض

کرے گا یا رب ﷻ میں نے اسے دن میں کھانے پینے اور خواہشات سے روک دیا تھا لہذا میری شفاعت اسکے حق میں قبول فرما جبکہ قرآن کہے گا اے رب ﷻ میں نے اسے رات کو سونے سے روک دیا تھا لہذا میری شفاعت اسکے حق میں قبول فرما پھر ان دونوں کی شفاعت قبول کر لی جائے گی۔“ (مسند احمد، مسند عبد اللہ بن عمرو بن عاص، رقم ۶۱۳۷، ج ۲، ص ۵۸۶)

(۳) حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے کتاب اللہ ﷻ کی ایک آیت توجہ کے ساتھ سنی اسکے لئے ایک نیکی اضافہ کے ساتھ لکھی جائے گی اور جس نے اسکی تلاوت کی وہ آیت اسکے لئے قیامت کے دن نور بن جائے گی۔“ (مسند احمد، مسند ابی ہریرہ، رقم ۸۵۰۲، ج ۳، ص ۲۴۵)

(۴) حضرت معاذ جہنی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص قرآن کو پڑھے اور اس پر عمل کرے تو قیامت کے دن اس کے ماں اور باپ کو ایسا تاج پہنایا جائے گا کہ اس کی روشنی دنیا کے سورج کی روشنی سے بڑھ کر ہوگی جب کہ سورج کو اتنا قریب فرض کر لیا جائے پھر تم سمجھ سکتے ہو کہ جب ماں باپ کا یہ مرتبہ ہوگا تو اس شخص کا کیا درجہ ہوگا جس نے قرآن کریم پر عمل کیا۔ (مسند احمد، ج ۵، رقم ۱۵۶۲۵، ص ۳۱۴)

(۵) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرورِ عالم ﷺ نے فرمایا کہ ”جو شخص کتاب اللہ میں سے ایک حرف پڑھے تو اس کو ہر حرف کے بدلے میں ایک نیکی ملے گی اور ہر نیکی دس نیکیوں کے برابر ہوگی۔ میں الم کو ایک حرف نہیں کہتا بلکہ الف ایک حرف ہے، لام ایک حرف ہے اور میم ایک حرف ہے۔“

(ترمذی، کتاب فضائل القرآن، رقم ۲۹۱۹، ج ۴، ص ۴۱۷)

نوٹ: قرآن میں کل 321267 حروف ہیں تو پورے قرآن کی تلاوت سے 3212670 نیکیاں ملیں گی۔ (انوار الہدیث، ص ۲۷۳)

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی زبان تلاوت قرآن میں استعمال کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین ﷺ

(2) ذکر اللہ ﷻ کرنا

اللہ ﷻ فرماتا ہے:

”الَّذِينَ آمَنُوا وَتَطْمَئِنُّ قُلُوبُهُمْ بِذِكْرِ اللَّهِ أَلَا بِذِكْرِ اللَّهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوبُ“ ترجمہ کنز الایمان: وہ جو ایمان لائے اور ان کے دل اللہ کی یاد سے چین پاتے ہیں سن لو اللہ کی یاد ہی میں دلوں کا چین ہے۔“ (پ ۱۳، الرعد: ۲۸)

ایک مقام پر ارشاد فرمایا:

”فَاذْكُرُونِي اَذْكُرْكُمْ“ ترجمہ کنز الایمان: تو میری یاد کرو میں تمہارا چرچا کروں گا۔“ (پ ۲، البقرة: ۱۵۲)

ایک اور مقام پر ہے:

”وَاذْكُرُوا اللَّهَ كَثِيرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ“ ترجمہ کنز الایمان: اور اللہ کو بہت یاد کرو اس امید پر کہ فلاح پاؤ۔“ (پ ۲۸، الجمعة: ۱۰)

(۱) حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اللہ ﷻ فرماتا ہے: ”میں اپنے بندے کے اس گمان کے قریب ہوں جو وہ مجھ سے کرتا ہے اور جب وہ میرا ذکر کرتا ہے تو میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں تو اگر وہ مجھے تنہائی میں یاد کرتا ہے

تو میں بھی اسے تہایا د کرتا ہوں اور اگر وہ میرا ذکر جمع میں کرتا ہے تو میں اس سے بہتر جمع میں اسکا ذکر کرتا ہوں اگر وہ ایک بالشت مجھ سے قریب ہوتا ہے تو میں ایک ہاتھ اس کے قریب ہو جاتا ہوں اور اگر وہ ایک ہاتھ میرے قریب آتا ہے تو میں اس سے دو ہاتھ قریب ہو جاتا ہوں اور اگر وہ میرے پاس چلتے ہوئے آتا ہے تو میری رحمت اس کے پاس دوڑتی ہوئی آتی ہے۔“

(بخاری، کتاب التوحید، باب قول اللہ و محمد رحمہ اللہ نفسہ، رقم ۴۰۵، ج ۴، ص ۵۴۱)

(۲) حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان

ہے، ”فرشتے، اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والوں کو راستوں میں تلاش کرتے رہتے ہیں اور جب انہیں ذکر الہی کرنے والے لوگ مل جاتے ہیں، تو نداء کرتے ہیں کہ ”آؤ تمہاری مراد پوری ہوگئی، ذکر کرنے والے مل گئے ہیں۔“ پھر فرشتے ان ذکر کرنے والوں کو آسمان تک اپنے پروں سے ڈھانپ لیتے ہیں۔ جب یہ فرشتے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان سے دریافت فرماتا ہے: ”اے میرے فرشتو! میرے بندے کیا کر رہے تھے؟“ حالانکہ وہ فرشتوں سے زیادہ جانتا ہے۔ وہ عرض کرتے ہیں، ”یارب! وہ تیری تسبیح و تحمید و تکبیر اور تیری بزرگی کا تذکرہ کر رہے تھے۔“

پھر اللہ تعالیٰ دریافت فرماتا ہے: ”کیا انہوں نے مجھے دیکھا ہے؟“ وہ عرض کرتے ہیں: ”تیری ذات کی قسم انہوں نے تجھے ہر گز نہیں دیکھا۔“ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ”اگر وہ مجھے دیکھ لیتے تو کیا کرتے؟“ وہ عرض کرتے ہیں: ”پھر تو تیری عبادت و تسبیح و عظمت کا بیان زیادہ کرتے۔“ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ”وہ کیا مانگ رہے تھے؟“ وہ عرض کرتے ہیں: ”یارب! وہ جنت طلب کر رہے تھے۔“ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ”کیا انہوں

نے جنت کو دیکھا ہے؟“ وہ عرض کرتے ہیں: ”نہیں۔“ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ”اگر وہ اسے دیکھ لیتے تو؟“ وہ عرض کرتے ہیں: ”تو اور زیادہ اس کی حرص و طلب کرتے اور مزید رغبت رکھتے۔“

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ”وہ کس چیز سے پناہ مانگ رہے تھے؟“ وہ عرض کرتے ہیں: ”یا رب کریم! وہ جہنم سے پناہ مانگ رہے تھے۔“ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ”اگر وہ جہنم کو دیکھ لیتے تو کیا کرتے۔“ وہ عرض کرتے ہیں: ”تو پھر اس سے فرار حاصل کرنے میں اور زیادہ کوشش کرتے اور بہت زیادہ ڈرتے۔“ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ”گواہ ہو جاؤ، میں نے ان لوگوں کی مغفرت فرمادی۔“ ان میں سے ایک فرشتہ عرض کرتا ہے: ”یا الہی! ان میں ایک ایسا شخص بھی تھا، جو ذکر کرنے والوں میں سے نہیں تھا، بلکہ اپنے کسی کام سے آیا تھا اور ان میں بیٹھ گیا تھا۔“ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ”اے فرشتو! جو ذکر کرنے والوں کے ساتھ بیٹھ جائے، وہ بھی محروم نہیں رہتا۔“

(مسلم کتاب الذکر والدعاء، باب فضل مجالس الذکر، رقم ۲۶۸۹، ص ۱۳۴۳)

(۳) حضرت سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے دریافت فرمایا: ”کیا میں تمہارے اعمال میں سے ان اعمال کی خبر نہ دوں کہ جو اعمال میں سے سب سے بہتر، تمہارے مالک کے نزدیک سب سے زیادہ پاکیزہ، درجات کے لحاظ سے بلند و بالا اور خرچ کے اعتبار سے زرو مال سے بھی بہتر ہیں؟ اور اس سے بھی کہ تم کسی دشمن کا سامنا کرو اور پھر وہ تمہاری گردنیں کاٹ دیں اور تم ان کی گردنیں کاٹ دو؟“ انہوں نے عرض کی: ”یا رسول اللہ ﷺ! ضرور خبر دیجئے؟“ فرمایا: ”اللہ عزوجل کا ذکر کرنا۔“ (ترمذی، کتاب الدعوات، باب فضل الذکر، رقم ۳۳۸، ج ۵، ص ۲۴۵)

(۴) حضرت سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ

ﷺ سے دریافت کیا کہ ”اسلام کی بہترین خصلتیں کیا ہیں؟“ فرمایا: ”کسی سے دوستی کرو تو اللہ ﷻ کے لئے اور کسی سے دشمنی کرو تو اللہ کے لئے اور تیری زبان پر اللہ تعالیٰ کا ذکر جاری رہے۔“ (مشکوٰۃ المصابیح، کتاب الایمان، الفصل الثالث، رقم، ۲۸، ج ۱، ص ۵۷)

(۵) حضرت سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرمایا کرتے:

”ہر شے کے لئے کوئی نہ کوئی صفائی کرنے والی شے ہوتی ہے اور دلوں کی صفائی خدا کے ذکر سے ہوتی ہے۔“ (الترغیب والترہیب، کتاب الذکر، رقم، ۱۰، ج ۲، ص ۲۵۴)

(۶) حضرت سفیان بن عیینہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ”جب کوئی قوم جمع ہو کر اللہ

تعالیٰ کا ذکر کرتی ہے، تو شیطان اور دنیا اس سے ہٹ جاتے ہیں۔ شیطان، دنیا سے کہتا ہے: ”کیا تو دیکھ نہیں رہی کہ یہ کیا کر رہے ہیں؟“ وہ جواب دیتی ہے: ”انہیں چھوڑ دے، کیونکہ جب یہ متفرق ہوں گے، تو میں ان کی گردنیں پکڑ پکڑ کر تیرے پاس لاؤں گی۔“

(مکاشفۃ القلوب، الباب السابع والاربعون فی فضل ذکر اللہ تعالیٰ، ص ۱۷۸)

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی زبان ذکر اللہ میں استعمال کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الامین ﷺ

(3) دُرود پاک پڑھنا

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا،

”إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْلِيمًا ترجمہ کنز الایمان: بے شک اللہ اور اس کے فرشتے دور بھیجتے ہیں اس غیب بتانے والے (نبی) پر اے ایمان والو ان پر درود اور خوب سلام بھیجو۔“

(پ ۲۲ سورۃ الاحزاب آیت ۵۶)

عمر میں ایک بار درود شریف پڑھنا فرض ہے اور ہر جلسہ ذکر میں درود شریف پڑھنا واجب، خواہ خود نام اقدس لے یا دوسرے سے سُنے اور اگر ایک مجلس میں سو بار ذکر آئے تو ہر بار درود شریف پڑھنا چاہیے۔ (بہار شریعت، ج ۱ ص ۵۳۳ مکتبۃ المدینہ)

سرکارِ مدینہ، فیضِ گنجینہ، راحتِ قلب و سینہ ﷺ پر درود پاک پڑھنے کے بے شمار فضائل احادیثِ مبارکہ میں وارد ہوئے ہیں، چند روایات پیش خدمت ہیں،

(۱) فرمانِ مصطفیٰ ﷺ ہے: ”اللہ ﷻ کی خاطر آپس میں محبت رکھنے والے جب باہم ملیں اور مُصافحہ کریں اور نبی (ﷺ) پر درود پاک بھیجیں تو ان کے جدا ہونے سے پہلے دونوں کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔“

(مسند ابی یعلیٰ، رقم الحدیث ۲۹۰۱، ج ۳ ص ۹۵)

صلوا علی الحبیب صلی اللہ تعالیٰ علی محمد

(۲) فرمانِ مصطفیٰ ﷺ ہے: ”جس نے محمد ﷺ پر درود پاک پڑھا اور کہا،

”اللَّهُمَّ أَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ“ اس کے لیے میری شفاعت واجب ہوگئی۔“

(المعجم الاوسط، رقم الحدیث ۳۲۸۵، ج ۲ ص ۲۷۹)

صلوا علی الحبیب صلی اللہ تعالیٰ علی محمد

(۳) فرمانِ مصطفیٰ ﷺ ہے: ”مجھ پر کثرت سے درود پاک پڑھو بے شک

تمہارا مجھ پر درود پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔“

(الجامع الصغیر، رقم الحدیث ۱۲۰۶، ج ۲ ص ۱۱۲)

صلوا علی الحبیب صلی اللہ تعالیٰ علی محمد

(۴) فرمانِ مصطفیٰ ﷺ ہے: ”بے شک اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتہ میری قبر پر مقرر فرمایا ہے جسے تمام مخلوق کی آوازیں سننے کی طاقت عطا فرمائی ہے پس قیامت تک جو کوئی مجھ پر دُرودِ پاک پڑھتا ہے تو وہ مجھے اس کا اور اسکے باپ کا نام پیش کرتا ہے۔ کہتا ہے، فلاں بن فلاں نے آپ پر اس وقت دُرودِ پاک پڑھا ہے۔“

(مجمع الزوائد، کتاب الادعیۃ، رقم الحدیث ۲۹۱، ج ۱۰، ص ۲۵۱)

صلوا علی الحبیب صلی اللہ تعالیٰ علی محمد
(۵) فرمانِ مصطفیٰ ﷺ ہے:

”جو مجھ پر سو مرتبہ دُرودِ پاک پڑھے گا اللہ ﷻ اس کی سو حاجات پوری فرمائے گا، ان میں سے تیس دنیا کی ہیں اور ستر آخرت کی۔“

(کنز العمال، کتاب الاذکار، رقم الحدیث ۲۲۲۹، ج ۱، ص ۲۵۵)

صلوا علی الحبیب صلی اللہ تعالیٰ علی محمد

(۶) فرمانِ مصطفیٰ ﷺ ہے: ”جس نے یہ کہا جَزَی اللہ عَنَّا مَحْمَدًا مَا هُوَ أَهْلُهُ تو ستر فرشتے ایک ہزار دن تک اس کیلئے نیکیاں لکھتے رہیں گے۔“

(المجمع الکبیر، رقم الحدیث ۱۱۵۰۹، ج ۱۱، ص ۱۶۵)

صلوا علی الحبیب صلی اللہ تعالیٰ علی محمد

(۷) فرمانِ مصطفیٰ ﷺ ہے: ”بروزِ قیامت لوگوں میں سے میرے قریب تر وہ ہوگا جس نے دنیا میں مجھ پر زیادہ درودِ پاک پڑھے ہوں گے۔“

(ترمذی، کتاب الوتر، ج ۲، ص ۲۷)

صلوا علی الحبیب صلی اللہ تعالیٰ علی محمد

(۸) فرمانِ مصطفیٰ ﷺ ہے: ”مجھ پر دُرُود شریف پڑھو اللہ تعالیٰ تم پر رحمت بھیجے گا۔“
(تفسیر درمنثور، ج ۶، ص ۶۵۴)

صلوا علی الحبیب صلی اللہ تعالیٰ علی محمد
(۹) فرمانِ مصطفیٰ ﷺ ہے: ”اے لوگو! بے شک بروز قیامت اسکی دہشتوں اور حساب کتاب سے جلد نجات پانے والا شخص وہ ہوگا جس نے تم میں سے مجھ پر دنیا کے اندر بکثرت دُرُود شریف پڑھے ہوں گے۔“

(فردوس الاخبار، رقم الحدیث ۸۲۱۰، ج ۲، ص ۴۷۱)

صلوا علی الحبیب صلی اللہ تعالیٰ علی محمد
(۱۰) فرمانِ مصطفیٰ ﷺ ہے: ”جس نے مجھ پر سو مرتبہ دُرُود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھ دیتا ہے کہ یہ نفاق اور جہنم کی آگ سے آزاد ہے اور اُسے بروز قیامت شہداء کے ساتھ رکھے گا۔“

(مجمع الزوائد، رقم الحدیث ۱۷۲۹۸، ج ۱۰، ص ۲۵۳)

صلوا علی الحبیب صلی اللہ تعالیٰ علی محمد
(۱۱) فرمانِ مصطفیٰ ﷺ ہے: ”جو مجھ پر ایک دن میں ایک ہزار بار دُرُود پاک پڑھے گا وہ اُس وقت تک نہیں مرے گا جب تک جنت میں اپنا مقام نہ دیکھ لے۔“

(الترغیب والترہیب، کتاب الذکر والدعاء ج ۲، ص ۳۲۸)

صلوا علی الحبیب صلی اللہ تعالیٰ علی محمد
(۱۲) فرمانِ مصطفیٰ ﷺ ہے: ”جس نے دن اور رات میں میری طرف شوق و محبت کی وجہ سے تین تین مرتبہ دُرُود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ پر حق ہے کہ وہ اُس کے اُس

دن اور اُس رات کے گناہ بخش دے۔“ (الترغیب والترہیب، کتاب الذکر، ج ۲، ص ۳۲۸)

صلوا علی الحبيب صلی اللہ تعالیٰ علی محمد
اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی زبان دُرودِ پاک پڑھنے میں استعمال کرنے کی توفیق عطا
فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین ﷺ

(4) نعتِ رسول ﷺ پڑھنا

سید المحبوبین ﷺ کا ذکر نورِ ایمان و سرورِ جان ہے اور آپ کا ذکر بعینہ ذکرِ رحمن
عز وجل ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ”وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ“ ترجمہ کنز الایمان: اور
ہم نے تمہارے لئے تمہارا ذکر بلند کر دیا۔ (پ ۳۰، الم نشرح: ۴).....“

حدیث شریف میں ہے کہ اس آیت کریمہ کے نزول کے بعد سیدنا جبرائیل
امین علیہ السلام حاضر بارگاہ ہوئے اور عرض کی: ”آپ کا رب فرماتا ہے کیا تم جانتے ہو
کہ میں نے کیسے بلند کیا تمہارے لئے تمہارا ذکر؟“ نبی کریم ﷺ نے جواب دیا، ”اللہ
اعلم“، ارشاد ہوا: ”اے محبوب میں نے تمہیں اپنی یادوں میں سے ایک یاد کیا کہ جس
نے تمہارا ذکر کیا بے شک اس نے میرا ذکر کیا۔“ (ماخوذ من فتاویٰ رضویہ، ج ۱۰، نصف آخر، ص ۱۳۵)

حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ مسجد نبوی شریف میں منبر شریف پر کھڑے ہو کر
نعتِ مصطفیٰ ﷺ پڑھا کرتے تھے اور سننے والوں میں ہمارے آقا و مولیٰ ﷺ بھی شامل
ہوتے تھے۔ آپ ﷺ فرمایا کرتے: ”اے اللہ! روح القدس کے ذریعے حسان کی مدد
فرما۔“ ذوق میں اضافے کے لئے سیدنا حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کا ایک نعتیہ شعر ملاحظہ
ہو، آپ فرماتے ہیں،

وَأَحْسَنُ مِنْكَ لَمْ تَرْقُطْ عَيْنِي
وَأَجْمَلُ مِنْكَ لَمْ تَلِدِ النِّسَاءُ
خُلِقْتَ مُبْرَأً مِّنْ كُلِّ عَيْبٍ
كَانَكَ قَدْ خُلِقْتَ كَمَا تَشَاءُ

ترجمہ:

- (۱) آپ سے بڑھ کر کوئی حسین کبھی میری آنکھ نے دیکھا ہی نہیں،
- (۲) آپ سے بڑھ کر حسین و جمیل کسی عورت نے نہیں جنا،
- (۳) آپ ہر عیب سے پاک پیدا کئے گئے ہیں،
- (۴) گویا کہ آپ کو ویسا ہی پیدا کیا گیا جیسا آپ چاہتے تھے۔

(سبحان اللہ عزوجل)

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی زبان نعتِ رسول مقبول ﷺ میں استعمال کرنے کی توفیق

عطا فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین ﷺ

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY

www.pdfbooksfree.pk

(5) شکرِ خدا ﷻ کرنا

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ تَرْجُمَةُ كُنْزِ الْإِيمَانِ: اگر احسان مانو گے تو میں

تمہیں اور دوں گا۔ (پ ۱۳، ابراہیم: ۷)

صدر الافاضل مولانا نعیم الدین مراد آبادی علیہ الرحمۃ تفسیر خزان العرفان میں

اس آیت کے تحت لکھتے ہیں: ”اس آیت سے معلوم ہوا کہ شکر سے نعمت زیادہ ہوتی ہے۔

شکر کی اصل یہ ہے کہ آدمی نعمت کا تصور اور اس کا اظہار کرے اور حقیقتِ شکر یہ ہے کہ

منعم (یعنی نعمت دینے والے) کی نعمت کا اس کی تعظیم کے ساتھ اعتراف کرے اور نفس کو اس

کا خوگر بنائے۔“

حضرت سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ اس بات پر بہت خوش ہوتا ہے کہ بندہ ہر نوالے اور ہر گھونٹ پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرے۔“ (ترمذی، باب ماجاء فی الحمد علی الطعام، ص ۱۸۳۶)

اور حضرت سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرور کونین ﷺ نے فرمایا: ”افضل مال ذکر میں مشغول رہنے والی زبان، شکر کرنے والا دل اور نیک مؤمنہ بیوی جو ایمان پر اپنے شوہر کی مددگار ہو۔“ (ترمذی، کتاب التفسیر، باب من سورۃ التوبۃ، رقم ۳۱۰۵، ص ۶۵)

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی زبان شکر کرنے میں استعمال کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الامین ﷺ

(6) علم دین سکھانا

رحمت عالم ﷺ نے فرمایا: ”صرف دو چیزوں پر رشک کرنا اچھا ہے ایک وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے مال دیا ہو اور وہ اس کو نیکی کے راستے میں خرچ کرتا ہو اور دوسرا وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے دین کا علم عطا فرمایا اور وہ اس کے مطابق فیصلے کرتا ہو اور دوسروں کو یہ علم سکھاتا ہو۔“ (بخاری، کتاب العلم، رقم ۷۳، ج ۱ ص ۴۳)

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی زبان علم دین سکھانے میں استعمال کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین ﷺ

(7) صالحین کا ذکر خیر کرنا

روایت میں ہے: ”عِنْدَ ذِكْرِ الصَّالِحِينَ تَنْزِلُ الرَّحْمَةُ لِعَنِي نِيكَ لوگوں کے ذکر کے وقت رحمت نازل ہوتی ہے۔“ (کشف الخفاء رقم ۱۷۷۰، ج ۲ ص ۶۵)

لہذا! اپنے اسلاف کی حیات مقدسہ کے روشن ابواب لوگوں کے سامنے بیان کرنا تاکہ وہ بھی ان اکابرین کے نقش قدم پر چلیں، خیر و برکت کا باعث ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی زبان صالحین کا ذکر کرنے میں استعمال کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین ﷺ

(8) نیکی کی دعوت دینا

سورہ حم السجدہ میں ہے: ”وَمَنْ أَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَا إِلَى اللَّهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَقَالَ إِنَّنِي مِنَ الْمُسْلِمِينَ“۔ ترجمہ کنز الایمان: اور اس سے زیادہ کس کی بات اچھی جو اللہ کی طرف بلائے اور نیکی کرے اور کہے میں مسلمان ہوں۔“ (پ ۲۲، السجدہ: ۳۳)

رحمت کو نین ﷺ نے فرمایا: ”نیکی کی طرف راہنمائی کرنے والا بھی نیکی کرنے والے کی طرح ہے۔“ (جامع ترمذی، رقم ۲۶۷۹، ج ۴، ص ۳۰۵)

حضرت سیدنا امام محمد غزالی علیہ الرحمۃ نقل فرماتے ہیں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بارگاہ الہی ﷺ میں عرض کی: ”یا اللہ ﷻ! جو اپنے بھائی کو بلائے، اسے نیکی کا حکم دے اور برائی سے منع کرے تو اس کی جزا کیا ہے؟“ ارشاد فرمایا، ”میں اس کی ہر بات پر ایک سال کی عبادت کا ثواب لکھتا ہوں اور اسے جہنم کی سزا دینے میں مجھے حیا آتی ہے۔“ (مکاشفۃ القلوب، باب فی الامر والمعرف، ص ۴۸)

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی زبان نیکی کی دعوت دینے میں استعمال کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین ﷺ

(9) کھانے اور پینے سے پہلے بسم اللہ پڑھنا

حضرت سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ سرورِ عالم ﷺ نے فرمایا کہ جس کھانے پر بسم اللہ نہ پڑھی جائے اس کھانے کو شیطان اپنے لیے حلال سمجھتا ہے۔

(مسلم، رقم ۲۰۱۷، ص ۱۱۱۶)

اور حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: ”اونٹ کی طرح ایک سانس میں کوئی چیز نہ پیو۔ بلکہ دو تین مرتبہ پیو اور جب پیو بسم اللہ کہہ لو اور جب منہ سے ہٹاؤ تو الحمد للہ کہو۔“

(ترمذی، کتاب الاشریہ، رقم ۱۸۹۲، ج ۳، ص ۳۵۲)

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی زبان کھانے اور پینے سے پہلے بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھنے میں استعمال کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین ﷺ

(10) کھانے یا پینے کے بعد حمدِ الہی بجالانا

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرورِ عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”اللہ تعالیٰ اس بندے سے یقیناً راضی ہوتا ہے جو کھانا کھاتا ہے تو اس پر اس کی حمد بجالاتا ہے اور پانی پیتا ہے تو اس پر بھی اس کی حمد و ثنا کرتا ہے۔“

(الترغیب والترہیب، کتاب الطعام، رقم ۳، ج ۳، ص ۱۰۷)

(11) کسی کے عیوب کی پردہ پوشی کرنا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرور کونین ﷺ نے فرمایا: ”جو کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرے اللہ اسکی دنیا و آخرت میں پردہ پوشی کرے گا۔“
(مجمع الزوائد، کتاب الحدود، باب الستر علی المسلمین، رقم الحدیث ۱۰۴۷۲، ج ۶، ص ۳۷۱)

جبکہ حضرت سیدنا ابو طلحہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ”جو مسلمان کسی مسلمان کی ایسی جگہ مدد نہ کرے جہاں اس کی عزت پامال کی جا رہی ہو اور اسے گالیاں دی جا رہی ہوں تو اللہ ﷻ اسے ایسی جگہ رسوا کرے گا جہاں وہ اپنی مدد کا خواہش مند ہوگا اور جو مسلمان کسی مسلمان کی ایسی جگہ مدد کرے جہاں اسے گالیاں دی جا رہی ہوں اور اس کی عزت پامال کی جا رہی ہو تو اللہ ﷻ اس کی ایسی جگہ مدد فرمائے گا جہاں وہ اپنی مدد کا خواہش مند ہوگا۔“
(ابوداؤد کتاب الادب باب من رو عن مسلم غیبتہ رقم ۴۸۸۴ ج ۲ ص ۳۵۵)

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی زبان اسلامی بھائیوں کی پردہ پوشی میں استعمال کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین ﷺ

(12) مسلمانوں کے درمیان صلح کروانا

اللہ ﷻ ارشاد فرماتا ہے:

”لَا خَيْرَ فِي كَثِيرٍ مِّنْ نَّجْوَاهُمْ إِلَّا مَنْ أَمَرَ بِصَدَقَةٍ أَوْ مَعْرُوفٍ أَوْ إِصْلَاحٍ بَيْنَ النَّاسِ وَمَن يَفْعَلْ ذَلِكَ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ

اللّٰهُ فَسَوْفَ نُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا ترجمہ کنز الایمان: ان کے اکثر مشوروں میں کچھ بھلائی نہیں مگر جو حکم دے خیرات یا اچھی بات یا لوگوں میں صلح کرنے کا اور جو اللہ کی رضا چاہنے کو ایسا کرے اسے عنقریب ہم بڑا ثواب دیں گے۔“ (پ ۵، سورۃ النساء: ۱۱۴) اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

”اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ فَاصْلِحُوْا بَيْنَ اَخَوِيْكُمْ وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ“ ترجمہ کنز الایمان: مسلمان مسلمان بھائی ہیں تو اپنے دو بھائیوں میں صلح کرو اور اللہ سے ڈرو کہ تم پر رحمت ہو۔“ (پ ۲۶، سورۃ الحجرات: ۱۰)

حضرت سیدنا ابوذرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ”کیا میں تمہیں روزہ، نماز اور صدقہ کے درجہ سے افضل عمل نہ بتاؤں؟“ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: ”یا رسول اللہ ﷺ ضرور بتائیے۔“ ارشاد فرمایا: ”وہ روٹھے ہوؤں میں صلح کر دینا ہے کیونکہ روٹھے ہوؤں میں فسادِ الناحیہ کو کاٹ دیتا ہے۔“ (سنن ابی داؤد، کتاب الادب، رقم ۴۹۱۹، ج ۴، ص ۳۶۵)

جبکہ حضرت سیدنا عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”سب سے افضل صدقہ روٹھے ہوئے لوگوں میں صلح کر دینا ہے۔“ (الترغیب والترہیب، کتاب الادب، باب اصلاح بین الناس، رقم ۶، ج ۳، ص ۳۲۱)

اور حضرت سیدنا انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ”جو شخص لوگوں کے درمیان صلح کرائے گا اللہ ﷻ اس کا معاملہ درست فرمادے گا اور اسے ہر کلمہ بولنے پر ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب عطا فرمائے گا اور وہ جب لوٹے گا

تو اپنے پچھلے گناہوں سے مغفرت یافتہ ہو کر لوٹے گا۔“

(الترغیب والترہیب، کتاب الادب، باب اصلاح بین الناس، رقم ۹، ج ۳، ص ۳۲۱)

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی زبان مسلمانوں میں صلح کروانے میں استعمال کرنے کی

توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین ﷺ

(13) غم خواری کرنا

(1) حضرت سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جو

کسی غمزدہ شخص سے تعزیت (یعنی اس کی غم خواری) کرے گا اللہ ﷻ اسے تقویٰ کا لباس پہنائے گا اور روحوں کے درمیان اس کی روح پر رحمت فرمائے گا اور جو کسی مصیبت زدہ

سے تعزیت کرے گا اللہ ﷻ اسے جنت کے جوڑوں میں سے دو ایسے جوڑے عطا پہنائے گا جن کی قیمت دنیا بھی نہیں ہو سکتی۔“ (المعجم الاوسط، رقم ۹۲۹۲، ج ۶، ص ۴۲۹)

(2) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرورِ عالم ﷺ نے فرمایا ”جس

نے کسی مصیبت زدہ کی تعزیت کی تو اسے مصیبت زدہ کے برابر اجر ملے گا۔“

(الترغیب والترہیب، رقم ۶، ج ۳، ص ۱۷۹)

(3) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا

”مسلمان جب اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کو گیا تو واپس ہونے تک ہمیشہ جنت کے پھل چننے میں رہا۔“ (بخاری، رقم الحدیث ۲۵۶۸، ص ۱۳۸۹)

(4) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرورِ کونین ﷺ نے فرمایا ”جو

مسلمان کسی مسلمان کی عیادت کے لیے صبح کو جائے تو شام تک اس کے لیے ستر ہزار

فرشتے استغفار کرتے ہیں اور شام کو جائے تو صبح تک ستر ہزار فرشتے استغفار کرتے ہیں اور اس کے لیے جنت میں ایک باغ ہوگا۔“ (سنن الترمذی، رقم الحدیث ۹۷۱، ج ۲، ص ۲۹۰)

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی زبان کسی غم زدہ کی غم خواری کرنے میں استعمال کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین ﷺ

(14) کسی کی عزت بچانا

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرور کونین ﷺ نے فرمایا: ”جس نے دنیا میں اپنے بھائی کی عزت کی حفاظت کی تو روز قیامت اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ بھیجے گا جو جہنم سے اسکی حفاظت کرے گا۔“

(الترغیب والترہیب، کتاب الادب وغیرہ، الترہیب من الغیۃ، رقم الحدیث ۳۹، ج ۳، ص ۳۳۴)

اور حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرور عالم ﷺ نے فرمایا: ”جس نے اپنے بھائی کی عزت کا دفاع کیا اللہ تعالیٰ روز قیامت اس سے جہنم کا عذاب دور کر دے گا اور پھر حضور نے آیۃ مبارکہ تلاوت کی:

”وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِينَ“ ترجمہ کنز الایمان: اور ہمارے

ذمہ کرم پر ہے مسلمانوں کی مدد فرمانا۔“ (پ ۲۱، الروم: ۴۷)

(الترغیب والترہیب، کتاب الادب، رقم الحدیث ۳۷، ج ۳، ص ۳۳۴)

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی زبان اسلامی بھائی کی عزت کا دفاع کرنے میں استعمال

کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین ﷺ

(15) سچ بولنا

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

”وَالصّٰدِقِیْنَ وَالصّٰدِقٰتِ وَالصّٰبِرِیْنَ وَالصّٰبِرٰتِ
وَالْخٰشِعِیْنَ وَالْخٰشِعٰتِ وَالْمُتَصَدِّقِیْنَ وَالْمُتَصَدِّقٰتِ وَالصّٰاِئِمِیْنَ
وَالصّٰئِمٰتِ وَالْحٰفِظِیْنَ فُرُوجَهُمْ وَالْحٰفِظٰتِ وَالذّٰكِرِیْنَ اللّٰهَ
كَثِیْرًا وَالذّٰكِرٰتِ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ مَغْفِرَةً وَّ اَجْرًا عَظِیْمًا“

ترجمہ کنز الایمان: اور سچے اور سچیاں اور صبر والے اور صبر والیاں اور عاجزی کرنے والے اور عاجزی کرنے والیاں اور خیرات کرنے والے اور خیرات کرنے والیاں اور روزے والے اور روزے والیاں اور اپنی پارسائی نگاہ رکھنے والے اور نگاہ رکھنے والیاں اور اللہ کو بہت یاد کرنے والے اور یاد کرنے والیاں ان سب کے لئے اللہ نے بخشش اور بڑا ثواب تیار کر رکھا ہے۔“ (پ ۲۲، سورۃ الاحزاب: ۳۵)

(۱) حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ”سچائی کو اپنے اوپر لازم کر لو کیونکہ یہ نیکی کے ساتھ ہے اور یہ دونوں جنت میں ہیں اور جھوٹ سے بچتے رہو کیونکہ یہ گناہ کے ساتھ ہے اور یہ دونوں جہنم میں ہیں“ (الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان، باب الکذب، رقم ۵۷۰۴، ج ۷، ص ۴۹۴)

(۲) حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرکارِ مدینہ ﷺ نے فرمایا: ”سچ انسان کو بھلائی کی طرف لیجاتا اور بھلائی جنت کی طرف لیجاتی ہے انسان سچ بولتا رہتا ہے یہاں تک کہ اللہ کے نزدیک سچا لکھا جاتا ہے اور جھوٹ انسان کو برائی کی

طرف لے جاتا اور برائی جہنم کی طرف لے جاتی ہے، انسان جھوٹ بولتا رہتا ہے یہاں تک کہ اللہ کے نزدیک جھوٹا لکھا جاتا ہے۔“

(بخاری، کتاب الادب، رقم الحدیث ۶۰۹۴، ج ۴، ص ۱۲۵)

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی زبان سچ بولنے میں استعمال کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الامین ﷺ

(16) جائز سفارش کرنا

حضرت ابو موسیٰؓ سے روایت ہے کہ جب مدنی آقا ﷺ کی بارگاہ اقدس میں کوئی سائل یا ضرورت مند حاضر ہوتا تو آپ ﷺ فرماتے: ”(حاجت روائی میں) اسکی سفارش کرو اجر پاؤ گے، اللہ تعالیٰ اپنے رسول کے ذریعے جو چاہتا ہے فیصلہ کرتا ہے۔“

(صحیح بخاری، کتاب الادب، رقم الحدیث ۶۰۲۷، ج ۴، ص ۱۰۷)

جبکہ حضرت سیدنا معاویہؓ سے مروی ہے کہ تاجدارِ مدینہ ﷺ نے فرمایا: ”سفارش کر کے اجر پاؤ، تم میں سے کسی کی حاجت دیکھ کر میں اسے ذہن نشین کر لیتا ہوں کہ کب تم اسے حل کروا کر اجر پاؤ گے؟“

(ابوداؤد، کتاب الادب، باب فی الشفاعۃ رقم ۵۱۳۲، ج ۴، ص ۴۳۱)

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی زبان جائز سفارش کرنے میں استعمال کرنے کی توفیق عطا

فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین ﷺ

(17) اذان دینا

(۱) حضرت سیدنا ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”اذان کی انتہاء تک مؤذن کی مغفرت کر دی جاتی ہے اور اس کے لئے ہر خشک و تر چیز استغفار کرتی ہے۔“ (مسند احمد، مسند عبداللہ بن عمر بن خطاب، رقم ۶۲۱۰، ج ۲، ص ۵۰۰)

(۲) تاجدارِ مدینہ ﷺ کا فرمانِ خوشبودار ہے: ”ثواب کے لئے اذان دینے والا اس شہید کی مانند ہے جو خون میں لتھڑا ہوا ہو اور جب مرے گا تو قبر میں اس کے جسم میں کیڑے نہیں پڑیں گے۔“ (الترغیب والترہیب، ج ۱، ص ۱۱۲)

(۳) سلطانِ مدینہ ﷺ کا فرمانِ باقرینہ ہے: ”جس نے ایمان کی بنا پر حصولِ ثواب کے لئے پانچوں نمازوں کی اذان کہی اس کے پچھلے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔“ (کنز العمال، رقم ۲۰۹۰۲، ص ۲۸۷)

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی زبان اذان دینے میں استعمال کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین ﷺ

(۱۸) اذان و اقامت کا جواب دینا

(۱) امیر المومنین حضرت سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

رحمتِ عالم ﷺ نے فرمایا ”جب مؤذن اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہے تو تم میں سے کوئی اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہے، پھر مؤذن اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ کہے تو وہ شخص اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ کہے، پھر مؤذن اَشْهَدُ اَنْ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ کہے تو وہ شخص اَشْهَدُ اَنْ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ کہے، پھر مؤذن حَيَّ عَلَى الصَّلٰوة کہے تو وہ شخص لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ کہے، پھر مؤذن حَيَّ عَلَى الْفَلَاح کہے تو وہ شخص لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ کہے، پھر جب مؤذن اَللّٰهُ

اَكْبَرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ کہے تو وہ شخص اَللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ کہے اور جب مَوْزَن لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہے اور یہ شخص دل سے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہے تو جنت میں داخل ہوگا۔“
(صحیح مسلم، کتاب الصلوٰۃ، باب استجاب القول مثل قول الموزن الخ، رقم ۳۸۵ ص ۲۰۳)

(۲) ایک مرتبہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا، ”اے خواتین کے گروہ! جب تم

بلال رضی اللہ عنہ کی اذان اور اقامت سنو تو جیسے یہ کہے تم بھی اسی طرح کہہ لیا کرو کہ اللہ عزوجل تمہارے لئے ہر کلمہ کے بدلے ایک لاکھ نیکیاں لکھے گا اور ایک ہزار درجات بلند فرمائے گا اور ایک ہزار گناہ مٹائے گا۔“ یہ سن کر عرض کی، ”یہ فضیلت تو عورتوں کے لئے ہے مردوں کیلئے کیا ہے؟“ تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا ”مردوں کیلئے اس سے دگنا ثواب ہے۔“ (کنز العمال، رقم ۲۱۰۰۶، ج ۷، ص ۲۸۷)

(۳) حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک صاحب جن کا بظاہر کوئی بہت بڑا نیک عمل نہ تھا، وہ فوت ہو گئے تو رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کرام علیہم الرضوان کی موجودگی میں فرمایا: ”کیا تمہیں معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے جنت میں داخل کر دیا ہے۔“ اس پر لوگ متعجب ہوئے کیونکہ بظاہر ان کا کوئی بڑا عمل نہ تھا۔ چنانچہ ایک صحابی رضی اللہ عنہ ان کے گھر گئے اور ان کی بیوہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ ان کا کوئی خاص عمل ہمیں بتائیے۔ انہوں نے جواب دیا: ”اور تو کوئی خاص بڑا عمل مجھے معلوم نہیں، صرف اتنا جانتی ہوں کہ دن ہو یا رات، جب بھی وہ اذان سنتے تو جواب ضرور دیتے تھے۔“ (ملخص من ابن عساکر، ج ۴۰، ص ۴۱۲)

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی زبان اذان و اقامت کا جواب دینے میں استعمال کرنے

کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین ﷺ

(19) اذان کے بعد دعا مانگنا

حضرت سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا ”جو اذان سننے کے بعد یہ دعا پڑھے گا قیامت کے دن اسکے لئے میری شفاعت حلال ہوگی،

”اللَّهُمَّ رَبَّ هَذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلَاةِ الْقَائِمَةِ آتِ مُحَمَّدًا الْوَسِيلَةَ وَالْفَضِيلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَحْمُودًا الَّذِي وَعَدْتَهُ“ ترجمہ: اے اللہ ﷻ اے اس کا مل دعوت اور قائم کی جانے والی نماز کے رب محمد ﷺ کو وسیلہ اور فضیلت عطا فرما اور انہیں اس مقام محمود پر پہنچا جس کا تو نے ان سے وعدہ فرمایا ہے۔“

(صحیح بخاری، کتاب الاذان، باب الدعاء عند النداء، رقم ۶۱۳، ج ۱ ص ۲۲۳)

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی زبان اذان کے بعد اس دعا کے مانگنے میں استعمال کرنے

کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین ﷺ

(20) دعا مانگنا

(۱) حضرت سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ

نے فرمایا: ”کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتاؤں جو تمہیں دشمنوں سے نجات دلائے اور

تمہارے رزق میں اضافہ کر دے؟ اپنے دن اور رات میں اللہ ﷻ سے دعا مانگا کرو

کیونکہ دعا مومن کا ہتھیار ہے۔“ (مجمع الزوائد، کتاب الادعیۃ، رقم ۱۹۹، ج ۱ ص ۲۲۱)

(۲) حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے

فرمایا: ”دعا مومن کا ہتھیار، دین کا ستون اور زمین و آسمان کا نور ہے۔“

(مستدرک، کتاب الدعاء والتکبر والذکر، رقم ۱۸۵۵، ج ۲، ص ۱۶۲)

(۳) حضرت سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”دعا عبادت کا مغز ہے۔“

(ترمذی، کتاب الدعوات، باب ماجاء فی فضل الدعاء، رقم ۳۳۸۲، ج ۵، ص ۲۴۳)

(۴) ام المومنین حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت

ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”احتیاط تقدیر سے بے نیاز نہیں کرتی اور دعا نازل شدہ

اور غیر نازل شدہ آفات سے نفع دیتی ہے اور جب کوئی آفت نازل ہوتی ہے تو اس کا

سامنا دعا سے ہوتا ہے اور دونوں قیامت تک لڑتی رہتی ہیں۔“

(مستدرک للحاکم، رقم ۱۸۵۶، ج ۲، ص ۱۶۲)

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی زبان دعا مانگنے میں استعمال کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الامین ﷺ

(21) نرم گفتگو کرنا

حضرت سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے

فرمایا: ”کیا میں تمہیں اس شخص کے بارے میں خبر دوں جس پر جہنم حرام ہے جہنم نرم خور نرم

دل اور آسان خوشخص پر حرام ہے۔“ (ترمذی، کتاب صفۃ القیامۃ، رقم ۲۴۹۶، ج ۴، ص ۲۲۰)

اور حضرت سیدنا جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں سید العالمین ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”بروز محشر تم میں سے میرے سب سے زیادہ محبوب اور تم میں سے میری مجلس میں سب سے زیادہ قریب وہ لوگ ہوں گے جو تم میں اچھے اخلاق والے اور نرم خو ہوں، وہ لوگوں سے الفت رکھتے ہوں اور لوگ ان سے محبت کرتے ہوں۔ اور تم میں میرے لیے سب سے زیادہ قابل نفرت اور قیامت کے دن میری مجلس میں مجھ سے سب سے زیادہ دُور منہ بھر کر باتیں کرنے والے، باتیں بنا کر لوگوں کو مرغوب کرنے والے اور تکبر کرنے والے ہونگے۔“ (سنن الترمذی، کتاب البر والصلة، ج ۳، رقم ۲۰۲۵، ص ۴۱۰)

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی زبان نرم گفتگو کرنے میں استعمال کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین ﷺ

(22) چھینک کا جواب دینا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ سرورِ عالم ﷺ نے فرمایا کہ جب کسی کو چھینک آئے تو اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہے اور اس کا بھائی یا ساتھ والا یَرْحَمُکَ اللّٰہ کہے جب یَرْحَمُکَ اللّٰہ کہہ لے تو چھینکنے والا جواب میں یہ کہے یَهْدِیْکُمْ اللّٰہ وَيُصْلِحْ بِاَلْکُمْ۔ (بخاری، کتاب الادب، رقم ۶۲۲۴، ج ۴، ص ۱۶۳)

مسئلہ:

اگر چھینکنے والا الحمد للہ کہے تو سننے والے پر فوراً اس طرح جواب دینا (یعنی یَرْحَمُکَ اللّٰہ کہنا) واجب ہے کہ وہ سن لے۔ (بہار شریعت، حصہ ۱۶، ص ۶۱۶)

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی زبان چھینک کا جواب دینے میں استعمال کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین ﷺ

(23) اپنے مسلمان بھائی کے لئے دعا کرنا

حضرت سیدنا ابوذرؓ داء اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ”جو مسلمان بندہ اپنے بھائی کی غیر موجودگی میں اس کے لئے دعا مانگتا ہے تو اس کا موکل فرشتہ کہتا ہے کہ تیرے لئے بھی اس کی مثل ہے۔“

(مسلم، کتاب الذکر والدعاء، رقم ۳۲۷۲، ج ۱، ص ۱۳۶۲)

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی زبان اسلامی بھائی کے لئے دعائے خیر کرنے میں استعمال کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین ﷺ

(24) ایک دوسرے کو سلام کرنا

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا:

”وَإِذَا حَيَّيْتُمْ بِحَيَّةٍ فَحَيُّوا بِأَحْسَنَ مِنْهَا أَوْ رُدُّوْهَا ط إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ حَسِيْبًا ترجمہ کنز الایمان: اور جب تمہیں کوئی کسی لفظ سے سلام کرے تو تم اس سے بہتر لفظ جواب میں کہو یا وہی کہہ دو بے شک اللہ ہر چیز پر حساب لینے والا ہے۔“ (پ ۵، النساء: ۸۶)

(۱) حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ سرورِ عالم ﷺ نے فرمایا: ”کیا میں تم کو ایسی بات نہ بتاؤں کہ جب تم اس پر عمل کرو تو تمہارے درمیان محبت بڑھے اور وہ یہ ہے کہ آپس میں سلام کو رواج دو۔“ (مسلم، کتاب الایمان، رقم ۵۴، ص ۴۷)

(۲) حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ سرورِ عالم ﷺ نے فرمایا: ”اے بیٹے! جب تم گھر میں داخل ہو تو گھر والوں کو سلام کرو کیونکہ تمہارا سلام تیرے لیے اور

تیرے گھر والوں کے لیے برکت کا سبب ہوگا۔“

(ترمذی، کتاب الاستئذان، رقم ۲۷۱۵، ج ۴، ص ۳۲۴)

(۳) حضرت سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ

نے فرمایا: ”سلام کو عام کرو سلامتی پالو گے۔“

(الاحسان بترتیب ابن حبان، کتاب البر والاحسان، باب ذکر اثبات السلام، رقم ۴۹۱، ج ۱، ص ۳۵۷)

مسئلہ:

جو لوگ قرآن شریف یا وعظ سننے سنانے میں مشغول ہوں یا پڑھنے پڑھانے

میں لگے ہوں انہیں سلام نہ کیا جائے۔ (بہار شریعت، حصہ ۱۶، مسئلہ نمبر ۱۸، ص ۶۰۹)

مسئلہ:

خط میں سلام لکھا ہوتا ہے اس کا بھی جواب دینا واجب ہے اس کی دو صورتیں ہیں، ایک تو یہ کہ زبان سے جواب دے اور دوسرا یہ کہ سلام کا جواب لکھ کر بھیج دے لیکن چونکہ جواب سلام دینا فوراً واجب ہے اور خط کا جواب دینے میں کچھ نہ کچھ تاخیر ہو ہی جاتی ہے لہذا فوراً زبان سے سلام کا جواب دے دے۔ اعلیٰ حضرت قدس سرہ جب خط پڑھا کرتے تو خط میں جو السلام علیکم لکھا ہوتا، اس کا جواب زبان سے دے کر بعد کا مضمون پڑھتے۔ (بہار شریعت، حصہ ۱۶، مسئلہ نمبر ۲۵، ص ۶۱۰)

مسئلہ:

کسی نے کہا کہ فلاں کو میرا سلام کہہ دینا اور اس نے وعدہ کر لیا تو سلام پہنچانا واجب ہے اگر نہیں پہنچائے گا تو گنہگار ہوگا۔ (بہار شریعت، حصہ ۱۶، مسئلہ نمبر ۲۴، ص ۶۱۰)

مسئلہ:

کسی نے (کسی کو) سلام بھیجا تو وہ اس طرح جواب دے کہ پہلے پہنچانے والے

کو پھر اس کو جس نے سلام بھیجا ہے یعنی یوں کہے، ”علیک وعلیہ السلام۔“

(بہار شریعت، حصہ ۱۶، مسئلہ نمبر ۲۴، ص ۶۱۰)

مسئلہ:

سلام کرنا سنت اور سلام کا جواب فوراً دینا واجب ہے، بلا عذر تاخیر گناہ ہے۔

(بہار شریعت، حصہ ۱۶، مسئلہ نمبر ۲، ص ۶۰۷، ۶۰۸)

مسئلہ:

سلام کرنے والے کو چاہئے کہ سلام کرتے وقت دل میں یہ نیت کرے کہ اس شخص کی جان اس کا مال اس کی عزت اس کی آبرو سب کچھ میری حفاظت میں ہے اور میں ان میں سے کسی چیز میں دخل اندازی کرنا حرام جانتا ہوں۔ (ماخوذ از بہار شریعت، حصہ ۱۶، ص ۶۰۷)

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی زبان سلام کرنے میں استعمال کرنے کی توفیق عطا

فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین ﷺ

(3) بعض صورتوں میں نفع بخش اور بعض میں نقصان دہ کلام:

اس طرح کا کلام وہی کرے جو اس کی باریکیوں کو سمجھتا ہو وگرنہ

خاموش رہنے میں ہی عافیت ہے۔ حضرت سیدنا امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ”جب تم کوئی بات کرنے لگو تو پہلے اس پر غور کر لو، اگر تمہیں کوئی فائدہ نظر آئے تو کہہ ڈالو اور اگر تم شش و پنج میں پڑ جاؤ تو خاموش رہو یہاں تک کہ تم پر اس کی افادیت کھل جائے۔“

(المسطرف فی کل فن مستطرف، الباب الثالث عشر، ج ۱، ص ۱۳۵)

جبکہ حضرت سیدنا ابراہیم تیمی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ ”جب مؤمن بات کرنا

چاہتا ہے تو دیکھتا ہے، اگر کوئی فائدہ محسوس ہو تو بات کرتا ہے ورنہ خاموش رہتا ہے۔“

(احیاء العلوم، کتاب آفات اللسان، ج ۳، ص ۱۳۲)

اس کی تفصیل کے لئے سیدنا امام محمد غزالی علیہ الرحمۃ کی مایہ ناز تصنیف احیاء العلوم (جلد سوم) کا مطالعہ فرمائیں۔

(4) فضول کلام:

اس سے مراد وہ کلام ہے جس سے کوئی دنیوی یا اخروی فائدہ حاصل نہ ہو۔ ایسے کلام میں مشغول ہونے سے احتراز ضروری ہے کیونکہ اس گفتگو میں صرف ہونے والے وقت کو نفع بخش کلام میں خرچ کیا جاسکتا تھا اور نفع سے محرومی بھی ایک طرح کا نقصان ہی ہے۔ لہذا! انسان کو چاہئے کہ یا تو اچھا کلام کرے ورنہ خاموش رہے، جیسا کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ ﷺ نے فرمایا: ”کسی شخص کا بیکار باتوں کو چھوڑ دینا حسن اسلام میں سے ہے۔“

(سنن الترمذی، کتاب الزہد، رقم الحدیث ۲۳۲۲، ج ۴، ص ۱۴۲)

جبکہ حضرت سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ”میں تمہیں فضول کلام سے ڈراتا ہوں، انسان کے لئے اتنی ہی بات کافی ہے جو اس کی حاجت کے مطابق ہو۔“ (احیاء العلوم، کتاب آفات اللسان، ج ۳، ص ۱۴۲)

اور امام مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حکیم لقمان رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا، ”ہم آپ کا جو مقام دیکھ رہے ہیں، آپ اس پر کس طرح پہنچے؟“ انہوں نے فرمایا، ”سچی بات کرنے، امانت ادا کرنے اور بیکار گفتگو چھوڑ دینے سے۔“

(الموطاٰ لئامام مالک، کتاب الکلام، باب ماجاء فی الصدق والکذب، رقم ۱۹۱۱، ج ۲، ص ۴۶۷)

فضول گفتگو کی چند مثالیں:

(۱) ”یہ گاڑی کتنے میں لی؟“

یاد رہے کہ یہ سوال اس وقت فضول کہلائے گا جب اس سوال کے پیچھے کوئی واضح مقصد نہ ہو چنانچہ اگر کوئی اس لئے پوچھے کہ وہ بھی گاڑی خریدنے کی خواہش رکھتا ہے اور اندازہ کرنا چاہے کہ آیا میری قوت خرید اتنی ہے یا نہیں کہ میں یہ گاڑی خرید سکوں تو اب یہ سوال فضول نہیں کہلائے گا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) ”آج بہت گرمی ہے۔“

لیکن اگر کوئی اس نیت سے یہ الفاظ کنایتہ بولے کہ میزبان ٹھنڈا پانی پلا دے یا پنکھا چلا دے اور اسے سوال بھی نہ کرنا پڑے تو یہ سوال فضول نہیں کہلائے گا۔ جیسا کہ منقول ہے کہ مفتی اعظم ہند مولانا مصطفیٰ رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن کو جب پیاس لگتی تو فرماتے ”مجھے پیاس لگی ہے۔“ خدمت گار معاملہ سمجھ کر آپ کی بارگاہ میں پانی حاضر کر دیتے اور آپ کو سوال بھی نہ کرنا پڑتا۔

(۳) ”نہ جانے یہ ٹریفک کیوں جام ہو جاتا ہے۔“

(۴) ”نہ جانے یہ سڑکیں کب مکمل ہوں گی؟“

(۵) ”نہ جانے یہ ٹرین کب منزل پر پہنچے گی؟“

فضول گفتگو کے بارے میں تفصیلی معلومات کے لئے امیر اہل سنت حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری مدظلہ العالی کے بیان ”فضول گفتگو کی مثالیں“ کا کیسٹ سماعت فرمائیں۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

کلام کی مذکورہ بالا تقسیم اور اس کی تفصیل سے یہ نتیجہ سامنے آیا کہ قلتِ کلام

میں ہی عافیت ہے کیونکہ کلامِ کثیر کی صورت میں زبان کے نافرمانی میں مبتلاء ہونے کے امکانات بہت بڑھ جاتے ہیں جیسا کہ حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرورِ کونین ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”جس کا کلام زیادہ ہوتا ہے اس کی خطائیں بھی زیادہ ہوتی ہیں۔“ (الترغیب والترہیب، کتاب الادب، رقم الحدیث ۵۱، ج ۳، ص ۳۴۵)

خاموشی کے فضائل

خاموش رہنے کی عادت اپنانے (یعنی قفلِ مدینہ لگانے) کی وجہ سے گناہوں سے حفاظت کے ساتھ ہمیں درج ذیل برکتیں بھی حاصل ہوں گی،

☆ حضرت سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ کی ملاقات رسول اللہ ﷺ سے ہوئی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”اے ابوذر ذاء! کیا میں تجھے دو ایسے عمل نہ بتاؤں جنکی مشقت تو خفیف ہے مگر ان کا اجر عظیم ہے اللہ ﷻ کے ساتھ ان جیسے کسی عمل کے ساتھ ملاقات نہیں کی گئی وہ دو عمل طویل خاموشی اور حسنِ اخلاق ہیں۔“

(مجمع الزوائد، باب ماجاء فی حسن الخلق، رقم: ۱۲۶۷۲، ج ۸، ص ۴۸)

☆ حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”جو اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ اچھی بات کرے یا خاموش رہے۔“

(ترمذی، کتاب البر والصلۃ، رقم: ۱۹۷۴، ج ۳، ص ۳۸۹)

☆ حضرت سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبیوں کے سرور ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”جو خاموش رہا اس نے نجات پائی۔“

(ترمذی، کتاب صفۃ القیامۃ، رقم: ۲۵۰۹، ج ۴، ص ۲۲۵)

☆ سرورِ عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”جسے سلامتی عزیز ہو اسے چاہیے کہ

خاموشی اختیار کرے۔“ (شعب الایمان، رقم ۴۹۳، ج ۴، ص ۲۴۱)

☆ حضرت سیدنا انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ سرورِ عالم ﷺ نے فرمایا:
”بندہ اس وقت تک ایمان کی حقیقت نہیں پاسکتا جب تک اپنی زبان کو روکے نہ رکھے۔“ (المعجم الاوسط، رقم الحدیث ۶۵۶۳، ج ۵، ص ۵۵)

☆ حضرت سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:
”خوشخبری ہے اس شخص کیلئے جو اپنا زائد کلام بچا کر رکھے اور زائد مال خرچ کر دے۔“
(المعجم الکبیر، مندرکب المصری، رقم: ۴۶۱۶، ج ۵، ص ۷۲)

☆ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضور ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ تنہائی برے ہم نشین سے بہتر ہے، اچھا ہم نشین تنہائی سے بہتر ہے، بھلائی کا سکھانا خاموشی سے بہتر ہے اور برائی کی تعلیم سے خاموشی بہتر ہے۔“

(مشکوٰۃ المصابیح، کتاب الادب، رقم ۴۸۶۴، ج ۳، ص ۴۵)
☆ حضرت سلیمان علیہ السلام نے فرمایا: ”اگر گفتگو چاندی ہو تو خاموشی سونا

ہے۔“ (احیاء العلوم، کتاب آفات اللسان، ج ۳، ص ۱۳۶)

☆ حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ”خاموش رہنے سے انسان کے رُعب میں اضافہ ہوتا ہے۔“ (المستطرف فی کل فن مستطرف، الباب الثالث عشر، ج ۱، ص ۱۴۷)
☆ حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ”جب عقل کامل ہو جاتی ہے تو کلام میں کمی واقع ہو جاتی ہے۔“ (المستطرف فی کل فن مستطرف، الباب الثالث عشر، ج ۱، ص ۱۴۶)
☆ حضرت سیدنا وہب بن ورد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ”حکمت کے دس حصے ہوتے ہیں جس میں سے نو حصے خاموشی میں اور دسواں گوشہ نشینی میں پوشیدہ ہے۔“

(المستطرف فی کل فن مستطرف، الباب الثالث عشر، ج ۱، ص ۱۴۶)

خاموش رہنے کی عادت کیسے بنائیں؟

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو!

خاموش رہنے کی عادت بنانے کے لئے نیچے دی گئی گزارشات پر عمل کرنا ہے

حد مفید ہوگا:

(1) لکھ کر گفتگو کرنے کی کوشش کریں کیونکہ اس میں نفس کے لئے مشقت

ہے اور نفس مشقت سے بہت گھبراتا ہے۔ چنانچہ ہماری گفتگو محض ضرورت تک محدود

رہے گی۔ حضرت سیدنا مالک بن دینار علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں: ”اگر لوگوں کو لکھ کر گفتگو

کرنے کا مکلف بنایا جاتا تو یہ بہت کم گفتگو کرتے۔“ (مجموعہ رسائل ابن ابی الدینا)

اس سلسلے میں ایک مدنی پیڈ اور قلم ہر وقت اپنی جیب میں رکھے اور قلتِ کلام

کی عادت بنانے کے لئے روزانہ کچھ نہ کچھ بات چیت لکھ کر کیجئے۔

(2) اشارے سے گفتگو کرنا بھی زبان کو کثرتِ کلام کا عادی ہونے سے

بچانے کے لئے بے حد مفید ہے۔

(3) اگر فضول گوئی کی عادت سے جلدی جان چھڑانا چاہیں تو روزانہ کچھ دیر کے

لئے منہ میں پتھر رکھ لیجئے کہ یہ سنتِ صدیقی بھی ہے چنانچہ منقول ہے کہ حضرت سیدنا ابوبکر

صدیق رضی اللہ عنہ منہ میں پتھر لئے رہتے تھے۔ (اتحاف السادة المتقين، کتاب آفات اللسان، ج ۹، ص ۱۴۲)

لیکن خیال رہے کہ پتھر بیضوی انداز میں اچھی طرح گھسائی کیا ہوا ہو اور اس کا

سائز اتنا بڑا ہو کہ حلق سے نیچے نہ اتر سکے۔

(4) اگر کبھی زبان سے فضول بات نکل جائے تو اس پر نادم ہو کر دُرودِ پاک

پڑھئے اور نفع سے محرومی کا ازالہ کرنے کی کوشش کریں۔ درود پاک کی برکت سے فضول گوئی سے نجات مل ہی جائے گی۔ ان شاء اللہ عزوجل

ضروری گزارش

خاموشی کے تمام تر فضائل و فوائد کے باوجود بعض مقامات ایسے ہیں جہاں بولنا ضروری ہے اور چپ رہنا نقصان دہ ہے، مثلاً قرآن پاک پڑھنا سیکھنے کے لئے، نماز میں (اس کی تفصیل جاننے کے لئے ”نماز کے احکام“ کا مطالعہ فرمائیں)، بتکیرات تشریق کہنے کے وقت، چھینک کا جواب دینے کے لئے، سلام کا جواب دینے کے لئے اور کسی کے گھر میں داخل ہونے کے لئے اجازت لیتے وقت بولنا ضروری ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مدینہ: ان مسائل کی تفصیل جاننے کے لئے صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمۃ کی تالیف ”بہار شریعت“ کا مطالعہ فرمائیں۔

زبان کی حفاظت کے واقعات

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو!

خاموشی کی عادت اپنانے میں استقامت کے لئے بطور ترغیب ان واقعات کا مطالعہ فرمائیں۔

[1] ایک شخص بارگاہ اقدس ﷺ میں بہت زیادہ بول رہا تھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”تیری زبان پر کتنے پردے ہیں؟“ اس نے عرض کیا: ”دو ہونٹ اور دانتوں کے درمیان چھپی ہوئی ہے۔“ فرمایا: ”تیری زبان کو روکنے کے لیے کیا یہ چیزیں کم ہیں؟“ (اتحاف السادة المتقين، کتاب آفات اللسان، ج ۹، ص ۱۶۳)

(2) حضرت سیدنا ابویوب انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کی: ”مجھے کوئی مختصر نصیحت فرمائیے۔“ سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب تم اپنی نماز کے لئے کھڑے ہو تو رخصت ہونے والے کی سی نماز پڑھو (یعنی آخری نماز سمجھ کر پڑھو)، کوئی ایسی بات نہ کرو، جس کے بارے میں بعد میں معذرت کرنی پڑے اور لوگوں کے ہاتھوں میں موجود اشیاء سے مکمل طور پر مایوس ہو جاؤ (یعنی کسی سے مال ملنے کی امید نہ کرو)۔“ (مشکوٰۃ المصابیح، کتاب الرقاق رقم: ۵۲۲۶، ج ۳، ص ۱۱۶،)

(3) حضرت سیدنا یونس رضی اللہ عنہ جب مچھلی کے پیٹ سے باہر آئے تو طویل عرصہ تک خاموش رہے۔ کسی نے پوچھا: ”آپ کچھ بولتے کیوں نہیں؟“ ارشاد فرمایا: ”اسی بولنے نے تو مجھے مچھلی کے پیٹ تک پہنچایا تھا۔“
(المستطرف فی کل فن منصرف، الباب الثالث عشر، ج ۱، ص ۱۴۷)

(4) حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ امیر المؤمنین حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو دیکھا کہ آپ اپنی زبان کو پکڑ کر فرما رہے ہیں: ”یہی وہ چیز ہے جس نے مجھے مصیبتوں میں گرفتار کر رکھا ہے۔“ (تاریخ الخلفاء، ص ۱۰۰)

(5) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ صفا پر کھڑے ہو کر تبلیہ پڑھ رہے تھے اور فرما رہے تھے: ”اے زبان! اچھی بات کہو فائدہ ہوگا اور بری بات سے خاموشی اختیار کرو سلامت رہوگی اس سے پہلے کہ تمہیں ندامت اٹھانی پڑے۔“

(احیاء العلوم، کتاب آفات اللسان، ج ۳، ص ۱۳۵)

(6) حضرت سیدنا مالک بن صغیم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت سیدنا ربیع القیس رضی اللہ عنہ نمازِ عصر کے بعد ہمارے ہاں تشریف لائے اور فرمایا: ”اپنے والد محترم

کو باہر بھیجے۔“ میں نے عرض کی: ”وہ تو سو رہے ہیں۔“ تو آپ یہ کہتے ہوئے پلٹ گئے کہ ”یہ سونے کا کون سا وقت ہے؟“ میں بھی ان کے پیچھے ہولیا۔ میں نے دیکھا کہ آپ اپنا محاسبہ کرتے ہوئے فرما رہے ہیں: ”ابوالفضل! تم نے یہ کیوں کہا کہ یہ سونے کا کون سا وقت ہے؟ آخر تجھے یہ فضول بات کہنے کی کیا ضرورت تھی؟ اب تمہیں سزا بھگتنا ہوگی، میں سال بھر تجھے تکیہ پر سر نہیں رکھنے دوں گا۔“ میں نے دیکھا کہ یہ کہتے ہوئے آپ کی آنکھوں سے سیلابِ اشک رواں تھا۔ (کیمیائے سعادت ج ۲، ص ۸۹۳)

(7) کسی بزرگ سے پوچھا گیا کہ ”حضرت سیدنا حنفؓ آپ لوگوں کے سردار کیسے بنے حالانکہ نہ تو وہ عمر میں سب سے بڑے ہیں اور نہ ہی مال و دولت میں؟“ تو انہوں نے ارشاد فرمایا: ”انہیں یہ سرداری اپنی زبان پر حکومت کرنے (قابو پانے) کی وجہ سے نصیب ہوئی ہے۔“

(المستطرف فی کل فن مستطرف، الباب الثالث عشر، ج ۱، ص ۱۳۷)

(8) حضرت سیدنا حسان بن سنان تابعیؓ ایک بلند مکان کے پاس سے گزرے تو اس کے مالک سے دریافت کیا: ”یہ مکان بنائے تمہیں کتنا عرصہ گزرا ہے؟“ یہ سوال کرنے کے بعد آپ دل میں سخت نادام ہوئے اور اپنے نفس سے مخاطب ہو کر فرمانے لگے: ”اے مغرور نفس! تو بے کار و بے مقصد سوالات میں قیمتی وقت کو ضائع کرتا ہے۔“ پھر اس فضول سوال کے کفارے میں آپ نے ایک سال کے روزے رکھے۔

(منہاج العابدین، ص ۷۲)

(9) منقول ہے کہ ایک مرتبہ چار ممالک کے بادشاہ کسی جگہ جمع ہوئے تو ایران کے بادشاہ نے کہا: ”میں نہ بول کر کبھی نہیں پچھتا یا لیکن بولنے کی وجہ سے بارہا

شرمندگی کا سامنا کرنا پڑا۔“ روم کے بادشاہ نے کہا: ”اپنی ان کہی بات کی تردید میرے لئے بہت آسان تھی جبکہ کہی ہوئی بات کی تردید مجھے بے حد دشوار محسوس ہوئی۔“ چین کے بادشاہ نے کہا: ”جب تک میں خاموش رہا میں اپنی بات کا مالک تھا لیکن جب وہ بات کہہ بیٹھا تو وہ میری مالکہ بن گئی۔“ ہند کے بادشاہ نے کہا: ”مجھے تو بولنے والے پر حیرت ہے کہ وہ ایسی بات کہتا ہی کیوں ہے؟ کہ جو منہ سے نکل جائے تو نقصان دے اور اگر نہ نکلے تو کچھ نفع نہ دے۔“ (المستطرف فی کل فن مستطرف، الباب الثالث عشر، ج ۱، ص ۱۴۷)

{10} ایک مرتبہ بادشاہ بہرام کسی درخت کے نیچے بیٹھا ہوا تھا کہ اسے کسی پرندے کے بولنے کی آواز سنائی دی۔ اس نے پرندے کی طرف تیر پھینکا جو اسے جا لگا اور وہ ہلاک ہو گیا۔ بہرام نے کہا: ”زبان کی حفاظت انسان اور پرندے دونوں کے لئے مفید ہے کہ اگر یہ نہ بولتا تو اس کی جان بچ جاتی۔“

(المستطرف فی کل فن مستطرف، الباب الثالث عشر، ج ۱، ص ۱۴۷)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

یہ تمام واقعات زبان کے سلسلے میں احتیاط پسندی کے آئینہ دار ہیں۔ ہمیں بھی اپنے اکابرین کے نقش قدم پر چلتے ہوئے حفاظتِ زبان کے لئے عملی کوشش شروع کر دینی چاہئے، اللہ تعالیٰ ہمارا حامی و ناصر ہو۔ آمین۔ بجاہ النبی الامین ﷺ

/☆/☆/☆/☆/☆/☆/

شرم گاہ کی حفاظت

شرم گاہ کی حفاظت کا مطلب یہ ہے کہ انسان اس کے ناجائز استعمال سے بچے اور اپنے بدن کے فطری تقاضے یعنی شہوت کو پورا کرنے کے لئے وہی طریقے اپنائے جنہیں شرعی طور پر جائز قرار دیا گیا ہو۔ بطورِ ترغیب اس کی حفاظت کے فضائل ملاحظہ ہوں۔

شرم گاہ کی حفاظت کے فضائل

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

اللہ تعالیٰ نے فلاح کو پہنچنے والے (یعنی کامیابی کو پالنے والے) مومنین کا تذکرہ کرتے ہوئے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا: ”وَالَّذِينَ هُمْ لِفُرُوجِهِمْ حَفِظُونَ ۝ إِلَّا عَلَىٰ أَزْوَاجِهِمْ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ فَإِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُومِينَ ۝ فَمَنِ ابْتَغَىٰ وَرَاءَ ذَٰلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْعَدُونَ ۝“ ترجمہ کنز الایمان: اور وہ جو اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرتے ہیں مگر اپنی بی بیوں یا شرعی باندیوں پر جو ان کے ہاتھ کی ملک ہیں کہ ان پر کوئی ملامت نہیں تو جو ان دو کے سوا کچھ اور چاہے وہی حد سے بڑھنے والے ہیں۔“

(پ ۱۸، المومنون ۵، ۶، ۷)

سرورِ عالم ﷺ نے بھی ترغیبِ امت کے لئے شرم گاہ کی حفاظت کے فضائل

بیان فرمائے ہیں۔ چنانچہ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”اے قریش

کے جوانو! اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرو، زنا مت کرو، جس نے اپنی شرم گاہ کی حفاظت کی

اس کے لئے جنت ہے۔“ (المستدرک، کتاب الحدود، رقم ۸۱۲، ج ۵، ص ۵۱۲)

اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”عورت جب پانچوں نمازیں ادا کرے، اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرے اور اپنے شوہر کی اطاعت کرے تو جنت کے جس دروازے سے چاہے داخل ہو جائے گی۔“

(الاحسان بترتیب ابن حبان، مسند ابو ہریرہ، رقم ۴۱۵۱، ج ۶، ص ۱۸۲)

قضائے شہوت کے حلال ذرائع

پیارے اسلامی بھائیو!

شرعی طور پر دو قسم کی عورتوں سے اپنی خواہش کو پورا کرنا جائز ہے۔ (۱) زوجہ اور (۲) کنیز شرعی

قرآن مجید میں ہے: ”إِلَّا عَلَىٰ أَزْوَاجِهِمْ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ فَإِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُومِينَ“ مگر اپنی بی بیوں یا شرعی باندیوں پر جو ان کے ہاتھ کی ملک ہیں کہ ان پر کوئی ملامت نہیں۔“ (پ ۱۸، المؤمنون: ۶)

فی زمانہ کنیز شرعی میسر نہ ہونے کی بناء پر صرف زوجہ سے ہی مطلوبہ مقصد حاصل کرنا ممکن ہے۔ اسی طریقے کی جانب متوجہ کرنے کے لئے رحمت عالم ﷺ نے کئی مقامات پر ترغیبی کلام ارشاد فرمایا۔ چنانچہ

حضرت سیدتنا عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”نکاح میری سنت سے ہے پس جو شخص میری سنت پر عمل نہ کرے وہ مجھ سے نہیں۔ لہذا نکاح کرو، کیونکہ میں تمہاری کثرت کی بناء پر دیگر امتوں پر فخر کروں گا۔ جو

قدرت رکھتا ہو وہ نکاح کرے اور جو قدرت نہ پائے تو روزے رکھا کرے کیونکہ روزہ شہوت کو توڑتا ہے۔“ (سنن ابن ماجہ، کتاب النکاح، باب ماجاء فی فضل النکاح، رقم ۱۸۴۶، ج ۴، ص ۴۰۶)

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم سے فرمایا: ”اے نوجوانو! تم میں سے جو شخص گھر بسانے کی استطاعت رکھتا ہو، وہ نکاح کرے کیونکہ یہ نگاہوں کو زیادہ جھکانے اور شرمگاہ کی زیادہ حفاظت کرنے والا ہے اور جو نکاح کی استطاعت نہیں رکھتا، تو روزے رکھے، کیونکہ روزوں سے شہوت ٹوٹتی ہے۔“ (بخاری، کتاب النکاح، باب من لم یستطع الباءہ فلیصم، رقم ۵۰۶۰، ج ۳، ص ۴۲۲)

نکاح کا شرعی حکم:

یاد رہے کہ نکاح ہمیشہ سنت نہیں، بلکہ کبھی فرض، کبھی واجب، کبھی مکروہ اور بعض اوقات تو حرام بھی ہوتا ہے۔ اس کی تفصیل درج ذیل ہے.....

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

فرض:

اگر یہ یقین ہو کہ نکاح نہ کرنے کی صورت میں زناء میں مبتلاء ہو جائے گا تو نکاح کرنا فرض ہے۔ ایسی صورت حال میں نکاح نہ کرنے پر گناہ گار ہوگا۔

واجب:

اگر مہر و نفقہ دینے پر قدرت ہو اور غلبہ شہوت کے سبب زناء یا بد نگاہی یا مہشت زنی میں مبتلاء ہونے کا اندیشہ ہو تو اس صورت میں نکاح واجب ہے اگر نہیں کرے گا تو گناہ گار ہوگا۔

سنت مؤکدہ:

اگر مہر، نان و نفقہ دینے اور ازدواجی حقوق پورے کرنے پر قادر ہو اور شہوت کا

بہت زیادہ غلبہ نہ ہو تو نکاح کرنا سنتِ مؤکدہ ہے۔ ایسی حالت میں نکاح نہ کرنے پر اڑے رہنا گناہ ہے۔ اگر حرام سے بچنا.. یا.. اتباعِ سنت.. یا.. اولاد کا حصول پیش نظر ہو تو ثواب بھی پائے گا اور اگر محض حصول لذت یا قضاے شہوت مقصود ہو تو ثواب نہیں ملے گا، نکاح بہر حال ہو جائے گا۔

مکروہ:

اگر یہ اندیشہ ہو کہ نکاح کرنے کی صورت میں نان و نفقہ یا دیگر ضروری باتوں کو پورا نہ کر سکے گا تو اب نکاح کرنا مکروہ ہے۔

حرام:

اگر یہ یقین ہو کہ نکاح کرنے کی صورت میں نان و نفقہ یا دیگر ضروری باتوں کو پورا نہ کر سکے گا تو اب نکاح کرنا حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے (ایسی صورت میں شہوت توڑنے کے لئے روزے رکھنے کی ترکیب بنائے)۔

(ماخوذ از بہار شریعت، کتاب النکاح، حصہ ۷، ص ۵۵۹)

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو!

یہ بھی ذہن میں رہے کہ مرد پر لازم ہے کہ اپنی زوجہ سے قضاے شہوت کرنے میں بھی شریعت کی قائم کردہ حدود کی پاسداری کرے۔ لہذا! اگر اس نے شرعی حدود کو قائم نہ رکھا تو وہ گناہ گار ہوگا، شرعی حدود کو توڑنے کی کئی صورتیں ہیں۔ مثلاً

(۱) حالتِ حیض میں صحبت کرنا :

قرآن حکیم میں اس کی ممانعت کی گئی ہے چنانچہ ارشاد ہوتا ہے:

”وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْمَحِيضِ ۖ قُلْ هُوَ أَذًى فَاعْتَزِلُوا النِّسَاءَ فِي

الْمَحِيض ط ترجمہ کنز الایمان: اور تم سے پوچھتے ہیں حیض کا حکم، تم فرماؤ کہ وہ ناپاکی ہے، تو عورتوں سے الگ رہو، حیض کے دنوں (میں)۔“ (پ ۲، البقرہ: ۲۲۲)

صدر الشریعہ حکیم مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں: ”اس (یعنی حیض و نفاس کی) حالت میں ناف سے گھٹنے تک عورت کے بدن سے مرد کا اپنے کسی عضو سے چھونا جائز نہیں جبکہ کپڑا وغیرہ حائل نہ ہو، شہوت سے ہو یا بلا شہوت اور اگر ایسا (کپڑا وغیرہ) حائل ہو کہ بدن کی گرمی محسوس نہ ہوگی تو حرج نہیں۔“

(بہار شریعت، مسئلہ نمبر ۳۱، حصہ ۲، ص ۱۱۸)

مزید لکھتے ہیں: ”ناف سے اوپر اور گھٹنے سے نیچے چھونے یا کسی طرح کا نفع لینے میں کوئی حرج نہیں۔ (بہار شریعت، مسئلہ نمبر ۳۲، حصہ ۲، ص ۱۱۸)

(۲) پچھلے مقام میں وطی کرنا:

رحمت عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”جو شخص اپنی زوجہ سے اس کی دبر میں وطی کرے، ملعون ہے۔“ (ابوداؤد۔ کتاب النکاح، باب فی جامع النکاح، رقم ۲۱۶۲، ج ۲، ص ۳۶۲)

ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا: ”اللہ تعالیٰ اس مرد پر نظرِ رحمت نہیں فرمائے گا جو مرد کے ساتھ جماع کرے یا عورت کے پچھلے مقام میں جماع کرے۔“

(جامع ترمذی، کتاب الرضاع، باب ما جاء فی کراہیۃ اتیان النساء فی ادبارھن، رقم ۱۱۶۸، ج ۲، ص ۳۸۸)

(۳) برہنہ حالت میں قبلہ کی طرف منہ یا پیٹھ کرنا:

فتاویٰ رضویہ میں ہے: ”بحالتِ برہنگی قبلہ کو منہ یا پیٹھ کرنا مکروہ

تحریمی ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، ج ۱۰، نصف اول، ص ۱۴۰)

قضائے شہوت کے ممنوع ذرائع

پیارے اسلامی بھائیو!

زوجہ اور کنیز شرعی کے علاوہ قضائے شہوت کی مختلف صورتیں مثلاً زنا، لواطت، جانوروں سے بدفعی اور مشیت زنی وغیرہا، سب کی سب حرام و ناجائز ہیں۔ ان ناجائز و حرام امور کی تفصیل ملاحظہ ہو.....

(1) زنا:

یہ حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔ اس ناپاک فعل کی ممانعت کرتے ہوئے رب تعالیٰ نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا:

”لَا تَقْرَبُوا الزَّوْجَ إِنَّهُ كَانَ فَاحِشَةً وَسَاءَ سَبِيلًا“

ترجمہ کنز الایمان: اور بدکاری کے پاس نہ جاؤ، بے شک وہ بے حیائی ہے اور بہت ہی بری راہ۔ (پ ۱۵، بنی اسرائیل: ۳۲)

تعلیمات قرآنیہ کی رو سے بے حیائی قرار پانے والا یہ کام شیطان کو کس قدر محبوب ہے اس کا اندازہ اس روایت سے لگائیے،

منقول ہے کہ شیطان اپنے لشکرزمین میں پھیلا دیتا ہے اور انہیں کہتا ہے: ”تم میں جو کسی مسلمان کو گمراہ کرے گا، میں اس کے سر پر ایک تاج پہناؤں گا۔“ چنانچہ ان میں جو زیادہ فتنہ باز ہوتا ہے، وہ مرتبے کے لحاظ سے شیطان سے اتنا ہی نزدیک ہوتا ہے۔ جب وہ لوٹتے ہیں تو ان میں ایک کہتا ہے: ”میں نے فلاں کو اس وقت تک نہ چھوڑا، جب تک اس نے اپنی بیوی کو طلاق نہ دے دی۔“ شیطان اسے جواب دیتا ہے: ”تو نے کوئی بڑا کام نہیں کیا، قریب ہے کہ وہ شخص کسی دوسری سے شادی کر لے۔“

پھر دوسرا آتا ہے اور کہتا ہے: ”میں فلاں کے ساتھ اس وقت تک رہا، جب تک اس کے اور اس کے بھائی کے درمیان جدائی نہ کروادی۔“ شیطان اسے بھی یونہی کہتا ہے کہ ”تو نے کوئی بڑا کام نہیں کیا، عنقریب وہ اس سے صلح کر لے گا۔“ پھر ایک اور آتا ہے اور کہتا ہے: ”میں فلاں کے ساتھ رہا حتیٰ کہ اس نے زنا کر لیا۔“ ...

یہ سن کر شیطان کہتا ہے: ”ہاں تو نے کام کیا ہے۔“ پھر اسے خود سے قریب کر لیتا ہے اور تاج اس کے سر پر رکھ دیتا ہے۔ (کتاب الکبائر، صفحہ ۵۸)

زنا کی شرعی سزا :

نفس و شیطان کے بہکاوے میں آ کر قتی لذت کی خاطر زنا کا ارتکاب کرنے والے مرد یا عورت اگر غیر شادی شدہ ہوں تو ان کی شرعی سزا یہ ہے کہ انہیں کسی نرمی کے بغیر اعلانیہ طور پر ۱۰۰ اکوڑے مارے جائیں گے، اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

”الزَّانِيَةُ وَالزَّانِي فَاجْلِدُوا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ وَلَا تَأْخُذْكُمْ بِهِمَا رَأْفَةٌ فِي دِينِ اللَّهِ إِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَلَيَشْهَدَ عَذَابُهُمَا طَائِفَةٌ مِّنَ الْمُؤْمِنِينَ“ ترجمہ کنز الایمان: جو عورت بدکار ہو اور جو مرد تو ان میں ہر ایک کو سو کوڑے لگاؤ اور تمہیں ان پر ترس نہ آئے اللہ کے دین میں اگر تم ایمان لاتے ہو اللہ اور پچھلے دن پر اور چاہیے کہ ان کی سزا کے وقت مسلمانوں کا ایک گروہ حاضر ہو۔“ (پ ۱۸، النور: ۲)

اور اگر کوئی شادی شدہ مرد یا عورت اس فعل میں مبتلاء ہو جائیں تو بالاجماع اسے سنگسار کر دیا جائے گا۔ البحر الرائق میں ہے: ”اگر زنا کرنے والا شادی شدہ ہو تو اسے کسی کھلی جگہ میں پتھر مارے جائیں حتیٰ کہ مر جائے۔“ (البحر الرائق، کتاب الحدود، ج ۵، ص ۱۳)

زنا کی اُخروی سزا:

پیارے اسلامی بھائیو! مذکورہ بالا سزاؤں کا تعلق دنیاوی زندگی سے ہے، اگر ایسا شخص بغیر توبہ کے مر گیا تو اسے انتہائی دردناک عذابات کا سامنا کرنا پڑے گا جیسا کہ

(۱) حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے نماز پڑھانے کے بعد ہماری جانب متوجہ ہو کر فرمایا: ”آج رات میں نے دیکھا کہ میرے پاس دو شخص آئے اور مجھے زمین مقدس کی طرف لے گئے۔ ہم ایک تنور کی مثل گڑھے کے پاس پہنچے، جس کا اوپر کا حصہ تنگ اور نیچے سے کشادہ تھا۔ اس میں آگ بھڑک رہی تھی اور اس آگ میں کچھ مرد اور عورتیں برہنہ ہیں۔ جب آگ کا شعلہ بلند ہوتا ہے تو وہ لوگ اوپر آ جاتے ہیں اور جب شعلے کم ہو جاتے ہیں تو شعلے کے ساتھ وہ بھی اندر چلے جاتے ہیں۔ میں نے پوچھا: ”یہ کیا ہے؟“ ان دونوں نے جواب دیا: ”یہ لوگ زنا کرنے والے ہیں۔“ (ملخصاً، بخاری، کتاب الجنائز، رقم ۱۳۸۶، ج ۱، ص ۴۶)

(۲) علامہ شمس الدین ذہبی علیہ الرحمۃ نقل فرماتے ہیں کہ زبور شریف میں ہے، ”بے شک زنا کرنے والوں کو ان کی شرمگاہوں کے ذریعے آگ میں لٹکا دیا جائے گا اور انہیں لوہے کے کوڑوں سے مارا جائے گا۔ جب وہ مار کے سبب فریاد کریں گے تو عذاب کے فرشتے کہیں گے: ”یہ آواز اس وقت کہاں تھی جب تم ہنستے تھے، خوش ہوتے تھے اور اترتے تھے، نہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتے تھے اور نہ اس سے حیاء کرتے تھے۔“

(کتاب الکبائر، صفحہ ۵۵)

(۳) حضرت مکحول دمشقی تابعی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ”دوزخیوں کو

شدید بدبو محسوس ہوگی تو وہ کہیں گے: ”ہم نے اس سے گندی بدبو کبھی محسوس نہیں کی۔“ تو

انہیں بتایا جائے گا کہ ”یہ زانیوں کی شرمگاہوں کی بدبو ہے۔“ (کتاب الکبائر، صفحہ ۵۷)

(۴) منقول ہے کہ ”جہنم میں ایک وادی ہے جس میں سانپ اور بچھو

ہیں۔ ہر بچھو، خچر کے برابر موٹا ہے۔ ان میں سے ہر ایک کے سترڈنک ہیں اور ہر ڈنک میں ایک زہر کی تھیلی ہے۔ یہ زانی کو ڈنک ماریں گے اور اپنا زہر اس کے بدن میں چھوڑ دیں گے، زانی اس کے درد کی تکلیف کو ہزار سال تک محسوس کرے گا۔ پھر اس کا گوشت زرد پڑ جائے گا اور اس کی شرمگاہ سے پیپ اور زرد پانی بہنے لگے گا۔“

(کتاب الکبائر، صفحہ ۵۹)

(۵) کتاب الکبائر میں ہے کہ ”جس نے کسی ایسی عورت کو شہوت کے ساتھ

چھوا جو اس کے لئے حلال نہ تھی تو وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کا ہاتھ اس کی گردن کے ساتھ بندھا ہوگا۔ اگر اس نے اس عورت کا بوسہ لیا ہوگا تو اس کے ہونٹوں کو آگ کی قینچیوں سے کاٹا جائے گا۔ اگر اس کے ساتھ زنا کیا ہوگا تو اس کی ران بروز قیامت اس کے خلاف گواہی دے گی اور کہے گی، ”میں حرام کام کے لئے سوار ہوئی تھی۔“ یہ سن کر اللہ تعالیٰ اس شخص کی جانب نگاہ غضب سے دیکھے گا تو اس کے چہرے کا گوشت جھڑ جائے گا۔ یہ شخص زنا کا انکار کرتے ہوئے کہے گا، ”میں نے تو زنا نہیں کیا۔“

مگر اس کی زبان اس کے خلاف گواہی دے گی: ”میں نے اس کے ساتھ کلام کیا تھا جو حلال نہ تھی۔“ اس کے ہاتھ کہیں گے: ”ہم حرام کے لئے بڑھے تھے۔“ اس کی آنکھیں کہیں گی: ”ہم نے حرام کو دیکھا تھا۔“ اس کے پیر کہیں گے: ”ہم حرام کی جانب چلے تھے۔“ اس کی شرمگاہ کہے گی: ”میں نے زنا کیا تھا۔“ اعمال لکھنے والے فرشتوں

میں سے ایک کہے گا: ”میں نے سنا تھا۔“ دوسرا کہے گا: ”اور میں نے لکھا تھا۔“
 اللہ تعالیٰ فرمائے گا: ”میں اس کے کام پر مطلع تھا اور میں نے اس کا پردہ رکھا
 تھا۔“ پھر فرمائے گا: ”اے میرے فرشتو! اسے پکڑ لو اور میرا عذاب اسے چکھاؤ۔ بے
 شک اس پر میرا عذاب شدید ہوتا ہے، جو مجھ سے شرم و حیا میں کمی کرتا ہے۔“
 (کتاب الکبائر، صفحہ ۵۹)

(2) لواطت:

بے شمار دنیاوی و اخروی آفات کا سبب بننے والے اس مذموم فعل کی قباحت
 قرآن کریم اور احادیث کریمہ سے ثابت ہے، چنانچہ ارشاد ہوتا ہے:
 ”وَلَوْ طَا إِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ أَتَأْتُونَ الْفَاحِشَةَ مَا سَبَقَكُمْ بِهَا مِنْ أَحَدٍ مِّنَ
 الْعَالَمِينَ ۝ إِنَّكُمْ لَتَأْتُونَ الرِّجَالَ شَهْوَةً مِّنْ دُونِ النِّسَاءِ ط بَلْ أَنْتُمْ قَوْمٌ
 مُّسْرِفُونَ ۝ ترجمہ کنز الایمان: اور لوط کو بھیجا جب اس نے اپنی قوم سے کہا کیا وہ بے
 حیائی کرتے ہو جو تم سے پہلے جہاں میں کسی نے نہ کی تم تو مردوں کے پاس شہوت سے
 جاتے ہو عورتیں چھوڑ کر بلکہ تم لوگ حد سے گزر گئے۔“ (پ ۸، اعراف: ۸۰، ۸۱)

قوم لوط (علیہ السلام) پر اسی کی وجہ سے عذاب نازل ہوا تھا، جس کا بیان قرآن
 مجید فرقان حمید میں ان الفاظ سے کیا گیا ہے:

”فَلَمَّا جَاءَ أَمْرُنَا جَعَلْنَا عَالِيَهَا سَافِلَهَا وَأَمْطَرْنَا عَلَيْهَا حِجَابَةً مِّنْ
 سِجِّيلٍ مُّنْضُودٍ ترجمہ کنز الایمان: پھر جب ہمارا حکم آیا ہم نے اس بستی کے اوپر کو اس
 کا نیچا کر دیا اور اس پر کنکر کے پتھر لگا کر برسائے۔“ (ہود: ۸۲)

اس کی مذمت میں احادیث مقدسہ:

(۱) حضرت عمرو بن ابی عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا، ”جو قوم لوط کا سا عمل کرے، وہ ملعون ہے۔“

(ترمذی، کتاب الحدود، باب ما جاء فی حد اللوطی، رقم ۱۴۶۱ ج ۳، ص ۱۳۷)

(۲) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”چار قسم کے لوگ ایسے ہیں، جو صبح اللہ تعالیٰ کے غضب میں اور شام اس کی ناراضگی میں کرتے ہیں۔“ عرض کی گئی: ”یا رسول اللہ ﷺ! وہ کون ہیں؟“ ارشاد فرمایا: ”وہ مرد جو عورتوں سے مشابہت اختیار کرتے ہیں اور وہ عورتیں جو مردوں سے مشابہت اختیار کرتی ہیں اور جانوروں اور مردوں سے بد فعلی کرنے والے۔“ (کنز العمال، کتاب المواعظ، رقم ۴۳۹۷، ج ۱۶، ص ۳۱)

(۳) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، ”عنقریب اس امت میں ایک ایسا گروہ ہوگا جو لوطیہ کہلائے گا۔ یہ تین قسم کے ہوں گے۔

(i) جو مردوں کی صورتیں دیکھیں گے اور ان سے بات چیت کریں گے،

(ii) جو ان سے ہاتھ ملائیں گے اور گلے بھی ملیں گے،

(iii) جو ان سے بد فعلی کریں گے۔

ان سبھی پر اللہ ﷻ کی لعنت ہے مگر جو توبہ کر لیں گے تو اللہ تعالیٰ ان کی توبہ قبول

فرمالے گا اور وہ لعنت سے بچ رہیں گے۔ (کنز العمال، کتاب الحدود، رقم ۱۳۱۲۹ ج ۵، ص ۱۳۵)

اس کی شرعی سزا:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”تم

جس شخص کو قوم لوط کا عمل کرتے پاؤ تو کرنے اور کروانے والے دونوں کو قتل کر دو۔“ (متدرک، کتاب الحدود، رقم ۸۱۱۳، ج ۵، ص ۵۰۸)

اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ ان کے لئے فرمایا کرتے تھے، ”یعنی بستی میں کوئی اونچی دیوار دیکھی جائے اور لوطی کو اس کے نیچے ڈال دیا جائے، پھر اسکے ساتھ پتھروں والا معاملہ کیا جائے جیسا قوم لوط کے ساتھ کیا گیا تھا۔“

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی جانب ایک خط لکھ کر بھیجا کہ میں نے یہاں ایک ایسا شخص پایا ہے، جو بخوشی دوسروں کو اپنی ذات پر قدرت دیتا ہے۔“ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس سلسلے میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے مشورہ طلب فرمایا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، ”بے شک یہ ایک ایسا گناہ ہے، جسے فقط ایک امت یعنی قوم لوط نے کیا ہے اور بے شک اللہ تعالیٰ نے ہمیں بتا دیا کہ اس نے اس قوم کے ساتھ کیا کیا، چنانچہ میرا خیال ہے کہ اس شخص کو جلا دیا جائے۔“

پس حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ اسے آگ میں جلا دیا جائے۔ آپ نے حسب حکم اسے آگ میں جلوا دیا۔“ (کتاب الکبائر، ص ۶۶)

مدینہ :-

زنا اور لواطت کی بیان کردہ شرعی سزائیں نافذ کرنا حاکم اسلام کا کام ہے، عوام کو چاہئے کہ اگر یہ ثابت ہو جائے کہ فلاں نے زنا یا لواطت جیسا فحش فعل کیا ہے تو اس سے اس وقت تک سماجی تعلق ختم کر لیں جب تک وہ کامل توبہ نہ کر لے۔

فاعل ومفعول کی اُخروی سزا:

(۱) حضرت علی رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے، ”جس نے کسی کو خود پر بخوشی قدرت دی، حتیٰ کہ دوسرے نے اس سے منہ کالا کیا تو اللہ تعالیٰ اسے عورتوں کی سی شہوت میں مبتلا فرمادے گا اور قیامت تک اس کی قبر میں شیطان کو اس کے قریب رکھے گا۔“
(کتاب الکبائر، ص ۶۶)

(۲) حضرت سیدنا کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جو شخص قوم لوط کا سائل کرتے ہوئے مرے گا تو بعد تدفین اسے قوم لوط کے قبرستان میں منتقل کر دیا جائے گا اور اس کا حشر انہی کے ساتھ ہوگا۔ (کنز العمال، کتاب الحدود، رقم ۱۳۱۲، ج ۵، ص ۱۳۵)

(۳) مروی ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام دوران سفر ایک آگ کے پاس سے گزرے، جو ایک مرد پر جل رہی تھی۔ آپ نے اس آگ کو بجھانے کے لئے اس پر پانی ڈالا۔ اچانک اس آگ نے ایک لڑکے کی صورت اختیار کر لی اور وہ مرد آگ بن گیا۔ آپ کو اس سے بہت تعجب ہوا اور آپ نے بارگاہ الہی میں عرض کی، ”اے میرے رب! ان دونوں کو ان کے دنیاوی حال پر لوٹا دے تاکہ میں ان سے ان کے بارے میں پوچھ سکوں۔“

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان دونوں کو زندہ فرمادیا۔ آپ نے دیکھا کہ وہ ایک مرد اور ایک لڑکا تھا۔ آپ نے ان سے فرمایا، ”تم دونوں کا کیا معاملہ ہے؟“ مرد نے جواب دیا، ”اے روح اللہ! میں دنیا میں اس لڑکے کی محبت میں گرفتار ہو گیا تھا، شہوت نے مجھے ابھارا کہ میں اس سے برا کام کروں پھر جب میں اور یہ لڑکا مر گئے، تو یہ آگ بن گیا، جو

مجھے جلاتا ہے اور میں بھی آگ بن کر اسے جلاتا ہوں۔ پس ہمارا یہ عذاب قیامت تک جاری رہے گا۔“ (کتاب الکبائر، ص ۶۶)

(3) جانور سے بدفعلی:

یہ فعل بھی شریعت کو سخت ناپسند ہے جیسا کہ حضرت عمرو بن ابی عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے، ”جو کسی جانور سے بدفعلی کرے، وہ ملعون ہے۔“ (مسند رک، کتاب الحدود، رقم ۸۱۱۷، ج ۵، ص ۵۰۹)

اس کے بارے میں سخت سزا بیان کی گئی ہے چنانچہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”تم جس شخص کو کسی جانور سے بدفعلی کرتا پاؤ تو فاعل و مفعول دونوں کو قتل کر ڈالو۔“ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے عرض کی گئی: ”اس میں جانور کا کیا قصور ہے؟“ آپ نے فرمایا: ”میں نے رسول اللہ ﷺ سے اس بارے میں کوئی بات تو نہیں سنی لیکن میرا گمان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اسے ناپسند فرمایا کہ ایسے جانور کا گوشت کھایا جائے یا اس سے نفع اٹھایا جائے کہ جس کے ساتھ یہ عمل کیا گیا ہو۔“ (ترمذی۔ کتاب الحدود، باب ماجاء فیمن یقع علی البھیمة، رقم ۱۴۶۰، ج ۳، ص ۱۳۶)

(5) مُشت زنی:

سرورِ عالم، نورِ مجسم، شاہِ بنی آدم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”اپنے ہاتھ سے نکاح کرنے والا ملعون ہے۔“ (فتاویٰ رضویہ، جلد ۱۰، صفحہ ۸۰)

امام اہل سنت مجددِ دین و ملت الشاہ مولانا احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن اپنے ہاتھ سے غسل واجب کرنے کے بارے میں لکھتے ہیں: ”یہ فعل ناپاک، حرام اور ناجائز

ہے۔“ (فتاویٰ رضویہ، ج ۱۰، نصف اول، ص ۸)

اپنے ہاتھ سے غسل واجب کرنے کے بارے میں بھی کئی وعیدیں بیان کی گئی ہیں۔ مثلاً

(۱) علامہ شمس الدین ذہبی علیہ الرحمۃ نقل کرتے ہیں کہ رحمت عالم ﷺ سے مروی ہے کہ ”سات لوگ ایسے ہیں کہ جن پر اللہ تعالیٰ نے لعنت فرمائی ہے اور بروز قیامت ان کی جانب نگاہ رحمت نہ فرمائے گا۔ اور ان سے فرمائے گا کہ جہنم میں داخل ہونے والوں کے ساتھ داخل ہو جاؤ، بشرطیکہ یہ توبہ نہ کریں۔

(۱) بدفعی کرنے والا۔

(۲) کروانے والا۔

(۳) جانور سے برا کام کرنے والا۔

(۴) ماں اور بیٹی سے نکاح کرنے والا۔

(۵) اپنے ہاتھ سے غسل واجب کرنے والا۔ (کتاب الکبائر، ص ۶۳)

(۲) علامہ محمود آلوسی علیہ الرحمۃ تفسیر روح المعانی میں لکھتے ہیں، ”حضرت عطاء علیہ الرحمۃ سے مروی ہے، ”میں نے سنا ہے کہ بروز قیامت ایک قوم کو اس حال میں لایا جائے گا کہ ان کے ہاتھ حاملہ ہوں گے، میرے خیال میں یہ وہ ہوں گے جو اپنے ہاتھ سے غسل واجب کیا کرتے تھے۔“

مزید لکھتے ہیں، ”حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ”اللہ تعالیٰ نے ایک ایسی قوم کو عذاب میں مبتلا فرمایا جو اپنی شرمگاہوں کا غلط استعمال کیا کرتے تھے۔“ (روح المعانی، المؤمنون: ۳، الجزء الثامن عشر، ج ۹، ص ۱۶)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

اس سلسلے میں شیخ طریقت، امیر اہل سنت، بانی دعوت اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری مدظلہ العالی کی درد و سوز سے معمور ایک تحریر پڑھنے سے تعلق رکھتی ہے، چنانچہ آپ فرماتے ہیں،

”آہ! گناہوں کے سیلاب کی ہلاکت سامانیاں، یہ فحاشی اور عریانی کا طوفان،

مخلوط تعلیمی نظام، مختلف شعبہ ہائے زندگی میں مردوں اور عورتوں کا اختلاط، T.V

اور V.C.R پر فلمیں، ڈرامے اور شہوت افزاء مناظر، رسائل و جرائد کے SEX

APPEAL مضامین وغیرہ نے مل جل کر آج کے نوجوان کو باؤلا بنا ڈالا ہے۔ عربی

مقولہ ہے ”الشَّبَابُ شُعْبَةٌ مِنَ الْجُنُونِ“، یعنی جوانی دیوانگی ہی کا ایک شعبہ ہے، آج

کے نوجوان پر شیطان نے اپنا گھیرا تنگ کر دیا ہے، خواہ بظاہر نمازی اور سنتوں کا عادی ہی

کیوں نہ ہو، اپنی شہوت کی تسکین کے لیے مارا مارا پھر رہا ہے، معاشرہ اپنے غلط رسم و

رواج کے باعث بے چارے کی شادی میں بہت بڑی دیوار بن چکا ہے، امتحان، سخت

امتحان ہے، مگر امتحان سے گھبرانا مردوں کا شیوہ نہیں۔ صبر کر کے اجر لوٹنا چاہیے کہ شہوت

جتنی زیادہ تنگ کرے صبر کرنے پر ثواب بھی اتنا ہی زیادہ ملے گا۔ اگر شہوت سے مغلوب

ہو کر اس کی تسکین کے لیے ناجائز ذرائع اختیار کئے تو دونوں جہاں کا نقصان اور جہنم کا

سامان ہے۔ حضرت سیدنا ابوالدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، ”شہوت کی گھڑی بھر پیروی

طویل غم کا باعث ہوتی ہے۔“ یہ لکھتے ہوئے کلیجہ کا نپٹا اور حیا سے قلم تھرتھراتا ہے مگر میری

ان معروضات کو بے حیائی پر مبنی نہیں کہا جاسکتا بلکہ یہ تو عین درس حیا ہے۔ ”اللہ ﷻ دیکھ

رہا ہے،“ یہ ایمان رکھنے کے باوجود جو لوگ اپنے زعم فاسد میں ”چھپ کر“ بے حیائی کا

کام کرتے ہیں ان کے لیے حیا کا پیغام ہے۔ آہ! گندی ذہنیت کے حامل کئی نوجوان (لڑکے اور لڑکیاں) شادی کی راہیں مسدود پا کر اپنے ہی ہاتھوں اپنی جوانی برباد کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ ابتداءً اگرچہ لطف آتا ہو، مگر جب آنکھ کھلتی ہے تو بہت دیر ہو چکی ہوتی ہے۔ یاد رہے! یہ فعل حرام و گناہ کبیرہ ہے اور حدیث پاک میں ایسا کرنے والے کو ملعون کہا گیا ہے۔ اور اس کے لیے جہنم کے دردناک عذاب کا استحقاق ہے، آخرت بھی داؤ پر لگی اور دنیا میں بھی اس کے سخت ترین نقصانات ہیں، اس غیر فطری عمل سے صحت بھی تباہ و برباد ہو کر رہ جاتی ہے۔

ایک باریہ ”فعل“، کر لینے کے بعد پھر کرنے کو جی چاہتا ہے اگر معاذ اللہ ﷻ چند بار کر لیا تو روم آ جاتا ہے اور عضو کی نرم و نازک رگیں رگڑ کھا کر دب کر سست ہو جاتیں اور پٹھے بے حد حساس ہو جاتے ہیں اور بالآخر نوبت یہاں تک پہنچتی ہے کہ ذرا بد لگا ہی ہوئی، بلکہ ذہن میں تصور قائم ہوا اور منی خارج، بلکہ کپڑے سے رگڑ کھا کر ہی منی ضائع۔ ”منی“ اس خون سے بنتی ہے جو تمام جسم کو غذا پہنچانے کے بعد بچ جاتا ہے۔ جب یہ کثرت کے ساتھ خارج ہونے لگے گی تو خون بدن کو غذا کیسے فراہم کرے گا؟ نتیجہً جسم کا سارا نظام درہم برہم۔

اس فعل بد کی 26 جسمانی آفتیں

(1) دل کمزور (2) معدہ (3) جگر اور (4) گردے خراب (5) نظر کمزور (6) کانوں میں شائیں شائیں کی آوازیں آنا (7) چڑچڑاپن (8) صبح اٹھے تو بدن سست (9) جوڑ جوڑ میں درد اور آنکھیں چپکی ہوئیں (10) ”منی“ پتلی پڑ جانے کی صورت میں تھوڑی تھوڑی رطوبت بہتی رہنا، نالی میں رطوبت پڑی رہنا اور سرٹنا، پھر اس سبب سے بعض

اوقات زخم ہو جانا اور اس میں پیپ پڑ جانا (11) شروع میں پیشاب میں معمولی جلن (12) پھر مواد نکلتا (13) پھر جلن میں اضافہ (14) یہاں تک کہ پرانا سوزاک ہو کر زندگی کو ایسا تلخ کر دیتا ہے کہ آدمی موت کی آرزو کرنے لگتا ہے (15) ”منی“ کا پتلی ہونے کے سبب بلا کسی خیال کے پیشاب سے پہلے یا بعد پیشاب میں مل کر نکل جانا اسی کو ”جریان“ کہتے ہیں جو شدید ترین امراض کی جڑ ہے (16) عضو میں ٹیڑھا پن (17) ڈھیلا پن (18) جڑ کمزور (19) شادی کے قابل نہ رہنا (20) اگر جماع میں کامیاب ہو بھی گیا تو اولاد کی امید نہیں (21) کمر میں درد (22) چہرہ زرد (23) آنکھوں میں گرہے (24) شکل وحشیانہ (25) تپ دق (یعنی پرانا بخار) (26) پاگل پن۔

پاگل ہو جانے کا ایک سبب

ایک اطلاع کے مطابق جب ایک ہزار تپ دق (یعنی پرانا بخار) کے مریضوں کے اسباب پر غور کیا گیا تو یہ بات سامنے آئی کہ 414 مشیت زنی کے سبب، 186 کثرت جماع کے باعث اور بقیہ دیگر وجوہات کی بناء پر مبتلائے تپ دق ہوئے تھے۔ 124 پاگلوں کا امتحان کرنے پر معلوم ہوا کہ ان میں سے 24 (یعنی تقریباً پانچواں فرد) اپنے ہاتھ سے منی خارج کرنے کی بناء پر پاگل ہوا تھا۔

کر لے تو بہ رب کی رحمت ہے بڑی قبر میں ورنہ سزا ہو گی کڑی
(ملخصاً من ”امرد پسندی کی تباہ کاریاں“)

ان گناہوں سے بچنے کے لئے حفاظتی تدابیر

اس نازک ترین دور میں کہ جب ٹی وی، وی سی آر، ڈش اینٹنا، انٹرنیٹ اور کیبل کے ذریعے مسلسل دعوتِ گناہ دی جا رہی ہو اور نگاہ و قلب کی پاکیزگی کو شہوت آمیز گفتگو اور مناظر کے ذریعے غلاظت میں تبدیل کیا جا رہا ہو، اپنے آپ کو گناہ میں مبتلا ہونے سے بچانا بے حد دشوار کام ہے۔ تاہم اگر انسان مضبوط ارادہ کرے اور دامنِ امید تھام کر نیچے دی گئی گزارشات پر عمل کرے تو گناہوں سے بچنا اس کے لئے بے حد آسان ہو جائے گا، ان شاء اللہ عَزَّوَجَلَّ

﴿۱﴾ نگاہ کی حفاظت:

ان تمام گناہوں سے بچنے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ گھر ہو یا بازار، دفتر ہو یا فیکٹری ہر مقام پر اپنی نگاہ کی حفاظت کی جائے اور فلمیں، ڈرامے وغیرہ دیکھنے سے بچا جائے کیونکہ ”جب نظر بہکتی ہے، تو دل بہکتا ہے اور جب دل بہکتا، تو ستر بہک جاتا ہے۔“

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

”قُلْ لِلْمُؤْمِنِينَ يَغُضُّونَ أَبْصَارَهُمْ وَيَحْفَظُونَ أَفْئُودَهُمْ ذَلِكَ أَزْكٰى لَهُمْ ۖ إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ بِمَا يَصْنَعُونَ ۝ وَقُلْ لِلْمُؤْمِنَاتِ يَغْضُضْنَ مِنْ أَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوجَهُنَّ ۖ وَتَرَجُمْنَ كَلِمَاتِ الْإِيمَانِ: مسلمان مردوں کو حکم دواپنی نگاہیں کچھ نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں یہ ان کے لئے بہت ستھرا ہے بے شک اللہ کو ان کے کاموں کی خبر ہے اور مسلمان عورتوں کو حکم دواپنی نگاہیں کچھ نیچی

رکھیں اور اپنی پارسائی کی حفاظت کریں۔“ (پ ۱۸، النور: ۳۱، ۳۰)

اور اگر کبھی بالفرض اچانک کسی عورت پر نگاہ پڑ جائے تو ایسے شخص کو چاہیے کہ اپنی نگاہ فوراً جھکا لے۔ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو مسلمان عورت کے محاسن کی طرف دیکھے پھر اپنی نگاہ جھکا لے اللہ ﷻ اسے ایسی عبادت کی توفیق عطا فرمائے گا جس کی حلاوت وہ اپنے قلب میں پائے گا۔“

(مسند احمد بن حنبل، مسند ابوامامہ، رقم ۲۲۳۳۱، ج ۸، ص ۲۹۹)

پھر اگر مذکورہ شخص شادی شدہ ہو تو فوراً اپنی زوجہ کے پاس آئے تاکہ نظر کے مضر اثرات سے محفوظ رہ سکے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ”رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”عورت شیطان کی شکل میں آتی جاتی ہے تو جب تم میں سے کوئی شخص کسی عورت کو دیکھے، تو اپنی اہلیہ کے پاس جائے، یہ عمل اس کے دل میں پیدا ہونے والے وسوسوں کو دور کر دے گا۔“

(ابوداؤد، کتاب النکاح، باب ما یؤمر بہ من غصن البصر رقم ۲۱۵۱، ج ۲، ص ۳۵۸)

کسی نے حضرت سیدنا جنید بغدادی علیہ الرحمۃ سے پوچھا، ”میں اپنی آنکھ کو بدننگاہی سے نہیں بچا پاتا، میں کس طرح اس کی حفاظت کروں؟“ آپ نے ارشاد فرمایا، ”تم اس بات کا یقین کر لو کہ جب تم کسی کو بری نظر سے دیکھ رہے ہوتے ہو تو حق تعالیٰ تمہیں کہیں زیادہ دیکھ رہا ہوتا ہے۔“ (کیمیائے سعادت، ج ۲، ص ۸۸۶)

حضرت سیدنا مجمع رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ اوپر کی طرف دیکھا تو ایک چھت پر موجود کسی عورت پر نظر پڑ گئی۔ آپ نے فوراً نگاہ جھکا لی اور اس قدر پشیمان ہوئے کہ عہد کر لیا

کہ ”آئندہ کبھی اوپر نہ دیکھوں گا۔“ (کیمیائے سعادت ج ۲، ص ۸۹۳)

﴿۲﴾ نکاح کرنا:

اگر شرعی رکاوٹ نہ ہو تو فوراً نکاح کر لے، اگر رسم و رواج وغیرہ آڑے آئیں تو گھر والوں کو کسی حکمت سے راضی کرنے کی کوشش کرے۔ پھر بھی ناکام رہے تو روزوں کا حکم ہے۔

﴿۳﴾ اجنبی عورتوں سے میل جول نہ رکھے:

اس قسم کی نوکری یا کاروبار سے اجتناب کریں جس میں اجنبی عورتوں سے آمنا سامنا ہوتا رہے۔ گھر میں بھی بھا بھی ہو یا ممانی یا چچی یا کزنز وغیرہ یعنی جن سے پردہ فرض ہے ان سے ہرگز ہرگز بے تکلفی اختیار نہ کریں کہ یہ آگ میں ہاتھ ڈالنے کے مترادف ہے۔

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا، ”میں نے اپنے بعد کوئی ایسا فتنہ نہیں چھوڑا، جو عورتوں کے فتنے سے زیادہ مردوں کو نقصان پہنچانے والا ہو۔“

(بخاری، کتاب الزکاح، باب ما یقعی من شؤم المرأة، رقم ۵۰۹۶، ج ۳، ص ۴۳۱)

﴿۴﴾ اجنبی عورت کے ساتھ تنہائی نہ ہونے دے:

کسی نامحرم عورت کے ساتھ ہرگز تنہائی میں نہ رہے کیونکہ رحمتِ عالم ﷺ کا فرمان ہے کہ ”تم میں سے کوئی کسی (نامحرم) عورت کے ساتھ ہرگز تنہائی اختیار نہ کرے، کیونکہ ان دونوں کے ساتھ تیسرا شیطان ہوتا ہے۔“

(مسند امام احمد، مسند العشرة بالمشرقة بالجنت)

امام اہل سنت الشاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فرماتے ہیں: ”اجنبی عورت

سے خلوت حرام ہے اور اس سے گفتگو کرنا مکروہ ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، ج ۱۰، نصف آخر، ص ۷)

عورت سے گفتگو کرنے کے بارے میں پوچھے گئے سوال کے جواب میں کچھ

اس طرح ارشاد فرمایا: ”تمام محارم سے عورت کو گفتگو کرنا اور انہیں اپنی آواز سنوانا جائز

ہے اور اگر کوئی حاجت ہو اور اندیشہ فتنہ نہ ہو اور تنہائی نہ ہو تو پردے میں رہتے ہوئے

بعض نا محرم سے بھی گفتگو جائز ہے۔“ (تہیلاً من فتاویٰ رضویہ، ج ۱۰، نصف آخر، ص ۱۶۱)

﴿۵﴾ مردوں کے قرب سے بچے:

حضرت حسن بن ذکوان علیہ الرحمۃ فرمایا کرتے تھے: ”مالداروں کی اولاد کے

ساتھ اٹھنا بیٹھنا نہ رکھو کیونکہ ان کی صورتیں، کنواری عورتوں کی صورتوں کی مثل ہوتی

ہیں، چنانچہ وہ باعتبار فتنہ عورتوں سے زیادہ شدید ہیں۔“ (کتاب الکبائر، ص ۶۴)

ایک مرتبہ حضرت سفیان ثوری علیہ الرحمۃ حمام میں داخل ہوئے تو آپ کی نظر

وہاں موجود ایک خوبصورت لڑکے پر پڑی، آپ نے لوگوں سے فرمایا: ”اے میرے پاس

سے دور کر دو، اسے باہر نکال دو، کیونکہ میں عورت کے ساتھ ایک اور خوبصورت لڑکے کے

ساتھ سترہ شیطان گمان کرتا ہوں۔“ (کتاب الکبائر، ص ۶۴)

اس سلسلے میں شیخ طریقت امیر اہل سنت حضرت مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار

قادری مدظلہ العالی کا تحریر کردہ رسالہ ”امرد پسندی کی تباہ کاریاں“ پڑھنا بے حد مفید

ہے۔ اس رسالے میں شہوت پر قابو پانے کے لئے وظائف بھی دیئے گئے ہیں۔

شرم گاہ کی حفاظت کے واقعات

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

ان واقعات کو پڑھئے اور ملاحظہ فرمائیے کہ اپنی شرم گاہ کی حفاظت کرنے والوں کو کیسے کیسے انعامات سے نوازا گیا.....

[1] بنی اسرائیل کا ایک شخص نہایت عبادت گزار تھا۔ وہ رات میں اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مصروف رہتا اور دن میں گھوم پھر کر کچھ اشیاء لوگوں کو بیچا کرتا۔ وہ اکثر اپنے نفس کا محاسبہ کرتے ہوئے کہتا، ”اے نفس! اللہ ﷻ سے ڈر۔“ ایک دن وہ حسب معمول اپنے گھر سے روزی کمانے کے لئے نکلا اور چلتے چلتے ایک امیر کے دروازے کے قریب پہنچا اور اپنی اشیاء بیچنے کے لئے صدا لگائی۔ امیر کی بیوی نے جب اس حسین شخص کو اپنے دروازے کے قریب دیکھا تو اس پر عاشق ہو گئی اور اسے بہانے سے محل کے اندر بلا لیا پھر اس سے کہنے لگی، ”اے تاجر! میرا دل تمہاری طرف مائل ہو چکا ہے، میرے پاس بہت مال ہے اور زرق برق لباس ہیں، تم یہ کام چھوڑ دو میں تجھے ریشمی لباس اور بہت سامان دوں گی۔“

یہ پیش کش سن کر اس کا نفس اس عورت کی طرف مائل ہونے لگا لیکن اس نے اپنی عادت کے مطابق کہا، ”اے نفس! اللہ ﷻ سے ڈر۔“ اور اس عورت کو جواب دیا، ”مجھے اپنے رب ﷻ کا خوف ہے۔“ وہ عورت کہنے لگی، ”تم میری خواہش پوری کئے بغیر یہاں سے نہیں جاسکتے۔“ اس شخص نے پھر کہا، ”اے نفس! اللہ ﷻ سے ڈر۔“ اور نجات کی ترکیب سوچنے لگا۔ بالآخر اس نے عورت سے کہا، ”مجھے مہلت دو کہ میں وضو کر کے دو رکعتیں ادا

کریں۔“ اجازت ملنے پر اس نے وضو کیا اور چھت پر چلا گیا۔ جہاں اس نے دو رکعت نماز ادا کی اور پھر چھت سے نیچے جھانکا تو اس کی اونچائی بیس گز تھی۔ اس نے بے بسی سے آسمان کی طرف دیکھا اور یوں عرض کی، ”اے میرے رب ﷻ میں طویل عرصہ سے تیری عبادت میں مشغول ہوں، مجھے اس آفت سے نجات عطا فرما۔“ یہ کہہ کر وہ چھت سے کود گیا۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت سیدنا جبرائیل علیہ السلام کو حکم دیا، ”جاؤ میرے بندے کو زمین تک پہنچنے سے پہلے سنبھال لو، اس نے میرے عتاب کے خوف سے چھلانگ لگائی ہے۔“ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے نہایت تیزی سے آکر اس شخص کو یوں تھام لیا جیسے کوئی ماں اپنے بچے کو پکڑتی ہے اور زمین پر کسی پرندے کی طرح بٹھا دیا۔

(درۃ الناصحین، ص ۳۱۳)

{2} بنی اسرائیل کا ایک شخص گناہ سے بچنے کی کوشش نہ کرتا تھا ایک مرتبہ ایک مجبور عورت اس کے پاس آئی تو اس نے اسے ساٹھ دینار اس شرط پر دیئے کہ وہ اس کے ساتھ زنا کرنے پر راضی ہو جائے۔ جب وہ اس عورت پر حاوی ہونے لگا تو وہ عورت کانپنے لگی اور رو پڑی۔ اس نے عورت سے پوچھا: ”کیوں رو رہی ہو؟“ عورت نے جواب دیا: ”میں نے یہ کام کبھی نہیں کیا اور آج ایک ضرورت نے مجھے یہ کام کرنے پر مجبور کر دیا ہے۔“ اس نے پوچھا: ”کیا یہ تم اللہ ﷻ کے خوف سے کر رہی ہو تو میں تجھ سے زیادہ ڈرنے کا حقدار ہوں، جا میں نے جو کچھ تجھے دیا ہے وہ تیرا ہے، خدا کی قسم! آج کے بعد میں کبھی اللہ عزوجل کی نافرمانی نہ کروں گا۔“ پھر اسی رات اس کا انتقال ہو گیا۔ صبح اس کے دروازے پر لکھا ہوا تھا کہ اللہ ﷻ نے کفل کی مغفرت فرمادی۔“

(ترمذی کتاب صفۃ القیامۃ، رقم ۲۵۰۴، ج ۴، ص ۲۲۳)

(3) ایک شخص کسی عورت پر فریفتہ ہو گیا۔ جب وہ عورت کسی کام سے قافلے کے ساتھ سفر پر روانہ ہوئی تو یہ آدمی بھی اس کے پیچھے پیچھے چل دیا۔ جب جنگل میں پہنچ کر سب لوگ سو گئے تو اس آدمی نے اس عورت سے اپنا حال دل بیان کیا۔ عورت نے اس سے پوچھا، ”کیا سب لوگ سو گئے ہیں؟“ یہ دل ہی دل میں بہت خوش ہوا کہ شاید یہ عورت بھی میری طرف مائل ہو گئی ہے چنانچہ وہ اٹھا اور قافلے کے گرد گھوم کر جائزہ لیا تو سب لوگ سو رہے تھے۔ واپس آ کر اس نے عورت کو بتایا کہ، ”ہاں! سب لوگ سو گئے ہیں۔“ یہ سن کر وہ عورت کہنے لگی، ”اللہ تعالیٰ کے بارے میں تم کیا کہتے ہو، کیا وہ بھی اس وقت سو رہا ہے؟“ مرد نے جواب دیا، ”اللہ تعالیٰ نہ سوتا ہے، نہ اسے نیند آتی ہے اور نہ اسے اٹکھ آتی ہے۔“ عورت نے کہا، ”جو نہ کبھی سویا اور نہ سوئے گا، اور وہ ہمیں بھی دیکھ رہا ہے اگرچہ لوگ نہیں دیکھ رہے تو ہمیں اس سے زیادہ ڈرنا چاہئے۔“ یہ بات سن کر اس آدمی نے رب تعالیٰ کے خوف کے سبب اس عورت کو چھوڑ دیا اور گناہ کے ارادے سے باز آ گیا۔

جب اس شخص کا انتقال ہوا تو کسی نے اسے خواب میں دیکھا اور پوچھا، ”مَا فَعَلَ اللَّهُ بِكَ؟“ یعنی اللہ تعالیٰ نے تیرے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟“ تو اس نے جواب دیا، ”اللہ تعالیٰ نے مجھے ترک گناہ اور اپنے خوف کے سبب بخش دیا۔“

(مکاشفۃ القلوب، الباب الثانی فی الخوف من اللہ تعالیٰ، ص ۱۱)

(4) بنی اسرائیل میں ایک عیال دار شخص نہایت عبادت گزار تھا۔ اس پر ایک وقت ایسا آیا کہ وہ اپنے اہل و عیال سمیت فاقے میں مبتلا ہو گیا۔ ایک دن اس نے مجبور ہو کر اپنی بیوی کو بچوں کے لئے کچھ لانے کے لئے باہر بھیجا۔ اس کی بیوی ایک تاجر کے دروازے پر پہنچی اور اس سے سوال کیا تاکہ بچوں کو کھانا کھلائے۔ اس تاجر نے کہا،

”ٹھیک ہے میں تمہاری مدد کروں گا لیکن اس شرط پر کہ تم اپنا آپ میرے حوالے کر دو۔“ یہ جواب سن کر وہ عورت خاموشی سے گھر واپس آ گئی۔ گھر پہنچ کر اس نے دیکھا کہ بچے بھوک کی شدت سے چلا رہے ہیں اور کہہ رہے ہیں، ”اے امی جان! ہم بھوک سے مرے جا رہے ہیں، ہمیں کھانے کو کچھ دیجئے۔“ بچوں کی یہ حالت دیکھ کر وہ مجبوراً دوبارہ اس تاجر کے پاس گئی اور اسے اپنی مجبوری بتائی۔ اس تاجر نے پوچھا، ”کیا تمہیں میرا مطالبہ منظور ہے؟“ اس عورت نے کہا، ”ہاں!“

جب وہ دونوں تنہائی میں پہنچے اور مرد نے اپنا مقصد پورا کرنا چاہا تو وہ عورت تھر تھر کانپنے لگی، قریب تھا کہ اس کے جسم کے جوڑ الگ ہو جائیں۔ اس کی یہ حالت دیکھ کر تاجر نے دریافت کیا، ”یہ تجھے کیا ہوا؟“ عورت نے جواب دیا، ”مجھے اپنے رب تعالیٰ کا خوف ہے۔“ یہ سن کر تاجر نے کہا، ”تم فقر و فاقہ کی حالت میں بھی اللہ تعالیٰ سے ڈرتی ہو، مجھے تو اس سے بھی زیادہ ڈرنا چاہیئے۔“ چنانچہ وہ گناہ کے ارادے سے باز آ گیا اور اس عورت کی ضرورت پوری کر دی۔ وہ عورت بہت سارا مال لے کر اپنے بچوں کے پاس آئی اور وہ خوش ہو گئے۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت سیدنا موسیٰ علیہ السلام کو وحی بھیجی کہ ”فلاں ابن فلاں کو بتا دیں کہ میں نے اس کے تمام گناہ بخش دیئے ہیں۔“ حضرت موسیٰ علیہ السلام یہ پیغام لے کر اس آدمی کے پاس پہنچے اور اس سے پوچھا، ”شاید تو نے کوئی ایسی نیکی کی ہے جو تجھے یا تیرے رب کو معلوم ہے۔“ اس شخص نے سارا واقعہ آپ کو بتا دیا تو آپ نے اسے بتایا کہ، ”اللہ تعالیٰ نے تیرے تمام گناہوں کی مغفرت کر دی ہے۔“

(مکاشفۃ القلوب، الباب الثانی فی الخوف من اللہ تعالیٰ، ص ۱۱)

(5) بنی اسرائیل کا ایک عابد اپنے عبادت خانے میں عبادت کیا کرتا تھا۔ گمراہوں کا گروہ ایک طوائف کے پاس پہنچا اور اس سے کہا کہ ”تم کسی نہ کسی طرح اس عابد کو بہکا دو۔“ چنانچہ وہ فاحشہ ایک اندھیری رات میں جبکہ بارش برس رہی تھی، اس عابد کے پاس آئی اور اس کو پکارا۔ عابد نے جھانک کر دیکھا تو عورت نے کہا کہ ”اے اللہ کے بندے! مجھے اپنے پاس پناہ دے۔“ لیکن عابد نے اس کی پرواہ نہ کی اور نماز میں مشغول ہو گیا۔ وہ طوائف اسے بارش اور اندھیری رات یاد دلا کر پناہ طلب کرتی رہی حتیٰ کہ عابد نے رحم کھا کر اسے اندر بلا لیا۔ وہ عابد سے کچھ فاصلے پر جا کر لیٹ گئی اور اسے اپنی طرف مائل کرنے کی کوشش شروع کر دی۔ یہاں تک کہ عابد کا دل بھی اس کی طرف مائل ہو گیا۔

لیکن اسی لمحہ اللہ ﷻ کے خوف نے اس کے دل میں جوش مارا، عابد نے خود کو مخاطب کر کے کہا، ”واللہ! ایسا نہیں ہو سکتا یہاں تک کہ تو دیکھ لے کہ آگ پر کتنا صبر کر سکتا ہے۔“ پھر وہ چراغ کے پاس گیا اور اپنی ایک انگلی اس کے شعلے میں رکھ دی حتیٰ کہ وہ جل کر کوئلہ ہو گئی۔ پھر اس نے نماز کی طرف متوجہ ہونے کی کوشش کی لیکن اس کے نفس نے دوبارہ فاحشہ کی طرف بڑھنے کا مشورہ دیا۔ یہ چراغ کے پاس گیا اور اپنی دوسری انگلی بھی جلا ڈالی، پھر اس کا نفس اسی طرح خواہش کرتا رہا اور وہ اپنی انگلیاں جلاتا رہا، حتیٰ کہ اس نے اپنی ساری انگلیاں جلا ڈالیں، عورت یہ سارا منظر دیکھ رہی تھی، چنانچہ خوف و دہشت کے باعث اس نے ایک چیخ ماری اور مر گئی۔ (ذم الہوی، ص ۱۹۹)

(6) حضرت شیخ ابو بکر بن عبد اللہ حزنی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ایک قصاب اپنے پڑوسی کی لونڈی پر عاشق تھا۔ ایک دن وہ لونڈی کسی کام سے دوسرے گاؤں کو جا رہی تھی،

قصاب نے موقعِ غنیمت جان کر اس کا پیچھا کیا اور کچھ دور جا کر اسے پکڑ لیا۔ تب کنیز نے کہا کہ ”اے نوجوان! میرا دل بھی تیری طرف مائل ہے لیکن میں اپنے رب ﷻ سے ڈرتی ہوں۔“ جب اس قصاب نے یہ سنا تو بولا، ”جب تو اللہ تعالیٰ سے ڈرتی ہے تو کیا میں اس ذاتِ پاک سے نہ ڈروں؟“ یہ کہہ کر اس نے توبہ کر لی اور وہاں سے پلٹ پڑا۔ راستے میں پیاس کے مارے دم لبوں پر آ گیا۔ اتفاقاً اس کی ملاقات ایک شخص سے ہو گئی جو کہ کسی نبی کا قاصد تھا۔ اس مردِ قاصد نے پوچھا، اے جوان کیا حال ہے؟“ قصاب نے جواب دیا، ”پیاس سے نڈھال ہوں۔“ قاصد نے کہا کہ ”آؤ ہم دونوں مل کر خدا سے دعا کریں تاکہ اللہ تعالیٰ ابر کے فرشتے کو بھیج دے اور وہ شہر پہنچنے تک ہم پر اپنا سایہ کئے رکھے۔“ نوجوان نے کہا کہ ”میں نے تو خدا کی کوئی قابلِ ذکر عبادت بھی نہیں کی ہے، میں کس طرح دعا کروں؟ تم دعا کرو میں آمین کہوں گا۔“ اس شخص نے دعا کی، بادل کا ایک ٹکڑا ان کے سروں پر سایہ فگن ہو گیا۔

جب یہ دونوں راستہ طے کرتے ہوئے ایک دوسرے سے جدا ہوئے تو وہ بادل قصاب کے سر پر آ گیا اور قاصد دھوپ میں ہو گیا۔ قاصد نے کہا، ”اے جوان! تو نے تو کہا تھا کہ تو نے اللہ ﷻ کی کچھ بھی عبادت نہیں کی، پھر یہ بادل تیرے سر پر کس طرح سایہ فگن ہو گیا؟ تو مجھے اپنا حال سنا۔“ نوجوان نے کہا، ”اور تو مجھے کچھ معلوم نہیں لیکن ایک کنیز سے خوفِ خدا ﷻ کی بات سن کر میں نے توبہ ضرور کی تھی۔“ قاصد بولا، ”تو نے سچ کہا، اللہ تعالیٰ کے حضور میں جو مرتبہ و درجہ تائب (توبہ کرنے والے) کا ہے وہ کسی دوسرے کا نہیں ہے۔“ (کتاب التوابین، ص ۷۵)

آخری گزارش

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو!

ہمیں چاہئے کہ نہ صرف ان دواعضاء کو بلکہ اپنے پورے جسم کو ارتکابِ گناہ سے محفوظ رکھنے کے لئے بانیِ دعوتِ اسلامی، شیخ طریقت، امیر اہل سنت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری مدظلہ العالی کے عطا کردہ مدنی انعامات پر عمل کریں اور باکردار مسلمان بننے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ سے مدنی انعامات کا کارڈ حاصل کریں اور روزانہ فکرِ مدینہ یعنی اپنے محاسبے کے ذریعے کارڈ پر کر کے ہر مدنی یعنی قمری ماہ کے ابتدائی دس دن کے اندر اندر اپنے یہاں کے مدنی انعامات کے ذمہ دار کو جمع کروانے کا معمول بنالیں۔ ان شاء اللہ ﷻ! ہماری زندگی میں حیرت انگیز طور پر مدنی انقلاب برپا ہوگا۔

دعوتِ اسلامی کے سنتوں کی تربیت کے لئے عاشقانِ رسول ﷺ کے بے شمار مدنی قافلے شہر بہ شہر گاؤں بہ گاؤں سفر کرتے رہتے ہیں، آپ بھی راہِ خدا ﷻ میں سفر کر کے اپنی آخرت کے لئے نیکیوں کا ذخیرہ اکٹھا کیجئے۔ اپنی روزمرہ کی دنیاوی مصروفیات ترک کر کے اپنے دوستوں کی صحبت چھوڑ کر جب ہم ان قافلوں میں سفر کریں گے تو ان قافلوں میں سفر کے دوران ہمیں اپنے طرزِ زندگی پر دیانت دارانہ غور و فکر کا موقع میسر آئے گا، اپنی آخرت کو بہتر سے بہتر بنانے کی خواہش دل میں پیدا ہوگی، جس کے نتیجے میں اب تک کئے جانے والے گناہوں کے ارتکاب پر ندامت محسوس ہوگی، ان گناہوں کی ملنے والی سزاؤں کا تصور کر کے رونگٹے کھڑے ہو جائیں گے، دوسری طرف اپنی ناتوانی و بے کسی کا احساس دامن گیر ہوگا اور اگر دل زندہ ہوا تو خوفِ خدا کے سبب

آنکھوں سے بے اختیار آنسو چھلک کر رخساروں پر بہنے لگیں گے۔
 بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! ان قافلوں میں مسلسل سفر کرنے کے نتیجے میں فحش کلامی
 اور فضول گوئی کی جگہ زبان سے درودِ پاک جاری ہو جائے گا، یہ تلاوت قرآن، حمدِ الہی
 ﷻ اور نعتِ رسول ﷺ کی عادی بن جائے گی، دنیا کی محبت سے ڈوبا ہوا دل آخرت کی
 بہتری کے لئے بے چین ہو جائے گا۔ (۱) شاء اللہ عزوجل
 اس کے علاوہ اپنے اپنے شہروں میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار
 سنتوں بھرے اجتماع میں پابندیِ وقت کے ساتھ شرکت فرما کر خوب خوب سنتوں کی
 بہاریں لٹیں۔

الحمد لله رب العلمين

تمت بالخیر

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
 www.pdfbooksfree.pk

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ماخذ و مراجع

- ۱- ترجمہ کنز الایمان -
- ۲- تفسیر اب احمدیہ، مکتبہ حقانیہ، پشاور
- ۳- تفسیر روع المعانی، مکتبہ حقانیہ، ملتان
- ۴- سنن النسائی، دار الجیل، بیروت
- ۵- صحیح البخاری، دار الکتب العلمیہ، بیروت
- ۶- صحیح مسلم، دار ابن حزم، بیروت
- ۷- جامع الترمذی، دار الفکر، بیروت
- ۸- سنن ابی داؤد، دار احیاء التراث العربی، بیروت
- ۹- سنن ابن ماجہ، دار المعرفة، بیروت -
- ۱۰- تاریخ بغداد، دار الکتب العلمیہ، بیروت
- ۱۱- المسند للإمام احمد بن حنبل، دار الفکر، بیروت -
- ۱۲- المؤطا للإمام مالک، دار المعرفة، بیروت -
- ۱۳- شعب الایمان، دار الکتب العلمیہ، بیروت
- ۱۴- الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان، دار الکتب العلمیہ، بیروت -
- ۱۵- مشکوٰۃ المصابیح، دار الفکر، بیروت
- ۱۶- الجامع الصغیر، دار الکتب العلمیہ، بیروت -
- ۱۷- المستدرک، دار المعرفة، بیروت -
- ۱۸- مسند ابی یعلی، دار الکتب العلمیہ، بیروت
- ۱۹- کنز العمال، دار الکتب العلمیہ، بیروت
- ۲۰- مجمع الزوائد، دار الفکر، بیروت -

- ۲۱- الترغیب والترہیب، دار الکتب العلمیہ، بیروت۔
- ۲۲- فردوس الاخبار، دار الفکر، بیروت۔
- ۲۳- فتح الباری، دار الکتب، بیروت
- ۲۴- فیض القدير شرح جامع الصغیر، دار الکتب العلمیہ، بیروت۔
- ۲۵- المعجم الاوسط، دار الفکر، عمان۔
- ۲۶- المعجم الكبير، دار احیاء التراث العربی، بیروت۔
- ۲۷- البحر الرائق - مکتبہ رشیدیہ، کوئٹہ۔
- ۲۸- درمختار مع الرد المختار، دار المعرفة، بیروت۔
- ۲۹- فتاویٰ الرضویہ، رضا فائونڈیشن، جامعہ نظامیہ لاہور۔
- ۳۰- بہار شریعت، مکتبہ رضویہ، کراچی۔
- ۳۱- احیاء العلوم الدین، دار صادر، بیروت
- ۳۲- اتحاف السادة المتقين، دار الکتب العلمیہ، بیروت۔
- ۳۳- مکاشفة القلوب، دار الکتب العلمیہ، بیروت۔
- ۳۴- کیمیاء سعادت، انتشارات گنجینہ، تہران۔
- ۳۵- المستطرف فی کل فن مستظرف، دار الفکر، بیروت۔
- ۳۶- ذم الروی، مکتبہ الكتاب والسنة، یساور
- ۳۷- کتاب الکبائر، اشاعت اسلام، یساور
- ۳۸- ہدیۃ الندیۃ، دار العامرہ، مصر۔
- ۳۹- درۃ الناصحین، دار الفکر، بیروت۔
- ۴۰- غیبت کی تباہ کاریاں، مکتبۃ المدینہ، کراچی۔
- ۴۱- امر و پسنہ کی تباہ کاریاں، مکتبۃ المدینہ، کراچی۔

مجلس المدینۃ العلمیۃ کی طرف سے پیش کردہ 190 کتب

ورسائل مع عنقریب آنے والی 14 کتب ورسائل

﴿شعبہ کتب اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃ رب العزت﴾

اردو کتب:

- 1.....المفوط المعروف بملفوظات اعلیٰ حضرت (کل صفحات: 557)
- 2.....کرنی نوٹ کے شرعی احکامات (کُفْلُ الْفَقِیْهِ الْفَاهِمِ فِیْ أَحْکَامِ فَرَطَاسِ الدَّرَاهِمِ) (کل صفحات: 199)
- 3.....فضائل دعا (أَحْسَنُ الْوَعَاءِ لِذَوَابِ الدُّعَاءِ مَعَهُ ذَبْلُ الْمُدْعَا لِأَحْسَنِ الْوَعَاءِ) (کل صفحات: 326)
- 4.....والدین، زوجین اور اساتذہ کے حقوق (الْحَقُوقُ لَطَرِجِ الْعُقُوقِ) (کل صفحات: 125)
- 5.....اعلیٰ حضرت سے سوال جواب (إِظْهَارُ الْحَقِّ الْحَلِیِّ) (کل صفحات: 100)
- 6.....ایمان کی پہچان (حاشیہ تہدایمان) (کل صفحات: 74)
- 7.....ثبوت ہلال کے طریقے (طُرُقُ اثْبَاتِ هِلَالٍ) (کل صفحات: 63)
- 8.....ولایت کا آسان راستہ (تصویرِ شیح) (أَلْفَاوُتَةُ الْوَاسِطَةِ) (کل صفحات: 60)
- 9.....شریعت و طریقت (مَقَالُ الْفُرْقَانِ بِإِعْزَازِ شُرْعٍ وَعُلَمَاءِ) (کل صفحات: 57)
- 10.....عیدین میں گلے ملنا کیسا؟ (وَسَّاحُ الْحَجِيدِ فِیْ تَحْلِيلِ مُعَانَقَةِ الْعِيدِ) (کل صفحات: 55)
- 11.....حقوق العباد کیسے معاف ہوں (عجب الامداد) (کل صفحات: 47)
- 12.....معاشِ رقی کاراز (حاشیہ و تشریح تدبیر فلاح و نجات و اصلاح) (کل صفحات: 41)
- 13.....راوذاعرہ و جلّٰں میں خرچ کرنے کے فضائل (رَأْدُ الْقَطْعِ وَالْوَبَاءُ بِدَعْوَةِ الْحَجِرَانِ وَمَوَاسِقُ الْفُقَرَاءِ) (کل صفحات: 40)
- 14.....اولاد کے حقوق (مشعلۃ الارشاد) (کل صفحات: 31)

عربی کتب:

- 15, 16, 17, 18, 19.....جَدُّ الْمُتَمَتَّارِ عَلَى رَدِّ الْمُخْتَارِ (المجلد الاول والثاني والثالث والرابع والخامس) (کل صفحات: 483-650, 713-672-570)
- 20.....الرَّزْمَةُ الْقَمَرِيَّةُ (کل صفحات: 93)
- 21.....تَمْهِيدُ الْإِيمَانِ (کل صفحات: 77)
- 22.....كُفْلُ الْفَقِیْهِ الْفَاهِمِ (کل صفحات: 74)
- 23.....أَجَلِي الْإِعْلَامِ (کل صفحات: 70)
- 24.....إِقَامَةُ الْقِيَامَةِ (کل صفحات: 60)
- 25.....الْإِجَازَاتُ الْمَتِينَةُ (کل صفحات: 62)
- 26.....الْفَضْلُ الْمَوْهَبِيُّ (کل صفحات: 46)
- 27.....التعليق الرضوی علی صحیح البخاری (کل صفحات: 458)

عنقریب آنے والی کتب

- 1.....جَدُّ الْمُتَمَتَّارِ عَلَى رَدِّ الْمُخْتَارِ (المجلد السادس) (کل صفحات: 483-650, 713-672-570)
- 2.....اولاد کے حقوق کی تفصیل (مشعلۃ الارشاد)

﴿شعبہ تراجم کتب﴾

- 1.....جنہم میں لے جانے والے اعمال (جلداول) (الزواج عن اقتراح الکبار) (کل صفحات: 853)
- 2.....جنت میں لے جانے والے اعمال (الْمَتْحَرُّ الرَّابِعُ فِیْ ثَوَابِ الْعَمَلِ الصَّالِحِ) (کل صفحات: 743)

- 3..... احیاء العلوم کا خلاصہ (لباب الاحیاء) (کل صفحات: 641)
- 4..... عُیُونُ الْحِکَايَاتِ (مترجم، حصہ اول) (کل صفحات: 412)
- 5..... آنسوؤں کا دریا (بَحْرُ الدُّمُوعِ) (کل صفحات: 300)
- 6..... الدعوة الى الفكر (کل صفحات: 148)
- 7..... نیکیوں کی جزائیں اور گناہوں کی سزائیں (فُرُةُ الْعُيُونِ وَمَفْرُحُ الْقَلْبِ الْمَحْزُونِ) (کل صفحات: 138)
- 8..... مدنی آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے روشن فیصلے (الْبَاهِرُ فِي حُكْمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَاطِنِ وَالظَّاهِرِ) (کل صفحات: 112)
- 9..... راہِ علم (تَعْلِيمُ الْمُتَعَلِّمِ طَرِيقَ التَّعَلُّمِ) (کل صفحات: 102)
- 10..... دینا سے بے رغبتی اور امیدوں کی کمی (الرُّهْدُ وَ قَصْرُ الْأَمَلِ) (کل صفحات: 85)
- 11..... حسنِ اخلاق (مِكَارِمُ الْأَخْلَاقِ) (کل صفحات: 74)
- 12..... بی بی کو نصیحت (أَيُّهَا الْوَلَدُ) (کل صفحات: 64)
- 13..... شاہراہِ اولیاء (مِنْهَاجُ الْعَارِفِينَ) (کل صفحات: 36)
- 14..... سایہ عرش کس کس کو ملے گا...؟ (تَمْهِيدُ الْفَرْشِ فِي الْحِصَالِ الْمُوجِبَةِ لِظِلِّ الْعَرْشِ) (کل صفحات: 28)
- 15..... حکایتیں اور نصیحتیں (الروض الفائق) (کل صفحات: 649)
- 16..... آدابِ دین (الأدب فی الدین) (کل صفحات: 63)
- 17..... اللہ والوں کی باتیں (حلیۃ الاولیاء و طبقات الاصفیاء) پہلی قسط: تذکرہ خلفائے راشدین (کل صفحات: 217)
- 18..... عیونِ الحکایات (مترجم حصہ دوم) (کل صفحات: 413)
- 19..... امامِ عظیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نصیحتیں (وصایا امام اعظم) (کل صفحات: 46)
- 20..... نیکی کی دعوت کے فضائل (الامر بالمعروف ونہی عن المنکر) (کل صفحات: 98)
- 21..... اللہ والوں کی باتیں (حلیۃ الاولیاء و طبقات الاصفیاء) دوسری قسط: تذکرہ مہاجرین صحابہ کرام (کل صفحات: 245)
- 22..... اللہ والوں کی باتیں (حلیۃ الاولیاء و طبقات الاصفیاء) تیسری قسط: تذکرہ مہاجرین صحابہ کرام (کل صفحات: 250)
- 23..... اللہ والوں کی باتیں (حلیۃ الاولیاء و طبقات الاصفیاء) چوتھی قسط: تذکرہ اصحابِ صفہ (کل صفحات: 239)
- 24..... نصیحتوں کے مدنی پھول بوسیۃ احادیثِ رسول (المواعظ فی الاحادیث القدسیہ) (کل صفحات: 54)
- 25..... اچھے برے عمل (رسالة المذاكرة) (کل صفحات: 120)

عنقریب آنے والی کتب

- 1..... راہِ نجات و مہلکات جلد اول (الحدیقة الندیة)
- 2..... حلیۃ الاولیاء (مترجم، جلد 2، قسط 1)

شعبہ درسی کتب

- 1..... اتقان الفراسة شرح دیوان الحماسہ (کل صفحات: 325)
- 2..... نصاب الصرف (کل صفحات: 343)
- 3..... اصول الشاشی مع احسن الحواشی (کل صفحات: 299)
- 4..... نحو میر مع حاشیہ نحو منیر (کل صفحات: 203)
- 5..... دروس البلاغة مع شمس البراعة (کل صفحات: 241)
- 6..... گلدستہ عقائد واعمال (کل صفحات: 180)

- 7..... مراح الارواح مع حاشیہ ضیاء الاصباح (کل صفحات: 241) 8..... نصاب التجوید (کل صفحات: 79)
- 9..... نزہۃ النظر شرح نخبۃ الفكر (کل صفحات: 280) 10..... صرف بھائی مع حاشیہ صرف بھائی (کل صفحات: 55)
- 11..... عنایۃ النحو فی شرح ہدایۃ النحو (کل صفحات: 175) 12..... تعریفات نحویہ (کل صفحات: 45)
- 13..... الفرج الکامل علی شرح مئة عامل (کل صفحات: 158) 14..... شرح مئة عامل (کل صفحات: 44)
- 15..... الأربعین النوویۃ فی الأحادیث النبویۃ (کل صفحات: 155) 16..... المحادۃ العربیۃ (کل صفحات: 101)
- 17..... نصاب النحو (کل صفحات: 288) 18..... نصاب المنطق (کل صفحات: 168)
- 19..... مقصدۃ الشیخ مع التحفۃ المرضیۃ (کل صفحات: 119) 20..... تلخیص اصول الشاشی (کل صفحات: 144)
- 21..... نور الایضاح مع حاشیۃ النور والضیاء (کل صفحات: 392) 22..... نصاب اصول حدیث (کل صفحات: 95)
- 23..... شرح العقائد مع حاشیۃ جمع الفرائد (کل صفحات: 384) 24..... خاصیات ابواب (کل صفحات: 141)

عنقریب آنے والی کتب

- 1..... قصیدہ بردہ مع شرح خریونی 2..... انوار الحدیث (مع تخریج و تحقیق) 3..... نصاب الادب

شعبہ تخریج

- 1..... بہار شریعت، جلد اول (حصہ اول تا ششم، کل صفحات: 1360) 2..... جنتی زیور (کل صفحات: 679)
- 3..... عجائب القرآن مع غرائب القرآن (کل صفحات: 422) 4..... بہار شریعت (سواہر اول حصہ، کل صفحات: 312)
- 5..... صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم (کل صفحات: 274)
- 6..... علم القرآن (کل صفحات: 244) 7..... جنم کے خطرات (کل صفحات: 207)
- 8..... اسلامی زندگی (کل صفحات: 170) 9..... تحقیقات (کل صفحات: 142)
- 10..... الأربعین حنفیہ (کل صفحات: 112) 11..... آئینہ قیامت (کل صفحات: 108)
- 12..... اخلاق الصالحین (کل صفحات: 78) 13..... کتاب العقائد (کل صفحات: 64)
- 14..... اُمہات المؤمنین (کل صفحات: 59) 15..... اچھے ماحول کی برکتیں (کل صفحات: 56)
- 16..... حق و باطل کا فرق (کل صفحات: 50) 17..... فتاوی اہل سنت (سات حصے)
- 24..... بہشت کی کتبیاں (کل صفحات: 249) 25..... سیرت مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم (کل صفحات: 875)
- 26..... بہار شریعت حصہ ۷ (کل صفحات: 133) 27..... بہار شریعت حصہ ۸ (کل صفحات: 206)
- 28..... کرامات صحابہ (کل صفحات: 346) 29..... سوانح کربلا (کل صفحات: 192)
- 30..... بہار شریعت حصہ ۹ (کل صفحات: 218) 31..... بہار شریعت حصہ ۱۰ (کل صفحات: 169)
- 32..... بہار شریعت حصہ ۱۱ (کل صفحات: 280) 33..... بہار شریعت حصہ ۱۲ (کل صفحات: 222)
- 34..... منتخب حدیثیں (246) 35..... بہار شریعت حصہ ۱۳ (کل صفحات: 201)
- 36..... بہار شریعت جلد دوم (2) (کل صفحات: 1304) 37..... بہار شریعت حصہ ۱۴ (کل صفحات: 243)
- 38..... بہار شریعت حصہ ۱۵ (کل صفحات: 219)

عنقریب آنے والی کتب

- 1..... بہار شریعت حصہ ۱۳، ۱۴، ۱۵ 2..... معمولات الابرار 3..... جواہر الحدیث

﴿شعبہ اصلاحی کتب﴾

- 1.....ضیائے صدقات (کل صفحات: 408)
- 2.....فیضانِ احیاء العلوم (کل صفحات: 325)
- 3.....رہنمائے جدولِ برائے مدنی قافلہ (کل صفحات: 255)
- 4.....انفرادی کوشش (کل صفحات: 200)
- 5.....نصابِ مدنی قافلہ (کل صفحات: 196)
- 6.....ترہیتِ اولاد (کل صفحات: 187)
- 7.....فکرِ مدینہ (کل صفحات: 164)
- 8.....خوفِ خدا عزوجل (کل صفحات: 160)
- 9.....جنت کی دو چابیاں (کل صفحات: 152)
- 10.....توبہ کی روایات و حکایات (کل صفحات: 124)
- 11.....فیضانِ چہل احادیث (کل صفحات: 120)
- 12.....غوثِ پاک رضی اللہ عنہ کے حالات (کل صفحات: 106)
- 13.....مفتی و دعوتِ اسلامی (کل صفحات: 96)
- 14.....40 فرامینِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم (کل صفحات: 87)
- 15.....احادیثِ مبارکہ کے انوار (کل صفحات: 66)
- 16.....کامیاب طالب علم کون؟ (کل صفحات: تقریباً 63)
- 17.....آیاتِ قرآنی کے انوار (کل صفحات: 62)
- 18.....ہدئمانی (کل صفحات: 57)
- 19.....کامیاب استاذ کون؟ (کل صفحات: 43)
- 20.....نماز میں اقامتہ کے مسائل (کل صفحات: 39)
- 21.....تجکِ دینی کے اسباب (کل صفحات: 33)
- 22.....ٹی وی اور مودی (کل صفحات: 32)
- 23.....امتحان کی تیاری کیسے کریں؟ (کل صفحات: 32)
- 24.....طلاق کے آسان مسائل (کل صفحات: 30)
- 25.....قومِ بختاں اور امیرِ اہلسنت (کل صفحات: 262)
- 26.....شرحِ شجرہ قادریہ (کل صفحات: 215)
- 27.....تعارفِ امیرِ اہلسنت (کل صفحات: 100)
- 28.....فیضانِ زکوٰۃ (کل صفحات: 150)
- 29.....ریا کاری (کل صفحات: 170)
- 30.....عشر کے احکام (کل صفحات: 48)
- 31.....اہلِ حضرت کی انفرادی کوششیں (کل صفحات: 49)
- 32.....نور کا کھلونا (کل صفحات: 32)
- 33.....تکبر (کل صفحات: 97)

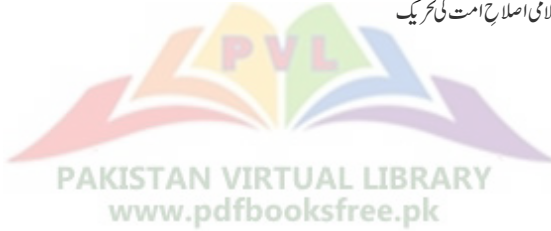
﴿شعبہ امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ﴾

- 1.....آدابِ مہذبِ کامل (مکمل پانچ حصے) (کل صفحات: 275)
- 2.....دعوتِ اسلامی کی مدنی بہاریں (کل صفحات: 220)
- 3.....فیضانِ امیرِ اہلسنت (کل صفحات: 101)
- 4.....چل مدینہ کی سعادت مل گئی (کل صفحات: 32)
- 5.....گوگامبلغ (کل صفحات: 55)
- 6.....تذکرہ امیرِ اہلسنت قسط (1) (کل صفحات: 49)
- 7.....تذکرہ امیرِ اہلسنت قسط (2) (کل صفحات: 48)
- 8.....قبر کھل گئی (کل صفحات: 48)
- 9.....غافلِ درزی (کل صفحات: 36)
- 10.....میں نے مدنی برقع کیوں پہنا؟ (کل صفحات: 33)
- 11.....کرتھین مسلمان ہو گیا (کل صفحات: 32)
- 12.....ہیر و منجی کی توبہ (کل صفحات: 32)
- 13.....سراسر بیہوشی کا راز (کل صفحات: 32)
- 14.....مردہ بول اٹھا (کل صفحات: 32)
- 15.....بد نصیب دوہلا (کل صفحات: 32)
- 16.....عطاری جن کا غسلِ میت (کل صفحات: 24)
- 17.....حیرت انگیز حادثہ (کل صفحات: 32)
- 18.....دعوتِ اسلامی کی جیل خانہ جات میں خدمات (کل صفحات: 24)
- 19.....قبرستان کی چڑیل (کل صفحات: 24)
- 20.....تذکرہ امیرِ اہلسنت قسط سوم (سنت نکاح) (کل صفحات: 86)
- 21.....مدینہ کا مسافر (کل صفحات: 32)
- 22.....قلبی ادا کار کی توبہ (کل صفحات: 32)
- 23.....معذور بچی مبلغ کیسے بنی؟ (کل صفحات: 32)
- 24.....جنوں کی دنیا (کل صفحات: 32)

- 25..... 25 کریمین قیدیوں اور پادری کا قبول اسلام (کل صفحات: 33) 26..... صلوٰۃ و سلام کی عاشقہ (کل صفحات: 33)
- 27..... کریمین کا قبول اسلام (کل صفحات: 32) 28..... بے قصور کی مدد (کل صفحات: 32)
- 29..... سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا پیغام عطار کے نام (کل صفحات: 49) 30..... شرابی کی توبہ (کل صفحات: 32)
- 31..... نو مسلم کی درو بھری داستان (کل صفحات: 32) 32..... خوفناک دانتوں والا بچہ (کل صفحات: 32)
- 33..... تذکرہ امیر اہلسنت قسط 4 (کل صفحات: 49) 34..... کفن کی سلامتی (کل صفحات: 33)
- 35..... وضو کے بارے میں وسوسے اور ان کا علاج (کل صفحات: 48) 36..... مقدس تحریرات کے ادب کے بارے میں سوال جواب (کل صفحات: 48)
- 37..... پانی کے بارے میں اہم معلومات (کل صفحات: 48) 38..... بلند آواز سے ذکر کرنے میں حکمت (کل صفحات: 48)
- 41..... کفن کی سلامتی (کل صفحات: 33) 42..... گمشدہ دولہا (کل صفحات: 33)
- 43..... مخالفت محبت میں کیسے بدلی؟ (کل صفحات: 33) 44..... ماڈرن نوجوان کی توبہ (کل صفحات: 32)
- 45..... اصلاح کاراز (مدنی جیل کی بہاریں حصہ دوم) (کل صفحات: 32)

عنقریب آنے والے رسائل

- 1..... V.C.D کی مدنی بہاریں قسط 3 (رکشہ ڈرائیور کیسے مسلمان ہوا؟) 2..... اولیائے کرام کے بارے میں سوال جواب
- 3..... دعوت اسلامی اصلاح امت کی تحریک





الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ أَتَقُولُ مَا تَقُولُ اللَّهُمَّ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

سُنت کی پہاریں

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن و سنت کی مائتیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے متنبے
متنبےِ مذنی ماحول میں بکثرت متنبیں یکس اور سکھائی جاتی ہیں، ہر متنبہرات مغرب کی قمار کے بعد
آپ کے شہر میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ساری رات
گزارنے کی مذنی انتہا ہے، ماحولان رسول کے مذنی قافلوں میں سنتوں کی تربیت کے لیے سفر
اور روزانہ ”تکلیفِ حدیث“ کے ذریعہ مذنی انعامات کا رسالہ پُر کر کے اپنے یہاں کے ذمہ دار کو بھیج
کروالے کا ”محول“ بنا لیجئے، اِن شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی بزرگت سے پایہٴ سکت بننے، شگناہوں سے
نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کے لیے نیکو کار بننے کا سبب بنے گا۔
www.pdfbooksfree.pk
ہر اسلامی بھائی اپنا ذہن نہا کر کہ مجھے اپنی اور ساری دینا کے لوگوں کی اصلاح کی
کوشش کرنی ہے۔ ”اِن شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنی اصلاح کے لیے ”مذنی انعامات“ پر عمل اور ساری
دینا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لیے ”مذنی قافلوں“ میں سفر کرتا ہے۔ اِن شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

مكتبة المدينة كس شاخس

- | | |
|--|---|
| • رادیوئی القای دهنده کل پیک اپهای رادیو: 051-5553765 | • کرباجی: هیدرومیکس کماره رادیو: 021-32203311 |
| • پستوایلیان دهنده کل پیک اپهای رادیو: 068-5571686 | • لایون: دایون رادیو: 042-37311679 |
| • خان: پستوایلیان دهنده کل پیک اپهای رادیو: 0244-4362145 | • سرورای: دایون رادیو: 041-2632625 |
| • نوب: شاد پیک اپهای رادیو: MCH | • کشمیر: پیک اپهای رادیو: 058274-37212 |
| • نیکم: ایلیان دهنده کل پیک اپهای رادیو: 071-5619195 | • حیدرآباد: ایلیان دهنده کل پیک اپهای رادیو: 022-2620122 |
| • گوی: ایلیان دهنده کل پیک اپهای رادیو: 055-4225653 | • مکتان: لایون رادیو: 061-45111192 |
| • گوی: ایلیان دهنده کل پیک اپهای رادیو: 048-6007128 | • لاکاز: کابلای: ایلیان دهنده کل پیک اپهای رادیو: 044-2550767 |

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، ایرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)

021-34921389-93 Ext: 1284 ☎

Web: www.dawateislami.net / Email: ilmia@dawateislami.net

مكتبة الزيت
(Zaituna)